

پاکستانی معیشت کی کیفیت



بینک دولت پاکستان کے مرکزی بورڈ
کی دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2014ء



بینک دولت پاکستان

سینٹرل بورڈ آف ڈائریکٹرز

قائم مقام گورنر و چیئرمین

رکن

رکن

رکن

رکن

رکن

رکن

رکن

رکن

رکن

کارپوریٹ سیکرٹری

جناب اشرف محمود و تھرا

ڈاکٹر وقار مسعود خان

مرزا قمر بیگ

جناب محمود مانڈوی والا

جناب شاہد احمد خان

جناب ایم نواز ٹوانہ

جناب اسکندر محمد خان

خواجہ اقبال حسن

جناب محمد ہدایت اللہ

جناب ظفر مسعود

محترمہ سحر بابر

نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان
کراچی
28 مارچ 2014ء

محترم چیئرمین،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق 9 اے (ایف) کے تحت، پاکستان کی معیشت کی کیفیت سے متعلق اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کی دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2013-14ء پیش خدمت ہے۔

نیک خواہشات کے ساتھ

آپ کا مخلص

(اشرف محمود تھرا)

گورنر (قائم مقام)

سید نیر حسین بخاری

چیئرمین

سینیٹ

اسلام آباد

نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان
کراچی
28 مارچ 2014ء

محترم اسپیکر،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق 9 اے (ایف) کے تحت، پاکستان کی معیشت کی کیفیت سے متعلق اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کی دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2013-14ء پیش خدمت ہے۔

نیک خواہشات کے ساتھ

آپ کا مخلص

(اشرف محمود تھرا)

گورنر (قائم مقام)

سردار ایاز صادق

اسپیکر

قومی اسمبلی

اسلام آباد

اظہارِ تشکر

منتظم مطبوعہ

سینہ خرم جعفری

اداریہ

ڈاکٹر مشتاق اے خان

تجزیہ

اسما خالد (ادائیگیوں کا توازن)، ڈاکٹر ندیم حنیف (گرانی)، فاطمہ خالق (نچی شعبے کا قرضہ) محمود الحسن خان (زری شعبہ)، محب کمال اعظمی (مالیات)، محمد اکمل (تجارت)، محمد فاروق عاربی (بیرونی شعبہ)، صباحت (بڑے پیمانے کی اشیا سازی)، سینہ خرم جعفری (مالیات، قرضہ اور گرانی)، سید ساجد علی (حقیقی پیداوار کا شعبہ)، سید ذوالقرنین حسین (زری مجموعے)، وسیم فضل الرحمن (محاصل اور خدمات)۔

جائزہ بینل

اندرونی مطبوعات جائزہ کمیٹی ریاض ریاض الدین، قاسم نواز، محمد اشرف خان اور محمد علی ملک

مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز ظفر مسعود (چیئرمین)، مرزا قمر بیگ (رکن) اور محمد ہدایت اللہ (رکن)
کی مطبوعات جائزہ کمیٹی

شعبہ اقتصادی پالیسی جائزہ، شعبہ ہائے زری پالیسی، تحقیق اور شریات کا شکر گزار ہے جنہوں نے قابل قدر مشورے فراہم کیے۔

quarterly.report@sbp.org.pk

تبصرے اور سوالات کے لیے:

ترجمہ طیم

نگراں

سہیل انجم

مترجمین

شجاعت علی
منصور احمد

ترتیب و آرائش

ذیشان سلیمان

فہرست

1	عمومی جائزہ	1-1
2	معاشی جائزہ	1.1
5	مستقبل کے امکانات	1.2
9	حقیقی شعبہ	2-2
9	عمومی جائزہ	2.1
10	زراعت	2.2
11	بڑے پیمانے کی اشیا سازی	2.3
15	خدمات	2.4
17	گرانی اور زری پالیسی	3-3
17	عمومی جائزہ	3.1
20	زری مجموعے	3.2
23	نجی شعبے کو قرضہ	3.3
27	گرانی	3.4
31	مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ	4-4
31	مالیاتی سرگرمیاں	4.1
33	محاصل	4.2
34	اخراجات	4.3

36	صوبائی مالیاتی کارگزاری	4.4
37	سرکاری قرضہ	4.5

5۔ بیرونی شعبہ 41

41	عمومی جائزہ	5.1
43	جاری کھاتہ	5.2
45	مالی کھاتہ	5.3
47	ذخائر اور شرح مبادلہ	5.4
49	تجارتی کھاتہ	5.5

53	ضمیمہ: اعداد و شمار کی توضیح
57	فہرست اصطلاحات

1 عمومی جائزہ

اس رپورٹ میں درج تجزیہ زیادہ تر مالی سال 14ء کی پہلی ششماہی (جولائی تا دسمبر 2013ء) تک محدود ہے تاہم اس میں مستقبل کے امکانات بھی شامل ہوں گے۔

جدول 1.1: پہلی ششماہی کے دوران منتخب معاشی اظہار				
م 14ء	م 14ء	م 13ء	م 12ء	م 14ء
شرح نمو (فیصد)				
4.0	6.8	2.3	1.0	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
27.2	16.8	5.7	27.1	نگین حاصل (ایف پی آر)
8.0	8.9	8.3	10.9	صارف اشاریہ قیمت (مدتی اوسط)
دستیاب نہیں	9.6	3.1	6.2	نئی شعبے کو قرضہ
دستیاب نہیں	6	8	5.7	رشد زر (زر 2)
ارب امریکی ڈالر				
دستیاب نہیں	8.3	13.9	17	مجموعی سیال ذخائر 1
15.1	7.8	7.1	6.3	ترسیلات زر
دستیاب نہیں	0.4	0.6	0.5	پاکستان میں براہ راست سرمایہ کاری
-2.9	-1.6	-0.1	-2.4	جاری کھاتے کا توازن
فیصد جی ڈی پی				
6.3	2.1	2.7	2.7	مالیاتی خسارہ
ہ = ہدف				
1 31 دسمبر کو۔				
ماخذ: بینک دولت پاکستان، وزارت خزانہ اور پاکستان دفتر شماریات				

مالی سال 14ء کی پہلی ششماہی کے آخر تک ملک کے معاشی اظہار یوں میں واضح بہتری پیدا ہو گئی تھی۔ گرانے کا دباؤ گھٹ گیا ہے (نومبر کے بعد)، زر مبادلہ کے ذخائر اور دسمبر 2013ء میں پاکستانی روپے کی مساوات پر دباؤ کم ہو گیا ہے، بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں بہتری دکھائی دے رہی ہے جسے نئی شعبے کے قرض سے مزید سہارا مل رہا ہے، اور جیسا کہ وزارت خزانہ نے بتایا ہے، جی ڈی پی کی فیصد کے لحاظ سے مالیاتی خسارہ م 14ء کی پہلی ششماہی میں کم ہو گیا ہے (جدول 1.1)۔

م 14ء کی دوسری ششماہی میں مالیاتی اور بیرونی حسابات میں بہتری کا انحصار تھری جی لائنسوں کی نیلامی کی متوقع آمدنی اور اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقوم کی آمد پر ہے۔¹ تاہم اگر متوقع سرکاری بیرونی رقوم

(مثلاً پی ٹی سی ایل کی نجکاری کی آمدنی، اوجی ڈی سی ایل کا جی ڈی آر، نیابورو بانڈ اور کثیر فریقی قرض دہندگان سے ملنے والے نئے قرضے) م 14ء کی دوسری ششماہی میں آگئیں تو اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ کے ذخائر کا پورے سال کے ابتدائی تخمینے سے متجاوز ہونے کا امکان ہے۔ اس سے منسلک ایک اور صورت حال یہ ہے کہ مارچ 2014ء میں بازار مبادلہ کے احساسات میں نمایاں تبدیلی ہوئی ہے، پاکستانی روپے کی قدر خاصی بڑھ گئی ہے اور اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ کے ذخائر م 14ء کی تیسری سہ ماہی کے ہمارے تخمینوں سے متجاوز کر گئے ہیں۔ بیرونی حوالے سے ہونے والا یہ فائدہ اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں 1.5 ارب ڈالر کی غیر متوقع آمد سے منسوب کیا جاسکتا ہے جس سے منڈی میں توقعات پیدا ہوئی ہوں گی کہ پاکستان کو م 14ء کی چوتھی سہ ماہی میں تیل کی ادائیگیاں مؤخر کرنے کی سہولت مل سکتی ہے۔ اس کی وجہ سے م 14ء کی بقیہ مدت

¹ م 14ء کی دوسری ششماہی کے دوران 702 ملین ڈالر ملنے کی توقع ہے، جن میں سے 352 ملین ڈالر فروری 2014ء میں وصول ہو چکے ہیں۔

میں گرانٹی کی توقعات کی شدت کم ہونے کے ساتھ بازار میں شرح سود کا منظر نامہ بھی بدل گیا ہے۔ اسٹیٹ بینک کا تخمینہ ہے کہ م س 14ء میں اوسط گرانٹی 8.5 سے 9.5 فیصد کے درمیان رہے گی۔

1.1 معاشی جائزہ

م س 14ء میں جی ڈی پی نمو کا ہدف حاصل کرنے کے امکانات زراعت کی توقع سے کم کارکردگی سے متاثر ہو سکتے ہیں۔ اس کا سبب کپاس کی پیداوار میں سال بسال کمی ہے جس سے چاول، گنے اور گندم کی پیداوار میں ہونے والے فوائد کا اثر زائل ہونے کا امکان ہے۔² مثبت امر یہ ہے کہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی م س 14ء کی پہلی ششماہی میں بدستور مضبوط نمو کی حامل ہے جو ملک کی مجموعی اقتصادی نمو کے لیے اچھا شگون ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی مجموعی جی ڈی پی کا 10.2 فیصد ہے اور اس کے خدمات خصوصاً تھوک و خوردہ تجارت اور ٹرانسپورٹ پر اثرات ہوتے ہیں (باب 2)۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی بحالی کو توانائی کے متبادل ذرائع میں سرمایہ کاری، (گردشی قرضے کے تصفیے کے بعد) بجلی کی بہتر رسد، پچھلے چند برسوں کے دوران (اسٹیل، کاغذ، کھاد، مشروبات اور بڑے شعبوں میں) استعداد میں اضافے اور نجی شعبے کے کاروبار کو ملنے والے قرضوں خصوصاً معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں اضافے سے مزید تقویت ملی ہے۔³

نجی شعبے کے کاروبار کو دیے گئے قرضے میں م س 13ء کی پہلی ششماہی کے 146.5 ارب روپے کے مقابلے میں م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران 271.8 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ یہ اضافہ اشیا سازی کے شعبے میں استعمال ہوا (باب 3)۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ نجی شعبے کے کاروبار کے قرضوں کا پورا 18.9 فیصد اضافہ معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں ہوا۔

نجی شعبے کے قرضوں میں اضافے کے علاوہ کمرشل بینکوں سے حکومتی قرض گیری بھی م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں بڑھی۔ پہلی سہ ماہی میں شرح سود میں اضافے کی توقع کے باعث کمرشل بینکوں نے طویل مدتی حکومتی پیپر میں سرمایہ کاری کرنے سے گریز کیا۔ تاہم ستمبر 2013ء میں پالیسی ریٹ میں 50 بی پی ایس اضافے کے بعد یہ صورت حال بدل گئی۔ نتیجے کے طور پر مالیاتی حکام نے م س 14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران کمرشل بینکوں سے 188.1 ارب روپے حاصل کیے جبکہ سال کی پہلی سہ ماہی میں 179.1 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی تھی۔ تاہم حکومت آئی ایم ایف کے ساتھ طے شدہ حد کے مطابق اسٹیٹ بینک سے قرض گیری کو محدود نہ کر سکی۔ مزید یہ کہ جیسا کہ پہلی سہ ماہی میں ہوا تھا، اسٹیٹ بینک ایکٹ میں بیان کردہ صفر قرض گیری کی سہ ماہی حد بھی اس سہ ماہی میں پوری نہ ہو سکی۔⁴ بہر کیف، فروری اور مارچ 2014ء میں دوطرفہ رقوم کی آمد اور م س 14ء کی دوسری ششماہی میں متوقع دیگر بیرونی رقوم سے ان اہداف کا حصول آئندہ آسان ہونا چاہیے۔

حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران گھٹتے ہوئے مالیاتی خسارے نے حکومت کی مالکاری کی ضروریات کم کر دیں۔⁵ م س

² تازہ ترین تخمینوں کے مطابق م س 14ء میں چاول کی پیداوار 6.4 ملین ٹن ہونے کا امکان ہے جبکہ ہدف 6.2 ملین ٹن کا ہے۔ اس کے مقابلے میں م س 14ء کے لیے گنے کی 63 ملین ٹن پیداوار 65 ملین ٹن کے ہدف سے کم رہ گئی۔

³ م س 14ء کی پہلی ششماہی میں معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں 6.8 فیصد اضافہ ہوا جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 2.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

⁴ مرکزی بینک سے خالص میزانیہ قرض گیری کا واجب الادا اسٹاک آخر دسمبر 2013ء میں 2611.1 ارب روپے تھا جبکہ آئی ایم ایف کی بالائی حد 2560 ارب روپے تھی۔

⁵ مطلق لحاظ سے م س 14ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارہ 540.1 ارب روپے تھا جبکہ م س 13ء کی پہلی ششماہی میں 624.7 ارب روپے رہا تھا۔

14ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالیاتی خسارہ کم ہو کر جی ڈی پی کے 2.1 فیصد تک رہ گیا جبکہ پچھلے برس اسی مدت میں 2.7 فیصد تھا جیسا کہ وزارت خزانہ نے بتایا۔ مالیاتی خسارے میں یہ کمی اخراجات گھٹنے اور محاصل میں اضافے کی وجہ سے ہوئی۔⁶

جیسا کہ ماضی میں ہو چکا ہے، مالیاتی کفایت شعاری کا اثر وفاقی اور صوبائی سطح دونوں کے ترقیاتی اخراجات پر پڑا۔ اس کا سبب بیرونی رقوم کے فقدان سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ ہمارے نقطہ نظر کے مطابق مالیاتی استحکام کے اس پہلو پر معیشت کے طویل مدتی امکانات کے تناظر میں ازسرنو غور کرنے کی ضرورت ہے۔ تاہم اخراجات جاریہ کی نمو بھی م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران کم ہوئی جس کی وجہ اس مدت کے دوران زراعت میں کمی تھی (زراعت اور سودی ادائیگی کو منہا کر کے اخراجات جاریہ میں 15.0 فیصد سال بسال کا اضافہ ہوا۔ دیکھئے باب 4)۔ بجلی کے شعبے کے مالیاتی بوجھ کو کم سے کم کرنے کے لیے اکتوبر 2013ء میں رہائشی صارفین کے لیے بجلی کے نرخ بڑھا دیے گئے۔ وصولیوں پر اس اقدام کا اثر ابھی تک ظاہر نہیں ہوا تاہم بجلی کے شعبے کی واجب الادا رقوم م 14ء کی پہلی ششماہی میں پھر جمع ہو گئی ہیں۔⁷ اس سے مالیاتی کھاتے کی اُس بہتری کی پائیداری کے بارے میں کچھ سوالات اٹھتے ہیں جو م 14ء کی پہلی ششماہی میں دیکھی گئی تھی۔

جہاں تک محاصل کا تعلق ہے، ایف بی آر کی ٹیکس وصولیوں میں م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران معتد بہ اضافہ ہوا لیکن ششماہی ہدف 80 ارب روپے کے فرق سے رہ گیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پورے سال کا ہدف حاصل کرنے کے لیے م 14ء کی دوسری ششماہی میں ٹیکس وصولیاں 36.6 فیصد بڑھنی چاہئیں⁸ جو گزشتہ کئی برسوں کی ٹیکس وصولیوں اور اب تک کی گئی ٹیکس اصلاحات کے اصل اثر کے پیش نظر دشوار معلوم ہوتا ہے۔⁹ مزید برآں پچھلے سال کی اسی مدت کی بہ نسبت م 14ء کی پہلی ششماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ کی پست تر رقوم کے باعث نان ٹیکس محاصل میں بھی سست روی دیکھی گئی۔¹⁰

بجٹ خسارے میں کمی سے ملکی قرضے کے جمع ہونے کی رفتار م 14ء کی دوسری سہ ماہی میں کم ہو گئی۔ اس کے ہمراہ م 14ء کی دوسری سہ ماہی میں آئی ایم ایف کو 1.2 ارب ڈالر کی بھاری ادائیگی اور سازگار شرح مبادلہ نے اس عرصے کے دوران سرکاری قرضے کے اسٹاک میں تھوڑی کمی کو ممکن بنایا۔¹¹

6 مالیاتی اخراجات م 14ء کی پہلی ششماہی میں 6.6 فیصد سال بسال بڑھ گئے جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 25.5 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ ٹیکس محاصل میں م 14ء کی پہلی ششماہی میں 15.7 فیصد سال بسال کا اضافہ ہوا جبکہ پچھلے سال کے اسی عرصے میں 12.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

7 7 مارچ 2014ء کو قومی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں پانی و بجلی کے وزیر نے قومی اسمبلی کو بتایا کہ آخر دسمبر 2013ء میں بجلی کے شعبے کی واجب الادا رقوم 246.2 ارب روپے تھیں۔ اگر حکومت صوبوں کی واجب الادا رقوم شعبہ بجلی کو بر مقام (at source) ادا کر دیتی ہے تو آئندہ اس رقم کا کچھ حصہ کم ہو سکتا ہے۔

8 اسٹیٹ بینک کے داخلی تخمینوں کے مطابق ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں م 14ء کی پہلی ششماہی کے ششماہی ہدف 8.8 فیصد تھیں۔

9 گزشتہ پانچ برسوں میں ایف بی آر کے محاصل میں دوسری ششماہی کے دوران اوسطاً 13.4 فیصد سال بسال کا اضافہ ہوا۔

10 م 14ء کی پہلی ششماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ کی 34 ارب روپے آئے جبکہ پچھلے برس اسی مدت میں 172 ارب روپے آئے تھے۔ م 14ء کی دوسری ششماہی کے دوران فردوسی مارچ 2014ء میں دوطرفہ رقوم کی آمد کے باعث مجموعی نان ٹیکس محاصل میں یکبارگی اضافہ ہو سکتا ہے۔

11 م 14ء کی دوسری سہ ماہی میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں جاپانی ین کی قیمت میں 6.8 فیصد کمی کے نتیجے میں اسی مدت کے دوران سرکاری بیرونی قرضے کے اسٹاک کی روپے میں قدر 78.9 ارب روپے کم ہو گئی۔ پھر م 14ء کی دوسری سہ ماہی میں پاکستانی روپے کی قدر میں اضافہ (آخر مدت کی شرح مبادلہ کی بنیاد پر) اس مدت کے دوران سرکاری بیرونی قرضے کے اسٹاک کی روپے میں قدر کو مزید 16.2 ارب روپے گھٹانے کا باعث بنا۔

سرکاری قرضے کے اسٹاک میں اس کمی سے قطع نظر ہمیں پاکستان کے قرضے کے خاکے کے حوالے سے تشویش ہے کیونکہ اس کی ہیئت ترکیبی میں قلیل ترین میعادوں (یعنی سہ ماہی ٹی بلز) کی طرف تیزی سے رجحان بڑھا ہے۔ ان حالات کو صحیح تناظر میں دیکھا جائے تو آخر دسمبر 2013ء میں سہ ماہی ٹی بلز کا حصہ بڑھ کر ملکی قرضے کے اسٹاک کا 19.5 فیصد ہو گیا جبکہ آخر جون 2013ء میں محض 1.8 فیصد تھا۔¹² جیسا کہ پہلے واضح کیا گیا، اس کی وجہ سے حکومت کے لیے اجرائے ثانی اور شرح سود کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قلیل مدتی قرضے پر ضرورت سے زیادہ انحصار کی وجہ سے یہ امکان ہے کہ اگر شرح سود میں منفی اتار چڑھاؤ ہو تو حکومت کی مالیاتی استحکام کی کوششیں بے اثر ہو جائیں۔¹³

اسٹیٹ بینک اپنے اس نقطہ نگاہ پر قائم ہے کہ پاکستان کے ملکی قرضے کو از سر نو متوازن کر کے طویل مدتی پیپر کی طرف لانا ضروری ہے تاہم مئی 14ء کی دوسری سہ ماہی میں بہتری کا رجحان تھا جو تیسری سہ ماہی میں برقرار ہے۔ اس سہ ماہی میں حکومت نے پی آئی بی کے ذریعے 105.6 ارب روپے حاصل کیے جو چار سہ ماہیوں بعد جمع کی جانے والی بلند ترین رقم تھی۔ مزید یہ کہ 26 فروری 2014ء کو ہونے والی نیلامی مزید حوصلہ افزا تھی: صرف ایک نیلامی میں حکومت نے طویل مدتی مالکاری کے 240.7 ارب روپے اکٹھا کیے۔ منڈی کے احساسات میں یہ تبدیلی گرانے کے گرتے ہوئے امکانات سے منسوب کی جاسکتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بازار میں شرح سود مزید بڑھنے کی توقع نہیں کی جارہی۔ بیرونی شعبے میں جو حالیہ فوائد ہوئے ہیں ان سے احساسات میں اس تبدیلی کو تقویت ملتی ہے۔

عمومی گرانے مئی 13ء کی پہلی ششماہی کے 8.3 فیصد کے مقابلے میں مئی 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران اوسطاً 8.9 فیصد ہو گئی۔¹⁴ سہ ماہی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مئی 14ء کی پہلی سہ ماہی میں گندم کے آٹے کی قیمتوں، جی ایس ٹی کی شرح میں اضافے اور تلف پذیر غذائی اشیاء کی قیمتوں میں تغیر پر اثر مئی 14ء کی دوسری سہ ماہی میں بجلی کے نرخوں میں اضافے کی وجہ سے مزید بڑھ گیا۔ بجلی کے نرخوں میں اضافہ یکبارگی ہے جو شعبہ توانائی کے ساختی مسائل حل کرنے کے لیے ضروری تھا۔ چنانچہ گندم کے آٹے، تلف پذیر غذائی اشیاء، بجلی کے نرخوں اور ٹرانسپورٹ کا گرانے میں مجموعی حصہ دوسری سہ ماہی میں بڑھ کر 39.3 فیصد تک پہنچ گیا جبکہ مئی 14ء کی پہلی سہ ماہی میں 27.2 فیصد تھا۔ تاہم تلف پذیر غذائی اشیاء کی رسد میں اضافے اور ڈالر کے مقابلے میں روپے میں استحکام آنے کے باعث دسمبر 2013ء صورت حال بہتر ہوئی۔ چنانچہ گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت دسمبر 2013ء میں گر کر 9.2 فیصد رہ گئی جبکہ نومبر 2013ء میں یہ دو ہندسی ہو گئی تھی۔ مہنگائی میں کمی کا یہ رجحان جاری رہنے کا امکان ہے۔

بیرونی محاذ پر مئی 14ء کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتے کا خسارہ بڑھ کر 1.6 ارب ڈالر ہو گیا جبکہ مئی 13ء کی پہلی ششماہی میں 0.1 ارب ڈالر تھا۔ تاہم یہ تمام اضافہ مئی 14ء کی پہلی سہ ماہی میں دیکھا گیا جبکہ دوسری سہ ماہی میں خسارے میں سال بسال کمی ہوئی۔ مئی 14ء کی دوسری سہ ماہی میں یہ بہتری پچھلے سال کی اسی مدت کے مقابلے میں تریلیات زر کی آمد اور تجارتی خسارے میں کمی کے باعث ہوئی۔¹⁵

12 ملکی قرضے میں قلیل مدتی قرضے کا حصہ آخر دسمبر 2013ء میں بڑھ کر 57.4 فیصد ہو گیا جبکہ آخر جون 2013ء میں 54.6 فیصد تھا۔

13 موجودہ مالیاتی استحکام کا ایک مقصد ملک کے سرکاری قرضے کو کمی کے راستے پر گامزن کر کے پائیدار سطح پر لانا ہے۔ تاہم قلیل مدتی قرضے کے بڑے حصے کی موجودگی سے یہ خطرہ بڑھ جاتا ہے کہ قرضے کا اسٹاک شرح سود کی منفی حرکات سے متاثر ہو۔ اس سے ملکی قرضے میں واپسی کا بوجھ بڑھ سکتا ہے جس سے مالیاتی خسارے میں مزید اضافہ ہو جائے گا اور قرضے کا اسٹاک بلند ہو جائے گا۔ تفصیلات کے لیے دیکھئے آئی ایم ایف کنٹری رپورٹ نمبر 14/1، جنوری 2014ء۔

14 مئی 14ء کی دوسری سہ ماہی میں عمومی گرانے بڑھتی رہی اور اوسطاً 9.7 فیصد تک پہنچ گئی جبکہ پہلی سہ ماہی میں 8.1 فیصد تھی۔

15 مئی 14ء کی دوسری سہ ماہی میں جاری کھاتے کا خسارہ 385 ملین ڈالر تھا جبکہ مئی 13ء کی اسی سہ ماہی میں 522 ملین ڈالر رہا تھا۔

بہر حال ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر آمد رقوم نہ ہونے اور آئی ایم ایف کو بھاری ادائیگیوں کے باعث آخر نومبر 2013ء تک دباؤ میں رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آخر نومبر 2013ء تک اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر 3.0 ارب ڈالر تک پہنچ گئے جبکہ مذکورہ ماہ میں پاکستانی روپے کی قیمت میں 1.5 فیصد کمی ہوئی (باب 5)۔ تاہم دسمبر 2013ء میں صورت حال بہتر ہوئی جب آئی ایم ایف سے 554 ملین ڈالر کی توسیعی فنڈ سہولت کی دوسری قسط ملی اور اس ماہ جاری کھاتے میں فاضل دیکھا گیا۔ درحقیقت دسمبر 2013ء میں پاکستانی روپے کی قیمت میں 3.0 فیصد اضافہ ہوا جبکہ جولائی سے نومبر 2013ء کے دوران اس میں ڈالر کی نسبت 8.2 فیصد کمی ہو چکی تھی۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ آئی ایم ایف کے ساتھ طے شدہ اسٹیٹ بینک کا خالص بین الاقوامی ذخائر کا تطبیقی ہدف برائے آخر دسمبر 2013ء پورا ہو گیا۔

1.2 مستقبل کے امکانات

جدول 1.2: اہم معاشی اظہاریوں کی پیش گوئیاں			
اصل ہدف	آئی ایم ایف کی پیش گوئی	اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی	
شرح نمو (فیصد)			
جی ڈی پی	3.1	3.5 - 4.5	4.4
گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت	7.9	8.5 - 9.5	8.0
رشد زر (زر)	13.8	13.0 - 14.0	لاگو نہیں ہوتا
ارب امریکی ڈالر			
ترسیلات زر	14.7	14.5 - 15.5	15.1
برآمدات (ایف او بی - بی او بی)	26.9	26.0 - 26.5	26.6
درآمدات (ایف او بی - بی او بی)	43.4	42.0 - 43.0	43.3
جاری کھاتے کا خسارہ	2.3	< 3.5	2.9
فیصد جی ڈی پی			
مالیاتی خسارہ	5.5	6.0 - 7.0	6.3
ماخذ: بینک دولت پاکستان، منصوبہ بندی کمیشن اور آئی ایم ایف			

معیشت کا منظر نامہ دوسری ششماہی کے دوران مالیاتی کھاتے میں غیر یقینی کیفیات کے زیر اثر رہے گا۔ تاہم بیرونی محاذ پر اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر مارچ 2014ء میں خاصے بہتر ہو گئے۔ نہ صرف پاکستان نے آئی ایم ایف کو قرض کی بھاری ادائیگیاں کیں بلکہ آخر جون 2014ء سے پہلے عالمی مالی اداروں سے خاصی رقوم آنے کی توقع ہے۔ منڈی نے خلیج تعاون کونسل کے ایک ملک سے 1.5 ارب ڈالر کی غیر متوقع وصولی پر بہت مثبت رد عمل ظاہر کیا ہے۔ مزید یہ کہ اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقوم بھی ملنے والی ہیں۔ ترسیلات زر میں بھرپور نمود کھائی دے رہی ہے اور اجناس کی عالمی قیمتیں مستحکم رہنے کا امکان ہے۔ اگر اتحادی سپورٹ فنڈ کی طے شدہ رقوم اور تھری جی کی آمدنی حکومت کو مل جاتی ہے تو جاری کھاتے کا خسارہ پورے سال کے لیے 3.5 ارب ڈالر سے کم رہنے کا امکان ہے (جدول 1.2)۔

جہاں تک مالی کھاتے کا تعلق ہے، بلند تر ترقیاتی اخراجات اور واپسی قرض میں متوقع اضافہ دوسری ششماہی میں مجموعی اخراجات کو بڑھائے گا۔ اگر جولائی 2014ء سے قبل اتحادی سپورٹ فنڈ اور تھری جی لائسنس کی متوقع آمدنی کا حساب رکھا جائے¹⁶ تو بھی مجموعی مالیاتی خسارہ جی ڈی پی

¹⁶ تھری جی لائسنس کی نیلامیاں بروقت ہو گئیں تب بھی سیلر کمپنیوں کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ لائسنس کی فیس کا 50 فیصد پانچ سال میں ادا کریں جس سے س 14ء میں پاکستان کا مالیاتی کھاتہ متاثر ہو سکتا ہے (ماخذ: انفارمیشن میمنورٹم: دی ایوارڈ آف 2100 میگا ہرٹز، 800 میگا ہرٹز اور 850 میگا ہرٹز آپٹیکل ٹرانسمیوٹیشن موبائل سروسز ایوارڈ، پی ٹی اے

(http://www.pta.gov.pk/media/im_250214.pdf)

6.0 سے 7.0 فیصد کی حدود میں رہنے کا امکان ہے۔ پورے سال کی مالیاتی صورت حال کا انحصار سال کے آخر میں زراعت کی ادائیگیوں، شعبہ بجلی میں گردش قرضے کے تصفیے کی ممکنہ ضرورت، سیولر کمپنیوں کی اختیار کردہ تھری جی لائسنس کی ادائیگی کی شرائط اور ایف بی آر کی کارکردگی پر ہوگا۔ اگر فروری اور مارچ 2014ء کی رقوم کی آمدنی ایس ڈی پی میں شامل کی جاتی ہے تو مالی مسائل میں کمی آئی چاہیے۔

حقیقی پیداوار کے شعبے میں جی ڈی پی نمو کے 3.5 سے 4.5 فیصد کے درمیان رہنے کا امکان ہے۔ اصل تشویش زراعت کی کارکردگی توقع سے کم رہنے کی ہے۔ تاہم بڑے پیمانے کی اشیاء سازی سالانہ ہدف برائے م س 14ء میں مندرجہ نموکا ہدف حاصل کر سکتی ہے گوکہ م س 14ء کے بقیہ حصے کے دوران کھاد اور چینی میں اضافہ قدرست پڑے گا۔ مزید یہ کہ خدمات پر ٹھوس اعداد و شمار دستیاب نہیں تاہم مختلف ذیلی مدوں کی کارکردگی کے حوالے سے ملے جلے اشارے مل رہے ہیں: تھوک و خوردہ تجارت اور ٹیلی کام میں گزشتہ برس کی نسبت بہتری کا امکان ہے جبکہ مالیات اور بیمہ کی کارکردگی م س 14ء کے دوران سست رہنے کی توقع ہے۔

دسمبر 2013ء میں گرانے کا دباؤ کم ہو گیا ہے، عمومی صارف اشاریہ قیمت کی نمو جنوری فروری 2014ء میں کم ہو کر 7.9 فیصد رہ گئی جبکہ دسمبر 2013ء میں 9.2 فیصد تھی۔ اس کا سبب غذائی گرانے کا استحکام، پیٹرولیم کی خوردہ قیمتوں میں حالیہ کمی اور پاکستانی روپے کی مساوات میں استحکام اور حالیہ اضافہ ہے۔ مزید برآں، جنوری 2014ء کے تازہ ترین اسٹیٹ بینک آئی بی اے اعتماد صارفین سروے اور گرانے کی توقعات سروے سے ظاہر ہوتا ہے کہ گرانے کی توقعات کم ہو رہی ہیں۔ ان عوامل کی بنیاد پر ہمارا تخمینہ یہ ہے کہ گرانے 8.5 اور 9.5 فیصد کے درمیان رہے گی بشرطیکہ حکومت گیس کے گھریلو نرخوں میں اضافہ نہ کرے جو جنوری 2014ء میں ہونا تھا۔

معاشی صورت حال حوصلہ افزا ہے تاہم پائیدار بہتری کے لیے بہر حال عمیق ساختی اصلاحات درکار ہیں۔ بینکاری نظام سے مالکاری کا دباؤ گھٹانے کے لیے مالیاتی خسارے میں ٹھوس کمی بے حد ضروری ہے، جو اس لیے بھی اہم ہے کہ نجی شعبے کی جانب سے قرضے کے استعمال میں حالیہ اضافے کو تقویت دی جاسکے۔ یہ بڑے پیمانے پر اشیاء سازی میں جاری بہتری کے لیے اہم عنصر ہے۔ اہم تر امر یہ ہے کہ بڑے پیمانے پر اشیاء سازی میں پائیدار بہتری سے روزگار کی تخلیق، کفایت، حجم، تکنیکی ترقی اور معیشت کے دوسرے شعبوں پر ضمنی (spill-over) اثرات کی صورت میں ملک کے طویل مدتی نمو کے مقاصد حاصل ہو سکتے ہیں۔

تاہم ٹیکس محاصل بڑھانے کے اقدامات مالیاتی نظام کے ساختی مسائل پر توجہ مرکوز کرنے کے بجائے مصلحت کو پیش نظر رکھتے ہوئے کیے گئے ہیں۔ اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت بھی ہے کہ مالیاتی استحکام کا معاشی نمو پر کم سے کم اثر ہو۔ خاص طور پر ٹیکس کی اصلاحات ان مسائل سے نمٹنے کے لیے ہونی چاہئیں:

(i) وسیع ٹیکس مستثنیات کو ختم کر کے ٹیکس اساس کو بڑھانا، (ii) ایف بی آر کے امیج میں بہتری اور ٹیکس چوری کو کم سے کم کرنے کے لیے رساو کے خلاف کارروائی کرنا، اور (iii) ٹیکس کے حوالے سے تعمیل اور انتظام کی استعداد بڑھانا۔ اسی طرح شعبہ توانائی میں وسیع البیاد اصلاحات اور نقصان میں جانے والی پی ایس ایز کی تشکیل نو مالیاتی بوجھ کم کرنے اور ترقیاتی اخراجات کی گنجائش پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے۔ ہمارے

خیال میں سرکاری شعبے کی بحالی سے نجی شعبے کے لیے قرضے کے مواقع اور گنجائش بڑھے گی۔ ان تمام مسائل کے علاوہ داخلی سلامتی کے معاملات ملکی معاشی سرگرمیوں کے لیے بدستور مسئلہ بنے ہوئے ہیں۔ جب تک ان مشکلات کا حل نہیں نکلتے گا ملکی سرمایہ کاری کو بحال کرنا بہت دشوار ہوگا جو ملک کو بلند نمو کے راستے پر گامزن کرنے کے لیے درکار ہے۔

2 حقیقی شعبہ

2.1 عمومی جائزہ

مالی سال 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران حقیقی شعبے کی سب سے حوصلہ افزا پیش رفت بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں 6.8 فیصد نمو ہے جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 2.3 فیصد تھی۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو کو بڑھانے والے عوامل میں توانائی کی رسد میں بہتری، گذشتہ چند برسوں کے دوران بعض شعبوں (فولاد، کاغذ، کھاد اور مشروبات) کی گنجائش میں توسیع، تعمیراتی سرگرمی اور قرضوں کی دستیابی شامل ہیں۔ م س 14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران چینی کی پیداوار بڑھنے سے نمو کو خاصی مہیز ملی جس کا سبب گذشتہ برس کے مقابلے میں کچل کاری کا جلد آغاز تھا۔¹ اس باب کے اگلے حصے میں بحث کی گئی ہے کہ م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران پورے سال کی بڑے پیمانے کی اشیا سازی م س 14ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں پست رہے گی۔

جہاں تک زری شعبے کی کارکردگی کا تعلق ہے گذشتہ برس کے مقابلے میں پیداوار کے بہتر امکانات کے باعث رواں مالی سال میں گندم کی بحالی متوقع ہے۔ پوٹھوہار کے علاوہ ملک کے تمام علاقوں میں نمو کے لیے حالات سازگار ہیں۔ پوٹھوہار میں فصل کو پانی کی قلت کا سامنا ہے۔² تاہم گندم کی پیداوار میں مجموعی بہتری خریف کے موسم کے مضر اثرات کو زائل کرنے کے لیے ناکافی ثابت ہو سکتی ہے۔³ اس لیے ہمیں توقع ہے کہ م س 14ء میں زراعت کے شعبے میں نمو ہدف سے کم رہے گی۔

خدمات کے شعبے کے دستیاب اظہاریوں سے ملی جلی تصویر کی عکاسی ہوتی ہے۔ تھوک و خردہ تجارت کی قدر اضافی بڑھنے کی توقع ہے کیونکہ اس ذیلی شعبے میں قرضوں کے استعمال کی سطح بلند ہے اور بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو بھی بڑھی ہے۔ اس کے روڈ ٹرانسپورٹ پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ مزید برآں، کمرشل بینکوں کی نفع یابی میں کمی سے امکان ہے کہ م س 14ء میں مالیات و بیمہ کی قدر اضافی میں نمو محدود رہے گی۔⁴

مجموعی طور پر بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں بحالی اور گندم کی پیداوار میں متوقع اضافہ مثبت کلیدی عوامل ہیں جبکہ پورے سال میں جی ڈی پی کی نمو کا انحصار خدمات کی کارکردگی پر ہوگا۔

1 نومبر تا دسمبر 2013ء میں چینی کی پیداوار گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں دگنی سے زائد رہی۔

2 ماخذ: سپارکوی جانب سے فصل کی صورت حال پر رپورٹیں۔

3 امکان ہے کہ خریف کے دوران گذشتہ برس کے مقابلے میں کپاس کی پیداوار میں کمی چاول اور گنے کی پیداوار میں بہتری کے اثرات کو زائل کر سکتی ہے۔

4 م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں منافع (جس میں بڑا حصہ ایک بینک کا ہے) کی سطح پست ہے اور یہ پورے بینکاری نظام کی مجموعی کارکردگی کی عکاس نہیں۔

2.2 زراعت

خریفہ کے موسم (اپریل 2013ء تا ستمبر 2013ء) میں کپاس کی پیداوار میں کمی زراعتی شعبے کے لیے دھچکا ثابت ہوئی جس کے نتیجے میں ہدف کے مقابلے میں زیر کاشت رقبہ کم ہو گیا (اس کا سبب بوائی کی مدت میں پانی کی قلت ہے)۔⁵ اس کے علاوہ کٹائی سے پہلے کیڑوں کے حملوں اور بھاری بارشوں سے فصلوں کو خاصا نقصان پہنچا (جدول 2.1)۔⁶ اگرچہ گنے اور چاول کی فصلیں گزشتہ برس کے مقابلے میں بہتر ہیں لیکن یہ کپاس کی فصل کو پہنچنے والے نقصان کی تلافی کے لیے ناکافی ہو سکتا ہے۔⁸

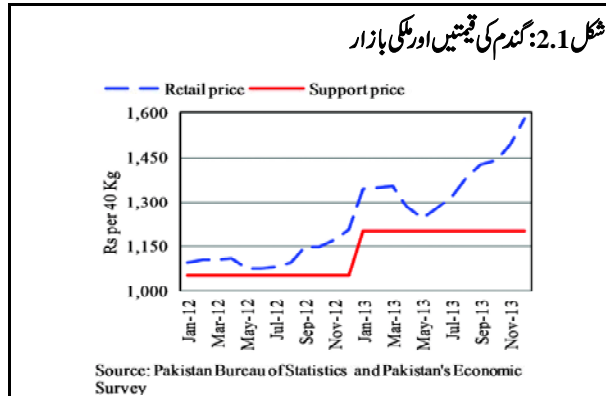
نومبر 2013ء میں شروع ہونے والے موسم رنج کی کارکردگی کے متعلق حوصلہ افزا اعلانات دیکھنے میں آئی ہیں جو ایک مثبت پیش رفت ہے۔ گندم کے زیر کاشت رقبے میں گزشتہ برس کے مقابلے میں 4.4 فیصد اضافہ ہوا (جدول 2.2)۔ اگرچہ حکومت نے گندم کی قیمت کو 1,200 روپے فی چالیس کلوگرام پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا تھا تاہم کاشت کاروں کے لیے منڈی کی قیمتیں پرکشش ثابت ہوئیں (شکل 2.1)۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ پانی کی بہتر دستیابی اور کپاس کی فصل کی قبل از وقت کٹائی کی وجہ سے کاشت کاروں کو گندم کی بوائی کا مرحلہ بروقت مکمل کرنے کا موقع مل گیا تھا (شکل 2.2)۔⁹

جدول 2.1: خریفہ کی فصلوں کی پیداوار کا تخمینہ				
ملین ٹن، علاوہ کپاس جو ملین گائیکس ہے				
مئی 14ء		مئی 13ء		
ہدف	تخمینہ	اصل	ہدف	
6.4	6.2	5.5	6.9	چاول
63.0	65.0	62.5	59.0	گنا
12.3	14.1	13.0	14.5	کپاس

ماخذ: منصوبہ بندی کمیشن اور وزارت غذائی تحفظ و تحقیق

جدول 2.2: گندم کی فصل کے زیر کاشت رقبہ				
ہزار ہیکٹر				
2013-14ء		2012-13ء	2011-12ء	
اصل	ہدف			
6,778	6,693	6,511	6,483	پنجاب
1,118	1,100	1,058	1,049	سندھ
749	750	727	729	خیبر پختونخوا
398	400	363	388	بلوچستان
9,044	8,943	8,660	8,650	پاکستان

ماخذ: قومی وزارت غذائی تحفظ و تحقیق



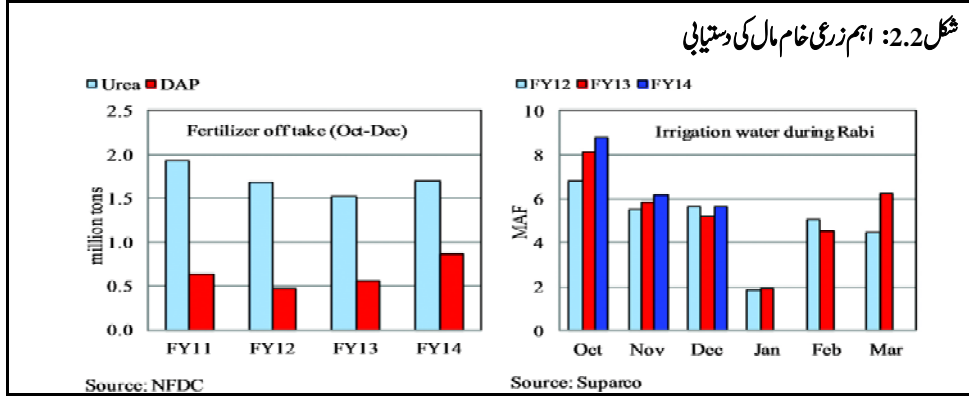
5 مئی 14ء میں کپاس کا زیر کاشت رقبہ 2.7 ملین ہیکٹر تھا جو کہ 3.1 ملین ہیکٹر کے ہدف سے کم تھا۔

6 تفصیلات کے لیے اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مئی 14ء کا باب دوم ملاحظہ فرمائیے۔

7 مئی 14ء میں کپاس کی فصل کی یافتہ 772 کلوگرام فی ہیکٹر رہی جو کہ گزشتہ برس کے 774 کلوگرام فی ہیکٹر یعنی ہی ہے۔

8 اہم فصلوں کی قدر افزائی میں کپاس کا حصہ 27.9 فیصد ہے جو کہ گنے اور چاول کے مجموعی 23.4 فیصد حصے سے زیادہ ہے۔

9 تقریباً 30 فیصد گندم کی بوائی، کپاس گندم فیصلی نظام کے تحت کی جاتی ہے۔ اس نظام کے تحت گندم کی فصل کی بوائی میں عام طور پر کپاس کی چٹائی میں تاخیر کی وجہ سے دیر ہو جاتی ہے۔ اس سال گرم موسم کے باعث کپاس کی فصل جلد تیار ہونے کی وجہ سے نومبر میں ہی گندم کی بوائی کا موقع مل گیا جو بیج سے پودا نکلنے اور پودے کی نمو کے لیے فائدہ مند ہوتا ہے۔



مزید برآں، گندم کی کاشت کے حالات سازگار رہے ہیں۔ مثلاً، دسمبر کے وسط میں پنجاب کے میدانی علاقوں میں آنے والی سردی کی لہر فصل کی یافت کے لیے اچھی تھی جبکہ ربیع کے موسم میں کھاد کا استعمال گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں زیادہ تھا (شکل 2.2)۔¹⁰

موافق حالات کے باوجود گندم کی پیداوار کے لیے 25.0 ملین ٹن کی پیداوار کے ہدف کا حصول بظاہر دشوار معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس کے لیے فصل کی یافت میں خاصی بہتری کی ضرورت ہوگی۔¹¹ یہ اطلاعات ہیں کہ پٹھوہار کے علاقے میں کم بارشیں فصل کی نمو میں رکاوٹ ہیں۔¹²

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، حکومت نے گندم کی امدادی قیمت کو 1,200 روپے فی 40 کلوگرام پر برقرار رکھا ہے جو منڈی میں موجودہ قیمت 1,600 روپے فی 40 کلوگرام سے کافی کم ہے۔

مستقبل میں اگر ملکی منڈی کی قیمتوں اور امدادی قیمت کے درمیان موجودہ بلند سطح کا فرق کٹائی کے وقت تک برقرار رہتا ہے تو پھر کاشت کار اپنی فصل حکومت کو فروخت کرنے سے ہچکچائیں گے۔ تاہم یہاں یہ زور دینا ضروری ہے کہ پاکستان غذائی تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے اپنی گندم کے طویل مدتی ذخائر محفوظ رکھ رہا ہے۔

2.3 بڑے پیمانے کی اشیاء سازی

م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی نمونہ حال ہوئی اور یہ 6.8 فیصد کی سطح تک پہنچ گئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 2.3 فیصد رہی تھی۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، کئی عوامل بحالی میں معاون ثابت ہوئے جن میں صنعتوں کو بجلی کی فراہمی میں بہتری، نجی شعبے کو قرضوں کی دستیابی اور برآمدات کی بلند طلب شامل ہیں۔ مزید برآں، کھاد کے شعبے میں یوریا بنانے والے ایک کارخانے کو گیس کی دستیابی سے فائدہ پہنچا۔ اس کے علاوہ گزشتہ برس کے مقابلے میں اس موسم میں گنے کی کچل کاری کے جلد آغاز سے اس فصل کی نمونہ مزید تحریک حاصل ہوا۔ تاہم

10 اکتوبر تا دسمبر 2013ء کے دوران یوریا کا استعمال بڑھ کر 1,702 ملین ٹن تک پہنچ گیا جو اکتوبر تا دسمبر 2012ء میں 1,514 ملین ٹن تک تھا۔ اسی طرح اکتوبر تا دسمبر 2013ء کے دوران ڈی اے پی کی طلب گزشتہ برس کے 559 ملین ٹن سے بڑھ کر 868 ملین ٹن تک پہنچ گئی۔

11 سالانہ منصوبے میں گندم کے لیے 25.5 ملین ٹن کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ بعد ازاں وفاقی کمیٹی برائے زراعت نے اس ہدف پر نظر ثانی کر کے اسے 25.0 ملین ٹن کر دیا۔ حکومت معیاری بیجوں کے استعمال، کھاد کی بروقت دستیابی اور اس کے متوازن استعمال کے فروغ اور قرضوں کی سہولتیں بڑھا کر اس ہدف کو حاصل کرنا چاہتی ہے۔

12 پٹھوہار کا خطہ (جس میں انک، راولپنڈی، اسلام آباد، جہلم اور چکوال شامل ہیں) سالانہ اوسطاً 650 ہزار ٹن کے لگ بھگ گندم پیدا کرتا ہے۔

اگر ہم کھاد اور چینی کے اثر کو ملحوظ رکھیں (کیونکہ سال کے دوران ان کا اثر زائل ہونے کا امکان ہے) تو م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں 3.9 فیصد (سال بسال) نمو ہوئی جو م س 13ء کی پہلی ششماہی جتنی ہے (جدول 2.3)۔ اسے مد نظر رکھتے ہوئے امکان ہے کہ پورے سال کے لیے بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں مجموعی نمو حکومت کی جانب سے مقررہ 4.0 فیصد کے ہدف سے تجاوز کر سکتی ہے۔

چینی کی پیداوار

دسمبر 2013ء میں چینی کی پیداوار میں مضبوط بحالی ہوئی اور اس میں 78.0 فیصد (سال بسال) اضافہ ہوا جبکہ دسمبر 2012ء میں 25.3 فیصد کی ہوئی

جدول 2.3: بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے اہم شعبے (پہلی ششماہی)					
فیصد					
نومیں فیصد تا سہی حصہ		سال بسال نمو		اوزان	
م س 14ء	م س 13ء	م س 14ء	م س 13ء		
8.0	3.0	1.7	0.2	21.0	ٹیکسٹائلز
6.3	3.0	2.2	0.3	13.0	سوتی دھاگہ
1.2	-0.5	0.8	-0.1	7.2	سوتی کپڑا
44.5	26.2	18.3	3.4	12.4	غذا
26.2	-37.4	78.0	-25.3	3.5	چینی
10.5	21.6	29.8	23.0	1.1	مشروبات
7.8	29.2	8.3	10.4	5.5	پٹرولیم مصنوعات و خام کوئلہ
1.1	24.7	2.3	19.3	5.4	فولاد
-2.9	-13.3	-41.5	-37.0	1.6	کچ دھات
3.6	0.8	26.7	1.9	1.5	فولادی چادریں
-1.8	-22.4	-2.3	-8.2	4.6	گاڑیاں
-3.4	16.4	-34.5	102.5	0.5	ٹریکٹر
0.8	-36.6	2.3	-24.5	2.8	جیب اور کاریں
21.9	-27.7	28.8	-10.0	4.4	کھاد
20.8	-28.7	31.8	-11.8	4.0	یوریا
10.6	41.8	17.5	26.6	2.3	کافہ
2.4	-5.7	9.6	-6.6	0.9	چمڑے کی مصنوعات
		6.8	2.3		بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی مجموعی نمو
					یادداشتی اجزا
		5.7	2.9	4.4	علاوہ کھاد
		5.2	3.0	3.5	علاوہ چینی
		3.9	3.9	7.9	علاوہ چینی اور کھاد
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات					

جدول 2.4: یوریا کی پیداوار گیس کا اختصاص بمقابلہ پیداواری گنجائش کا استعمال			
پہلی ششماہی میں پیداوار بمقابلہ نصب شدہ گنجائش		گیس فیلڈ	
م 14ء	م 13ء		
77.8	40.3	ای ایف ای آر ٹی	
-	-	ای ایف ای ایل	
-	-	ایس این جی پی ایل	
		بمقابلہ ایس جی پی ایل	
102.3	87.0	ایف ایف سی	
120.9	100.5	ایس جی پی ایل	
115.6	98.7	ایس جی پی ایل	
40.1	38.9	ایس ایس جی سی	
71.5	36.7	فاطمہ	
83.8	43.4	ایس جی پی ایل	
4.9	0.0	ایس این جی پی ایل	
57.2	14.2	ایس این جی پی ایل	
11.0	5.0	ایس این جی پی ایل	
ماخذ: این ایف ڈی سی اور کمپنیوں کی رپورٹیں			

تھی۔ چینی کی بلند پیداوار کا م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو میں حصہ 26.2 فیصد ہے۔ اس کا سبب رواں سال گئے کی کچل کاری کا جلد شروع ہونا ہے جس کا مطلب ہے کہ م 14ء کی بقیہ مدت میں چینی کی پیداوار پہلی ششماہی کے مقابلے میں پست رہے گی۔

بڑے پیمانے کی اشیا سازی کو بڑھانے

میں یوریا کا کردار اہم رہا

جیسا کہ م 14ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے، ماری گیس فیلڈ سے گیس کی عارضی بنیادوں پر دستیابی کے نتیجے میں م 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران یوریا کی پیداوار میں بحالی دیکھی گئی۔ دوسری سہ ماہی میں بھی یہی رجحان جاری رہا۔¹³ درحقیقت ماری گیس فیلڈ سے منسلک کھاد کے بیشتر کارخانوں نے م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران اپنی پوری پیداواری گنجائش کے مطابق کام کیا تھا (جدول 2.4)۔ تاہم امکان ہے کہ گیس کی رسد میں کمی کی صورت میں ان اشیا سازوں کی پیداوار میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔¹⁴

اس کے ساتھ ساتھ جنوری 2014ء سے گیس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس (جی آئی ڈی سی) اور گیس کی قیمتوں میں اضافے کی توقع کے باعث یوریا کے استعمال کی سطح مضبوط رہی۔ اس کے نتیجے میں م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران یوریا کی پیداوار میں 31.8 فیصد کی مضبوط سال بسال نمو ہوئی جبکہ م 13ء کی پہلی ششماہی میں یہ 11.8 فیصد تھی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران یوریا کی پیداوار کا بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو میں حصہ 20.8 فیصد تھا۔

13 اپریل 2013ء میں اینگر کے بنیادی پلانٹ (پرانٹ) کو ماری گیس کی فراہم کی جانے والی رسد ایونٹ پلانٹ کو منتقل کر دی گئی۔ اینگر ویکیکٹر کا ایونٹ پلانٹ (جنوبی ایشیا میں سب سے بڑا) پہلے ایس این جی پی ایل نیٹ ورک سے منسلک تھا لیکن اسے قادر پور گیس فیلڈ سے گیس کی مطلوبہ مقدار فراہم نہیں کی جا رہی تھی۔ تفصیلات کے لیے اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے م 14ء ملاحظہ فرمائیے۔

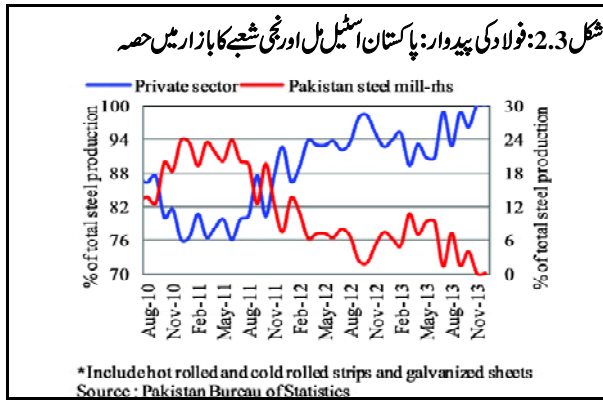
14 گلدو پاور پلانٹ کی عارضی بندش سے ماری نیٹ ورک پر کھاد کے پائس کو زیادہ گیس فراہم کرنے کا موقع ملا۔ اس کا مطلب ہے کہ گلدو پاور پلانٹ کے آپریشنز شروع ہونے سے یوریا کی پیداوار متاثر ہو سکتی ہے۔

برآمدات کی طلب میں بہتری

سوتی دھاگہ، کپڑے اور چمڑے میں طلب بڑھنے کی وجہ سے مضبوط نمو کا رجحان جاری رہا۔ خصوصاً یورپی ممالک کو چمڑے کی برآمدات میں اضافہ ہوا کیونکہ ہمارے اہم حریف چین نے بلند قدر اضافی کی حامل مصنوعات کا رخ کر لیا ہے۔ سوتی دھاگے اور کپڑے کی پیداوار کو بظاہر ملکی و بیرونی (خاص طور پر چادریں اور تیار ملبوسات) دونوں منڈیوں سے بڑھتی ہوئی طلب سے فائدہ پہنچا ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ کپاس کی خریداری کے لیے قرضوں میں نہ صرف مضبوط نمو ہوئی بلکہ دیونگ کے شعبے نے بی ایم آر (balancing, modernization and replacement) کے لیے معین سرمایہ کاری قرضے استعمال کیے تاکہ جی ایس پی پلس سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔

مشروبات میں مضبوط نمو

مشروبات جن میں جوس، اسکواش اور میٹھے مشروبات شامل ہیں، ان میں مئی 12ء سے دو ہندسی نمو ہو رہی ہے۔ مئی 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں ہونے والی 10.5 فیصد نمو میں سارا حصہ صرف مشروبات کا ہے۔ اس کا سبب مشروبات تیار کرنے والی ایک بڑی کمپنی کی جانب سے پیداواری گنجائش میں توسیع اور گزشتہ تین برسوں کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری سے رقوم کی آمد ہے۔¹⁵ مئی 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران غذائی شعبے کی جانب سے قرضوں کی طلب گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بلند رہی۔



پیداواری استعداد میں توسیع سے

فولاد کی پیداوار بڑھ گئی۔۔۔

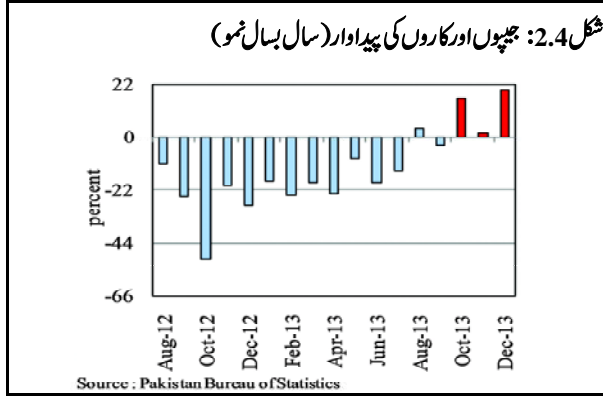
فولاد کا شعبہ نجی اشیا سازوں اور ریاستی ملکیت میں چلنے والی پاکستان اسٹیل مل پر مشتمل ہے (شکل 2.3)۔ اس شعبے میں وسط 2012ء سے نجی شعبے کی نئی پیداواری استعداد کی شمولیت سے اہم تبدیلی رونما ہوئی ہے۔¹⁶ اس طرح مئی 13ء کی پہلی ششماہی میں فولاد کی پیداوار میں 19.3 فیصد سال

بسال نمو ہوئی۔ تاہم، بنیادی اثر ظاہر ہوتے ہی اب اس کی رفتار میں کمی آ رہی ہے۔ اس سے قطع نظر انفراسٹرکچر منصوبوں پر حکومت کی بڑھتی ہوئی توجہ کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمیں مئی 14ء کی دوسری ششماہی میں کچھ بحالی کی توقع ہے جس سے فولاد کی پیداوار مزید بڑھے گی۔

تاہم پاکستان اسٹیل مل کے امکانات حوصلہ افزا نہیں ہیں۔ پاکستان اسٹیل کی ایکویٹی منفی ہے اور وہ موجودہ قرضوں کی واپسی یا جاری سرمائے کے

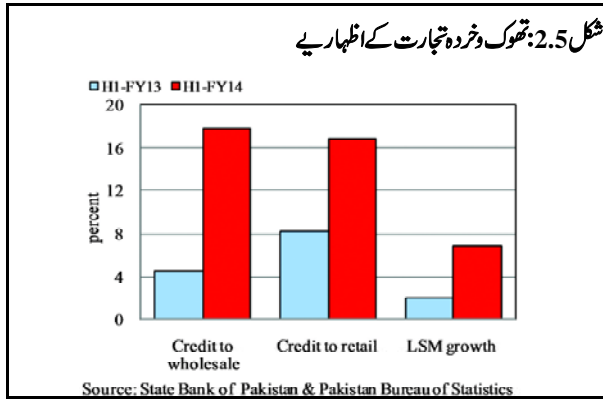
¹⁵ مئی 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران مشروبات میں 25 ملین ڈالر کی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی گئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 5.1 ملین ڈالر کی رقم بیرون ملک منتقل کی گئی تھی۔ مجموعی طور پر مشروبات میں مئی 11ء کے دوران 9 ملین ڈالر، مئی 12ء میں 28 ملین ڈالر اور مئی 13ء میں 20 ملین ڈالر کی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی گئی۔

¹⁶ کراچی میں 2012ء کے دوران فولاد کے تین نئے کارخانوں نے (ایک نے مئی 12ء کی دوسری ششماہی میں اور دو نے مئی 13ء کی پہلی ششماہی میں) کام شروع کیا۔



نئے قرضے حاصل کرنے سے قاصر ہے۔ اس لیے اکتوبر 2013ء میں اس کی پیداوار مکمل طور پر رک گئی۔ اس کے نتیجے میں پاکستان اسٹیل مل کا فولاد کی مجموعی پیداوار میں حصہ اکتوبر 2013ء میں گر کر صفر پر آ گیا ہے (شکل 2.3)۔

کار کی پیداوار میں بحالی
میں 13ء میں خراب کارکردگی دکھانے کے بعد



14ء کی پہلی ششماہی میں کار سازی (آٹو صنعت میں 60 فیصد سے زائد حصہ رکھنے والی) میں بحالی کی کچھ علامات دیکھنے میں آئی ہیں (شکل 2.4)۔ اس کی وجوہات میں دسمبر 2012ء¹⁷ میں درآمدی ری کنڈیشننگ گاڑیوں کی عمر کی حد کو پانچ برس سے کم کر کے تین برس کرنا اور مسافر کار کے نئے ماڈل متعارف کرانا شامل ہیں۔

2.4 خدمات

خدمات کے شعبے کی جانب سے قدر اضافی کے مصدقہ اعداد و شمار فی الوقت دستیاب نہیں تاہم اس کے اہم اظہار یوں سے م س 14ء میں ایک ملی جلی تصویر ابھر کر سامنے آتی ہے۔ ہمارا تجزیہ م س 14ء میں تھوک و خوردہ تجارت، اور ٹیلی کام کی قدر اضافی بڑھنے کو ظاہر کرتا ہے جبکہ مالیات و بیمہ کی نمو میں گزشتہ برس کے مقابلے میں کمی کا امکان ہے۔

تھوک و خوردہ تجارت

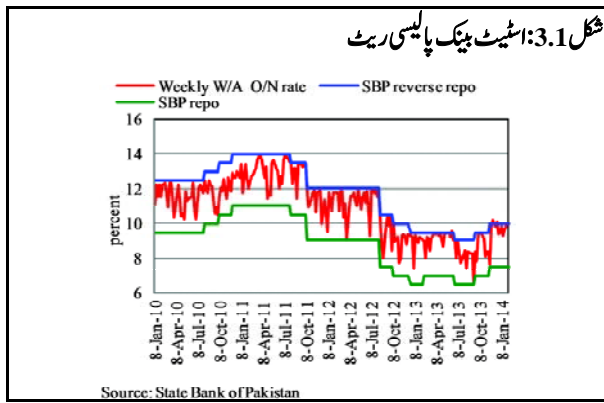
تھوک و خوردہ تجارت جس کا گزشتہ برس کی مجموعی قدر اضافی میں 31.5 فیصد حصہ تھا، م س 14ء میں امکان ہے کہ اس میں معتدل اضافہ ہوگا۔ یہ م س 14ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو اور تھوک و خوردہ تجارت کے قرضوں میں اضافے سے نمایاں ہے جو ملک میں تجارتی سرگرمی میں اضافے کو ظاہر کرتا ہے (شکل 2.5)۔ تاہم زراعت کی کمزور کارکردگی ان امکانات کو مزید کمزور کر سکتی ہے۔

م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیلی کام کے شعبے کی کارکردگی حوصلہ افزا رہی۔ ٹیلی کام کی مضبوط درآمدات، ہسکرا انٹرنیٹ کی تعداد میں اضافے

¹⁷ م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران کاروں کی درآمد کم ہو کر 110,776 کائیاں رہ گئی جو م س 13ء کی اسی مدت میں 29,153 کائیاں تھی۔

3 گرائی اور زری پالیسی

3.1 عمومی جائزہ



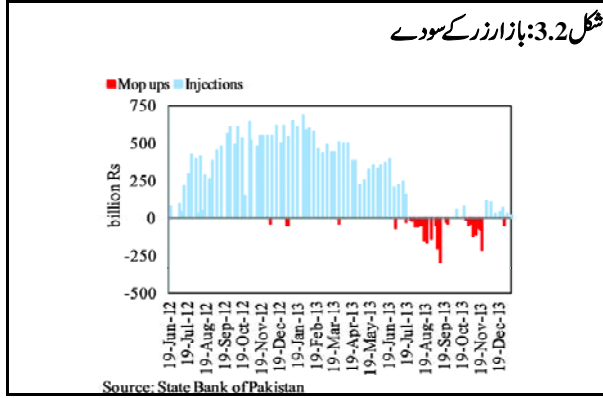
سال کی پہلی ششماہی کے دوران ایک بہت نمایاں پہلو اسٹیٹ بینک کے زری پالیسی موقف میں تبدیلی تھی جو زری سے ہٹ کر بتدریج سختی کی طرف بڑھا۔ اسٹیٹ بینک نے ستمبر اور نومبر 2013ء میں اپنے زری پالیسی فیصلوں میں پالیسی ریٹ 50، 50 بی پی ایس بڑھایا (شکل 3.1)۔¹ پالیسی موقف میں یہ تبدیلی بنیادی طور پر ان عوامل کا نتیجہ تھی: (i) گرائی کی بلند ہوتی توقعات، اور (ii) بڑھتے ہوئے بیرونی خسارے کے پس منظر میں بازار مبادلہ کو پرسکون کرنے کی ضرورت۔

مالی سال 14ء کی پہلی ششماہی کے خاتمے کے قریب کچھ بہتری دکھائی دی۔ دسمبر 2013ء میں پاکستان کے بیرونی شعبے پر دباؤ کم ہو گیا اور سال کی دوسری ششماہی میں بھی کم رہنے کا امکان ہے کیونکہ پہلی ششماہی میں آئی ایم ایف کو بھاری ادائیگیاں کی جا چکی ہیں۔ اس کے ہمراہ گرائی کے منظر نامے میں بہتری اور شرح مبادلہ میں استحکام (اور قدر میں حالیہ اضافے) سے اسٹیٹ بینک کو یہ موقع ملا کہ جنوری اور مارچ 2014ء میں اعلان کردہ زری پالیسی فیصلوں میں پالیسی ریٹ کو 10.0 فیصد پر برقرار رکھے۔

سال بسال عمومی گرائی جو س 14ء کے اوائل ہی سے بڑھ رہی ہے نومبر 2013ء میں دو ہندسی ہو گئی اور پھر دسمبر 2013ء میں گھٹ کر 9.2 فیصد پر آ گئی۔ س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران گرائی کے دباؤ میں یہ اضافہ ان عوامل سے منسوب کیا جاسکتا ہے: (i) رسدی مسائل کے باعث تلف پذیر غذائی اشیاء کی قیمتوں میں بہت زیادہ تغیر، (ii) گندم اور اس سے متعلقہ مصنوعات کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ، (iii) جی ایس ٹی کی شرح میں اضافہ، اور (iv) ایندھن اور بجلی پر زراعت میں کمی، جس سے توانائی کی مقررہ قیمتیں بڑھ گئیں۔ گرائی کی توقعات اس لیے بھی بڑھیں کہ گھرانے اور کاروباری ادارے اپنی توقعات گندم اور پیٹرولیم کی قیمتوں اور شرح مبادلہ کی حرکت سے منسلک کرتے ہیں۔

بہر حال دسمبر 2013ء سے گرائی کا دباؤ کم ہو گیا ہے کیونکہ رسدی مسائل کی شدت میں کمی آنے کے بعد تلف پذیر غذائی اشیاء کی قیمتیں گھٹ

¹ یہ بات قابل ذکر ہے کہ س 12ء اور س 13ء کے دوران پالیسی ریٹ میں 500 بی پی ایس کا مجموعی اضافہ ہوا۔



گئیں۔² مزید یہ کہ دسمبر 2013ء سے پاکستانی روپے کی مساوات پر دباؤ بھی کم ہو گیا ہے اور حکومت اسٹیٹ بینک سے اپنی گرانی پیدا کرنے والی قرض گیری میں کمی لانے کی کوشش کر رہی ہے۔ چنانچہ سال کی اوسط گرانی 8.5 سے 9.5 فیصد کی حدود میں رہنے کا امکان ہے۔

مہنگائی کے علاوہ شعبہ بینکاری سے حکومتی قرض گیری کے تسلسل اور بیرونی شعبے کی جاری

کمزوریوں نے مئی 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران زرعی شعبے پر بہت اثر ڈالا۔ یہ دونوں عوامل رسد زر کو مختلف سمتوں میں جھکیل رہے تھے، یعنی حکومتی قرض گیری زرعی توسیع کا باعث بن رہی تھی جبکہ بیرونی کھاتوں میں بگاڑ کا اثر انقباضی (contractionary) تھا۔ خالص لحاظ سے دیکھا جائے تو زر وسیع (زر 2) مئی 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران صرف 6.0 فیصد بڑھا جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 8.0 فیصد نمو ہوئی تھی۔

دوسری سہ ماہی میں حکومتی قرض گیری کا ہدف حاصل نہ ہوسکا

زرعی توسیع کا باعث بننے والے عوامل سے پتہ چلتا ہے کہ میزانی ماکاری کے لیے حکومتی قرض گیری مئی 13ء کی پہلی ششماہی میں 518.1 ارب روپے سے کم ہو کر مئی 14ء کی پہلی ششماہی میں 471.7 ارب روپے ہو گئی (جدول 3.1)۔ تاہم حکومت اسٹیٹ بینک سے قرض گیری کا آخر دسمبر 2013ء کا ہدف پورا نہ کر سکی جو آئی ایم ایف سے طے پایا تھا۔³ مزید برآں، حکومت اسٹیٹ بینک ایکٹ کے مطابق دونوں سہ ماہیوں کے آخر تک اسٹیٹ بینک سے اپنی قرض گیری کو صرف تک محدود نہ کر سکی۔⁴ خالص لحاظ سے حکومت نے سال کی دوسری سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک سے 83.7 ارب روپے قرض لیے جو پہلی سہ ماہی میں لیے گئے 379.2 ارب روپے کے علاوہ ہیں۔

زرعی ادخالات کے طویل مرحلے کے بعد اسٹیٹ بینک نے سیالیت کا انجذاب شروع کر دیا

پہلی سہ ماہی میں زرمبادلہ کے گرتے ہوئے ذخائر کے پیش نظر بازار مبادلہ سے اسٹیٹ بینک کی خریداریوں، ستمبر 2013ء تک اسٹیٹ بینک کی فنڈنگ پر حکومت کے بڑھتے ہوئے انحصار اور قلیل مدتی حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کرنے میں کمرشل بینکوں کے گریز کی وجہ سے بین الینک منڈی میں اضافی سیالیت پیدا ہوئی۔⁵ اس صورت حال نے نہ صرف اسٹیٹ بینک کی جانب سے ادخالات کا طویل دور جو مئی 12ء اور مئی 13ء میں دیکھا گیا تھا ختم کر دیا بلکہ اسٹیٹ بینک کو سیالیت کے انجذاب پر بھی مجبور کیا تا کہ بازار زر کی شرحیں شرح سود کو ریڈر کے اندر رہیں (شکل 3.2)۔

² تازہ فصلوں کی آمد سے تلف پذیر ہونے والی اشیاء کی ماہ ماہ قیمتوں میں دسمبر 2013ء میں 25.6 فیصد کمی ہوئی۔

³ آخر دسمبر 2013ء میں مرکزی بینک سے خالص میزانی قرض گیری کا واجب الادا اسٹاک (نقد کی بنیاد پر) 2611.1 ارب روپے تھا جبکہ آئی ایم ایف کا ہدف 2560 ارب روپے تھا۔

⁴ فروری اور مارچ 2014ء میں دو طرفہ بیرونی آمد رقم اور مئی 14ء کی پہلی ششماہی میں متوقع دیگر بیرونی رقم کی بنا پر آئندہ ان اہداف کو پورا کرنا آسان ہوگا۔

⁵ یہ امر قابل ذکر ہے کہ بینک اپنے عرصیت پورے کرنے والے فی بلز میں موجودہ شرحوں پر دوبارہ سرمایہ کاری کرنے سے گریزاں تھے کیونکہ وہ شرح سود میں اضافے کی توقع کر رہے تھے۔ ستمبر 2013ء میں زرعی پالیسی فیصلے کے اعلان سے قبل کمرشل بینکوں نے مئی 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ہونے والی پانچ فی بل بیلیوں میں صرف 812.3 ارب روپے کی پیشکش کی جبکہ 1384.34 ارب روپے کی میعاد پوری ہوئی تھی اور ہدف 1350 ارب روپے تھا۔

جدول 3.1: پہلی ششماہی کے دوران زری مجموعے					
بہاؤ ارب روپے، ہمو فیصد					
پہلی ششماہی میں نو		سہ ماہی بہاؤ (م 14ء)		مجموعی بہاؤ	
م 14ء	م 13ء	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	م 14ء	م 13ء
6.0	8.0	506.4	21.5	527.9	612.4
زروی (زر)					
-80.0	3.2	-42.0	-173.2	-215.2	17.2
خالص بیرونی اثاثے					
-172.9	-15.2	-83.7	-146.1	-229.8	-59.9
اسٹیٹ بینک					
10.8	55.8	41.7	-27.1	14.6	77.1
جدولی بینک					
8.7	8.4	548.4	194.6	743.0	595.3
خالص ملکی اثاثے					
17.2	18.1	161.2	174.2	335.5	272.3
اسٹیٹ بینک					
6.1	5.8	387.2	20.4	407.6	323.0
جدولی بینک					
خالص ملکی اثاثوں کے اہم اجزا					
6.6	11.2	203.7	176.7	380.5	478.3
حکومتی شعبے کی قرض گیری					
9.0	13.6	271.7	200.0	471.7	518.1
اعانت میزانیہ کے لیے*					
20.9	-12.7	83.7	379.2	462.8	-216.2
اسٹیٹ بینک					
0.3	35.1	188.1	-179.1	8.9	734.3
جدولی بینک					
-19.1	-8.9	-67.4	-22.0	-89.4	-38.8
اجتاسی سرگرمیاں					
10.2	4.0	357.9	17.6	375.4	144.8
غیر حکومتی شعبے					
9.6	3.1	338.7	-17.4	321.3	104.5
نئی شعبے کو قرضہ					
18.9	15.7	19.3	35.1	54.3	40.3
پی ایس ایز کو قرضہ					
1.6	3.5	-13.2	0.3	-12.9	-27.9
دیگر مددیں خالص					
* ان اعداد و شمار کی وزارت خزانہ کی ویب سائٹ پر دیے گئے اعداد و شمار سے مطابقت نہیں ہوگی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ وزارت خزانہ نقدی بنیاد پر حکومتی قرض گیری کے اعداد و شمار دیتی ہے جبکہ اسٹیٹ بینک کا زری سروے واجب الوصول (accrual) کی بنیاد پر مرتب کیا جاتا ہے۔					
ماخذ: بینک دولت پاکستان					

ستمبر 2013ء میں اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں اضافے نے حکومت کو موقع دیا کہ اپنی کچھ قرض گیری اسٹیٹ بینک سے کمرشل بینکوں کو منتقل کرے۔ نتیجتاً م 14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران کمرشل بینکوں سے خالص میزانی قرض گیری 188.1 ارب روپے تک پہنچ گئی جبکہ سال کی پہلی سہ ماہی میں 179.1 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی تھی۔

حکومتی قرض گیری کے علاوہ نئی شعبے کو قرضہ بھی م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھا۔ نئی شعبے نے م 14ء کی پہلی ششماہی میں 321.3 ارب روپے قرض لیے جو م 13ء کی پہلی ششماہی سے تین گنا ہے۔ اس اضافے کی اہم وجوہ میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی بھرپور نمو، قرضے کا موسمی استعمال اور تجارتی مالکاری کی طلب شامل ہیں۔ آخراً، م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران صارفی مالکاری بھی 8.3 فیصد بڑھ گئی جبکہ م 13ء کی پہلی ششماہی میں 3.2 فیصد بڑھی تھی۔

جدول 3.2: خالص بیرونی اثاثے اور اتحادی سپورٹ فنڈ			
ارب روپے			
خالص بیرونی اثاثے	اتحادی سپورٹ فنڈ	خالص بیرونی اثاثے منہما اتحادی سپورٹ فنڈ	
11.8	104.1	-92.3	پہلی سہ ماہی م س 13ء
5.4	66.1	-60.7	دوسری سہ ماہی م س 13ء
-178.3	0.0	-178.3	تیسری سہ ماہی م س 13ء
-102.1	0.0	-102.1	چوتھی سہ ماہی م س 13ء
-173.2	0.0	-173.2	پہلی سہ ماہی م س 14ء
-42.0	31.9	-73.9	دوسری سہ ماہی م س 14ء
ماخذ: بینک دولت پاکستان			

3.2 زری مجموعے

م س 14ء کی پہلی ششماہی میں زرو سبج کی رسد (زر) 527.9 ارب روپے بڑھ گئی جبکہ م س 13ء کی پہلی ششماہی میں 612.4 ارب روپے بڑھی تھی۔ زر 2 میں یہ سست روی بنیادی طور پر بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں کے خالص سکڑاؤ کی وجہ سے دیکھنے میں آئی جس سے خالص ملکی اثاثوں کا توسیعی اثر جزوی طور پر زائل ہو گیا (جدول 3.1)۔

3.2.1 خالص بیرونی اثاثے

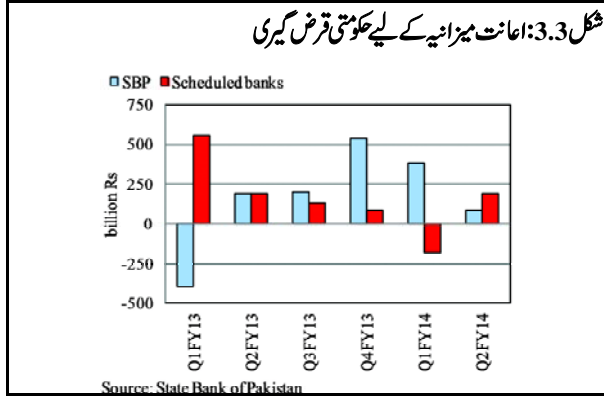
م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں یک لخت 215.2 ارب روپے کمی ہوئی جبکہ پچھلے برس کی اسی مدت میں 17.2 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ بینکاری نظام کے اندر یہ سکڑاؤ تمام تر اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں کی وجہ سے آیا کیونکہ بیرونی خسارے کی مالکاری کا بوجھ زیادہ تر مرکزی بینک پر پڑا۔ حقیقت یہ ہے کہ حالیہ برسوں میں آمد رقوم کا سلسلہ بند ہونے کی وجہ سے اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں کا اسٹاک اکتوبر 2001ء کے بعد پہلی بار منفی ہوا ہے۔⁶ خالص بیرونی اثاثوں میں عبوری تبدیلیوں سے نشاندہی ہوتی ہے کہ سال کی پہلی سہ ماہی میں بڑا سکڑاؤ واقع ہوا جبکہ دوسری سہ ماہی میں 322.0 ملین ڈالر اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقم سے بینکاری نظام کے مجموعی خالص بیرونی اثاثوں میں مجموعی بگاڑ کو روکنے میں مدد ملی (جدول 3.2)۔

3.2.2 خالص ملکی اثاثے

م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص بیرونی اثاثوں میں خالص سکڑاؤ کے برعکس بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثے 743.0 ارب روپے بڑھ گئے جبکہ م س 13ء کی پہلی ششماہی میں 595.3 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا (جدول 3.1)۔ م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص ملکی اثاثوں میں اضافہ میزانی مالکاری کے لیے حکومتی قرض گیری اور نجی شعبے کو قرضے میں اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جس میں اوّل الذکر کا اثر زیادہ تھا۔

م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں حکومت نے بینکاری نظام سے 271.7 ارب روپے قرض لیے جبکہ پہلی سہ ماہی میں 200.0 ارب روپے لیے تھے۔ بینکاری نظام کے اندر حکومت نے اسٹیٹ بینک کی فنڈنگ پر بہت انحصار کیا۔ حکومت نے اسٹیٹ بینک سے 462.8 ارب روپے قرض لیے جو م س 14ء کی پہلی ششماہی میں بینکاری شعبے سے حکومتی قرض گیری کا 98.16 فیصد تھا۔

⁶ اس سے ظاہر ہے کہ اسٹیٹ بینک کے بیرونی واجبات اس کے بیرونی اثاثوں کی تحویل سے تباہ کر گئے ہیں۔



بینکاری نظام کے اندر سال کی دوسری سہ ماہی میں خسارے کی مالکاری کے ذریعے میں تبدیلی آئی۔ م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں مالیاتی حکام نے مرکزی بینک پر بہت انحصار کیا تھا اور کمرشل بینکوں کا کچھ قرض واپس کیا تھا تاہم دوسری سہ ماہی میں یہ رجحان برعکس ہو گیا (شکل 3.3)۔ اس کا بنیادی سبب اسٹیٹ بینک کے زری پالیسی موقف میں تبدیلی تھی۔ ستمبر 2013ء میں پالیسی ریٹ میں 50 بی پی ایس اضافے نے حکومتی تمسکات میں کمرشل بینکوں کی دلچسپی بحال کر دی جس سے مالیاتی حکام کو مرکزی بینک سے اپنی قرض گیری محدود کرنے میں مدد ملی۔⁷ تاہم حکومت اسٹیٹ بینک ایکٹ کے مطابق اپنی سہ ماہی قرض گیری کو صرف تک محدود کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا، حکومت اسٹیٹ بینک سے اپنی قرض گیری کو آئی ایم ایف کے ساتھ طے کردہ حدود میں رکھنے میں بھی کامیاب نہ ہوئی۔

جدول 3.3: اجناسی سرگرمیوں کے لیے قرضے

ارب روپے			
مجموعی بہاؤ پہلی ششماہی		حصہ (فیصد)	آخر دسمبر 2013 تک
م س 14ء	م س 13ء		
-86.2	-66.3	72.8	275.3
-3.0	5.2	11.2	42.4
-0.3	22.3	15.8	59.7
0.0	-0.1	0.3	1.0
-89.4	-38.8	100.0	378.3

ماخذ: بینک دولت پاکستان

اجناسی سرگرمیاں⁸

سال کی پہلی ششماہی کے دوران 89.4 ارب روپے کی خالص واپسی کے ساتھ آخر دسمبر 2013ء تک اجناسی سرگرمیوں کے لیے قرضوں کا واجب الادا اسٹاک 378.3 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص واپسی گذشتہ سال کی اسی مدت میں واپس کی گئی رقم کے دگنے سے بھی زیادہ تھی۔

مزید برآں، پچھلے سال کے برخلاف جب واپسی میں تمام تر گندم کے قرضوں کی ادائیگیاں شامل تھیں، م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص واپسی وسیع البنیاد تھی (جدول 3.3)۔

⁷ کمرشل بینکوں نے زری پالیسی موقف میں 13 ستمبر 2013ء سے 31 دسمبر 2013ء کے درمیان تبدیلی کے بعد منعقد ہونے والی ٹی بل نیلامیوں میں 3225.6 ارب روپے کی پیشکش کی جبکہ مجموعی ہدف 12350.0 ارب روپے تھا۔ براہ کرم نوٹ نمبر 4 بھی دیکھئے۔

⁸ اس سیکشن میں کی گئی بحث ملکی سرکاری شعبے کی اجناسی سرگرمیوں پر مبنی ہے۔

جدول 3.4: م 14ء میں پی ایس ایز کو قرضے			
ارب روپے			
پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	پہلی سہ ماہی
17.3	12.2	5.2	پارکو
53.7	31.7	22.1	پی ایس او
13.2	2.1	11.1	واپڈا
ماخذ: بینک دولت پاکستان			

گندم کی خریداری کے قرضے، جو آخر دسمبر 2013ء تک اجناسی مالکاری کے 72.8 فیصد کا باعث تھے، م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران ان میں سے خالص 86.2 ارب روپے کیے گئے جبکہ م 13ء کی پہلی ششماہی میں یہ رقم 66.3 ارب روپے تھی (جدول 3.3)۔ اس کا بڑا سبب صوبائی محکمہ ہائے

خوراک کی جانب سے گندم کے اسٹاک کی تیزی سے آف لوڈنگ تھی تاکہ م 14ء کی دوسری سہ ماہی میں گندم کی قیمت مستحکم کی جاسکے۔⁹ اس کے ہمراہ پچھلے سال کے بچے ہوئے کم اسٹاک نے ملک میں گندم کے اسٹاک کو آخر دسمبر 2013ء تک آخر فروری یعنی نئی فصل کی آمد سے پہلے کی سطح تک پہنچا دیا۔¹⁰ تاہم یہاں کہنا ضروری ہے کہ پاکستان میں اب بھی گندم کے اتنے ذخائر موجود ہیں کہ ملکی ضروریات پوری ہو جائیں۔

جہاں تک کھاد کا تعلق ہے، ملکی پیداوار میں اضافے سے ٹی سی پی کی قرض گیری کی ضروریات کم ہو گئیں۔¹¹ اسی طرح م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران چینی کی خریداری کے قرضوں میں بھی خالص واپسی دیکھی گئی کیونکہ ٹی سی پی نے تیزی سے اپنا چینی کا اسٹاک آف لوڈ کیا۔

ان سازگار حالات کے باوجود خریداری ایجنسیوں کی کمرشل بینکوں کے مہنگے قرضے واپس کرنے کی صلاحیت جمع شدہ قابل وصولی رقوم کی وجہ سے متاثر ہوئی۔ آخر دسمبر 2013ء تک مجموعی قابل وصولی رقوم 267.7 ارب روپے تھیں جن میں سے 173.4 ارب روپے حکومت کی جانب سے زر اعانت کی ادائیگی کی مد میں تھے۔ مجموعی طور پر یہ قابل وصولی رقوم م 14ء کی پہلی ششماہی کے آخر میں واجب الادا اجناسی مالکاری کا 70.7 فیصد تھیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قابل وصولی رقوم کی وصولی جلد ہو تو اجناسی سرگرمیوں کے لیے واجب الادا قرضے لوٹانے میں مدد ملے گی۔ تاہم مالیاتی دباؤ کے پیش نظر اس کا امکان نظر نہیں آتا۔ چنانچہ ہو سکتا ہے کہ خریداری ایجنسیوں کو اپنے قرضے واپس کرنے میں دشواری ہو۔ جیسا کہ اسٹیٹ بینک کی سالانہ اور سہ ماہی رپورٹوں میں بار بار واضح کیا گیا ہے، زراعت کی بروقت ادائیگی سے نہ صرف مالیاتی شفافیت کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی بلکہ یہ عمل حکومت کے لیے مؤثر بہ لاگت بھی ہوگا۔

سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کے قرضے

م 14ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (PSEs) کو خالص قرض گاری 54.3 ارب روپے بڑھ گئی جبکہ پچھلے برس کی اسی مدت میں 40.3 ارب روپے بڑھی تھی۔ اداروں کے درمیان تقسیم سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ توانائی کے شعبے کی پی ایس ایز نے قابل وصولی رقوم جمع ہوجانے کے بعد شعبہ بینکاری سے قرضے لیے (جدول 3.4)۔

⁹ م 14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران گندم کی قیمتوں میں 27.8 فیصد سال بسال کا اضافہ ہوا جبکہ پہلی سہ ماہی میں 24.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

¹⁰ دیکھئے شکل 3.9۔

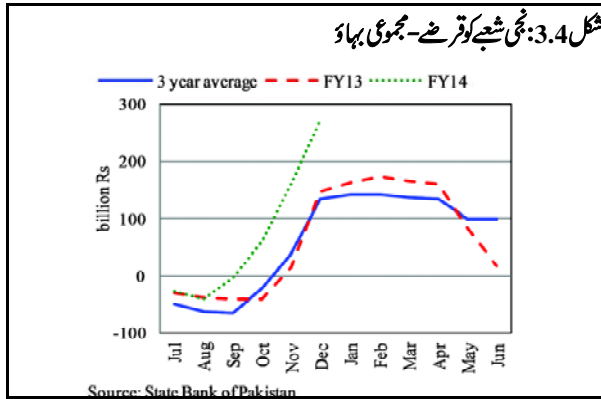
¹¹ م 14ء کی پہلی ششماہی میں کھاد کی درآمدات 427.6 ملین ڈالر تھیں جبکہ م 13ء کی پہلی ششماہی میں 478.3 ملین ڈالر رہی تھی۔ کھاد میں ڈی اے پی کی درآمد کا حصہ م 14ء کی پہلی ششماہی میں 61.5 فیصد تھا جبکہ م 13ء کی پہلی ششماہی میں 43.0 فیصد تھا۔

3.3 نجی شعبے کو قرضہ

م 14ء کی پہلی ششماہی میں نجی شعبے کو قرضے میں 321.3 ارب روپے اضافہ ہوا جبکہ م 13ء کی پہلی ششماہی میں صرف 104.5 ارب روپے اضافہ ہوا تھا (جدول 3.5)۔ یہ بھاری اضافہ ان وجوہ کی بنا پر ہوا: (i) حقیقی لحاظ سے قرض گیری کی پست تر لاگت¹²، (ii) بجلی اور گیس کی دستیابی میں کچھ بہتری جس سے بڑے پیمانے پر اشیا سازی کے شعبے کی جانب سے قرض کی طلب بڑھی اور (iii) صنعتی سرگرمی پر حکومت کی توجہ کی بنا پر کاروباری اعتماد میں اضافہ۔ ان بڑے عوامل کے علاوہ کچھ مخصوص حالات نے بھی نجی شعبے کو قرضہ بڑھانے میں کردار ادا کیا جیسے پیداواری استعداد میں اضافہ، مصنوعات کا تنوع، توانائی کے متبادل ذرائع میں سرمایہ کاری وغیرہ۔

جدول 3.5: نجی شعبے کو قرضے میں تبدیلی					
ارب روپے					
م 14ء			م 13ء		
پہلی ششماہی	دوسری سرمایہ	پہلی سرمایہ	پہلی ششماہی	دوسری سرمایہ	پہلی سرمایہ
321.3	338.7	-17.4	104.5	189.5	-84.9
مجموعی					
جس میں					
271.8	274.8	-3.0	146.5	186.1	-39.6
نجی کاروبار کو قرضہ					
6.5	5.2	1.4	11.2	12.3	-1.1
نجی اشاک میں سرمایہ کاری					
18.1	4.7	13.4	6.6	8.4	-1.8
صارفی ماکاری					
-13.3	2.9	-16.2	-78.3	-12.6	-65.7
غیر بینک مالی کپنوں کو قرضہ					
ماخذ: بینک دولت پاکستان					

شکل 3.4: نجی شعبے کو قرضے - مجموعی بہاؤ

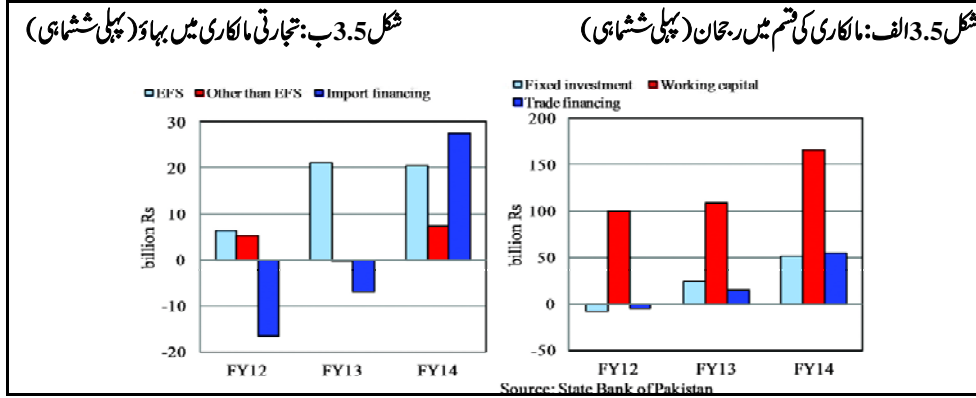


م 14ء کی پہلی ششماہی میں نجی شعبے کے قرضے کے اندر نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضے 271.8 ارب روپے بڑھے جبکہ م 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران ان میں 146.5 ارب روپے اضافہ ہوا تھا (شکل 3.4)۔ چاول اور کپاس کی خریداری کے لیے عمومی موسمی طلب کے علاوہ دیگر شعبوں کو قرضے بھی م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران تیزی سے لیے گئے۔¹³

قرضوں کی شعبہ وار تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے قرضوں میں وسیع البہیاد اضافہ ہوا کیونکہ شعبوں اور ذیلی شعبوں کی بڑی تعداد کی جانب سے قرضے کا استعمال بڑھا۔ نجی کاروباری اداروں کو قرضوں کی تقسیم بلحاظ نوعیت سے بھی ظاہر ہے کہ تینوں زمروں (یعنی تجارتی ماکاری، معینہ سرمایہ کاری اور جاری سرمایہ) میں م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران اضافہ ہوا (شکل 3.5 الف)۔

¹² م 14ء کی پہلی ششماہی میں نئے قرضوں پر سال ب سال گرانی سے مطابقت شدہ شرح قرض گاری اوسطاً 1.2 فیصد تھی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 3.5 فیصد رہی تھی۔

¹³ نجی شعبے کو قرضے کے موسمی انداز کے مطابق قرضے میں توسیع سال کی دوسری سرمایہ میں مرکز رہی جبکہ م 14ء کی پہلی سرمایہ میں 17.4 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی تھی۔



قرضے کے موسمی استعمال سے جاری سرمائے میں اضافے کی جزوی وضاحت ہوتی ہے

- م س 14ء کی پہلی ششماہی میں چاول کے پروسیسنگ یونٹوں نے 30 ارب روپے کا جاری سرمایہ حاصل کیا جبکہ م س 13ء کی پہلی ششماہی میں یہ رقم 17.6 ارب روپے تھی۔ اس قرضے میں یہ بھاری اضافہ بنیادی طور پر چاول کی بڑھی ہوئی پیداوار اور چاول کی برآمدات کی اچھی نمو کی بنا پر ہوا۔¹⁴
- اسپننگ، ویوگ اور فٹنگ کی صنعتوں میں کپاس کی خریداری کے لیے قرضے کی طلب مستحکم رہی جس کے اسباب یہ تھے: (i) منڈی میں کپاس کی جلد آمد،¹⁵ (ii) ٹیکسٹائل ملوں کا زیادہ کپاس خریدنا تاکہ جی ایس پی پلس ملنے کے بعد یورپی یونین سے متوقع طلب کو پورا کیا جاسکے، اور (iii) کپاس کے برآمد کنندگان کی طلب میں اضافہ۔
- عائضی صارفی مصنوعات کے شعبے کی جانب سے جاری سرمائے کی بڑھی ہوئی ضروریات نے بھی قرضے کی طلب میں اضافہ کیا۔¹⁶
- شعبہ بجلی کو جاری سرمایہ م س 14ء کی پہلی ششماہی میں 22.3 ارب روپے بڑھ گیا جبکہ م س 13ء کی پہلی ششماہی میں یہ رقم 5.4 ارب روپے تھی (جدول 3.6)۔ یہ بھاری اضافہ بجلی کے شعبے میں استعداد کے بہتر استعمال کی بنا پر تھا جو آخر م س 13ء میں گردش قرضے کے تصفیے کے بعد ممکن ہوا جس سے بجلی کے شعبے کو قرضے دینے کی گنجائش پیدا ہو گئی۔¹⁷ دلچسپ امر یہ ہے کہ بعد کے مہینوں میں قابل وصولی رقم کے دوبارہ جمع ہونے سے بینکوں سے قرضے لینے کی ضرورت پھر پیدا ہو گئی۔

- م س 14ء کی پہلی ششماہی میں کامرس اور تجارت کو جاری سرمائے کے قرضوں میں بھی اضافہ ہوا جس کی وجہ خرید و فروخت کی سرگرمیوں

¹⁴ م س 14ء کے دوران چاول کی پیداوار 6.4 ملین ٹن تک پہنچ گئی جو صرف سال کے ہدف 6.2 ملین ٹن سے متجاوز تھی بلکہ پچھلے سال کی پیداوار 5.5 ملین ٹن سے بھی زیادہ تھی۔ مزید یہ کہ چاول کی پیداوار م س 14ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 966.6 ملین ڈالر ہو گئی جبکہ م س 13ء کی پہلی ششماہی میں 749.3 ملین ڈالر تھیں (ماخذ: پاکستان دفتر شماریات)۔

¹⁵ بدلے ہوئے موسمی انداز کی وجہ سے خصوصاً پنجاب میں کپاس کی فصل جلد پکنے سے منڈی میں کپاس کی آمد بہتر ہو گئی۔

¹⁶ بیٹھے اور دیگر مشروبات ساز اداروں میں جاری سرمائے میں خاصا اضافہ دکھائی دیا جس کا سبب مشروبات کی ایک صف اول کی کمپنی کی جانب سے طلب میں اضافہ تھا جس نے اپنی کارروائیاں بڑھانے کے لیے ماکاری حاصل کی۔ نیز بیکری کی مصنوعات کی بڑھتی ہوئی طلب اور کئی کی قیمتوں میں اضافے نے بھی م س 14ء کی پہلی ششماہی میں قرضے کو بڑھانے میں کردار ادا کیا۔

¹⁷ یہ بات قابل ذکر ہے کہ قرضے کا اضافہ سال کی پہلی سرمایہ میں مرکوز رہا۔ دوسری سرمایہ میں شعبہ توانائی کے قرضے کم ہوئے کیونکہ متعدد بجلی گھر موسم سرما میں گیس کی قلت کی وجہ سے اپنی سرگرمیاں برقرار نہ رکھ سکے۔

جدول 3.6: پہلی ششماہی کے دوران نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضوں میں خالص تبدیلی 1										
ارب روپے										
آخر شش 1، م 14ء حصہ		مجموعی قرضے		تجارتی مالکاری		جاری سرمایہ		معیذ سرمایہ کاری		
م 13ء	م 14ء	م 13ء	م 14ء	م 13ء	م 14ء	م 13ء	م 14ء	م 13ء	م 14ء	
100.0	146.5	271.8	14.1	55.1	108.7	165.4	23.7	51.4		نجی کاروبار
58.9	94.0	165.0	11.0	30.5	70.8	96.0	12.1	38.5		الف) اشیا سازی
										جس میں
12.3	3.7	20.9	6.4	7.8	-11.7	2.3	9.0	10.8		غذا اور مشروبات
										جس میں
1.5	-9.7	7.5	-4.3	6.2	-5.6	1.2	0.1	0.1		خوردنی تیل
3.0	23.7	40.8	6.0	9.8	17.6	30.0	0.1	0.9		چاول
3.8	-16.8	-23.9	2.9	-2.4	-23.8	-28.0	4.1	6.5		چینی
0.6	1.1	3.9	0.3	-0.3	0.8	4.1	0.0	0.1		بکری
0.8	0.6	3.9	0.7	-0.2	-0.3	4.5	0.2	-0.4		مشروبات
22.5	65.2	100.0	5.7	13.9	55.6	80.5	3.9	5.6		ٹیکسٹائل
										جس میں
9.6	39.4	49.2	5.0	0.0	35.7	51.9	-1.2	-2.8		اسپننگ
4.0	6.2	21.0	1.2	2.0	3.9	13.2	1.1	5.7		ویونگ
3.8	10.9	19.3	-1.6	5.3	8.3	10.3	4.2	3.7		فٹنگ
2.0	-7.8	0.4	-3.0	-0.9	-2.1	-5.2	-2.7	6.4		سینٹ
9.5	9.6	31.5	0.6	2.4	5.4	22.3	3.6	6.8		ب) بجلی
8.8	12.4	34.1	-0.4	12.2	9.3	22.5	3.5	-0.6		ج) کامرس
22.8	30.5	41.3	2.9	10.0	23.2	24.6	4.5	6.7		د) دیگر*
11 الگ الگ راؤنڈ آف کرنے کی وجہ سے اعداد کا مجموعہ ضروری نہیں ٹیک ٹیک آئے۔										
* زراعت، مانی گیری، کانکنی، جہاز کشی، تعمیرات، ہول، ٹرانسپورٹ، ریل اسٹیٹ، تعلیم، صحت، کمیونٹی اور دیگر										
ماخذ: بینک دولت پاکستان										

میں اضافہ اور خوردہ دکانوں کا بڑھتا ہوا کاروبار تھا۔¹⁸

تجارتی مالکاری میں وسیع البیاد اضافہ: تجارتی مالکاری کے شعبے کے اندر زیادہ تر اضافہ درآمدی مالکاری کی بنا پر ہوا (شکل 3.5 ب)۔ مختلف درآمد شدہ اشیا کی بڑھی ہوئی طلب اور پاکستانی روپے کی قیمت میں کمی اہم عوامل تھے۔ نجی شعبے نے بجلی کی مشینری درآمد کرنے اور کامرس اور خرید و فروخت کے لیے م 14ء کی دوسری سہ ماہی میں بہت قرضہ لیا۔¹⁹ بجلی کی پیداوار اور موسم سرما میں سی این جی کی شدید قلت کو پورا کرنے

18 بڑے شہروں میں بڑے خوردہ اسٹور کھلنے کی وجہ سے خوردہ خرید و فروخت میں نمایاں تبدیلی نظر آ رہی ہے۔ مزید یہ کہ یہ اسٹور بینکاری شعبے سے بھی مربوط ہیں کیونکہ ادائیگی کے لیے ڈیبٹ اور کریڈٹ کارڈ کثرت سے استعمال ہو رہے ہیں۔ بینکاری نظام سے اس رابطہ ضبط کی وجہ سے خوردہ اسٹوروں کو اپنے کاروبار میں توسیع کے لیے بینکاری مالکاری استعمال کرنے میں مدد ملتی ہے۔

19 م 14ء کی پہلی ششماہی میں بجلی کی مشینری (ریفریجریٹر، فریژر، جزیئر، واشنگ مشین وغیرہ) کی درآمدات 535.4 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں جبکہ گذشتہ برس اسی مدت میں 403.1 ملین ڈالر تھیں (ماخذ: پاکستان دفتر شماریات)۔

کے لیے پیٹرولیم مصنوعات کی درآمد میں اضافہ ہوا۔²⁰

درآمدات کے علاوہ م س 14ء کی پہلی ششماہی میں برآمدی ماکاری کے قرضے بھی 27.6 ارب روپے بڑھ گئے جبکہ م س 13ء کی پہلی ششماہی میں یہ رقم 21.1 ارب روپے تھی۔ زیادہ تر اضافہ رعایتی ای ایف ایس قرضوں کی وجہ سے ہوا جو زیر جائزہ مدت کے دوران 20.3 ارب روپے بڑھ گئے۔ مزید تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ برآمد کنندگان نے چاول، کپاس اور ٹیکسٹائل کی مصنوعات کے لیے ای ایف ایس کے تحت قرضہ لیا۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا، اس کا سبب چاول کی بہتر پیداوار اور چین سے کپاس کی طلب تھی۔

معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں بہتری: نجی شعبے کے قرضوں میں سال کی پہلی ششماہی کے دوران معینہ سرمایہ کاری قرضوں (ایک سال سے زیادہ میعاد کے قرضے) میں اضافہ خوش آئند ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں یہ اضافہ وسیع البیاد تھا۔²¹

● م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں ڈیری کے شعبے کے اہم کرداروں نے مصنوعات میں تنوع پیدا کرنے، توانائی کے متبادل ذرائع میں سرمایہ کاری اور اپنی موجودہ پیداواری استعداد بڑھانے کے لیے قرضے لیے۔²²

● سینٹ کے شعبے نے معینہ سرمایہ کاری قرضے لیے کیونکہ سینٹ کی بعض صف اول کی کمپنیاں پیداواری استعداد میں اضافہ کر رہی ہیں۔²³

● م س 14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران کاغذ اور گتے کی صنعت کو قرضوں میں اضافہ ہوا کیونکہ یہ شعبہ توانائی کے مستقل بحران سے نمٹنے کے لیے متبادل فیول پلانٹس، بوائلرز میں سرمایہ کاری کر رہا ہے۔²⁴

● م س 14ء کی پہلی ششماہی میں چینی کی کئی ملوں نے گنے کے باگاس سے بجلی پیدا کرنے کے لیے معینہ سرمایہ کاری قرضے لیے۔

● ٹیکسٹائل ویونگ نے بی ایم آر (balancing, modernization and replacement) کے لیے معینہ سرمایہ کاری قرضے استعمال کیے تاکہ یورپی یونین تک ترجیحی رسائی (جی ایس پی پلس حیثیت) سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔

● بجلی کے شعبے نے نئے پاور پراجیکٹس قائم کرنے اور پرانے یونٹوں کو اپ گریڈ کرنے کے لیے معینہ سرمایہ کاری قرضے استعمال کیے۔

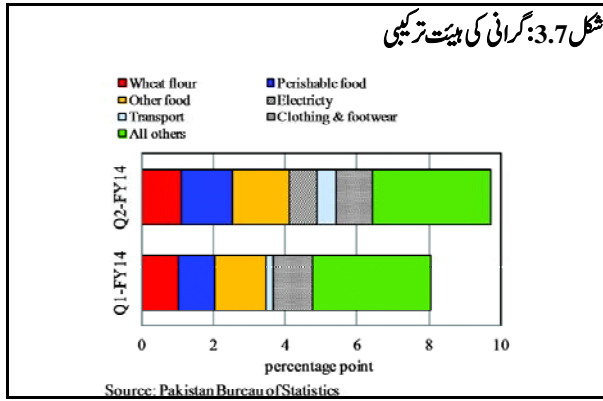
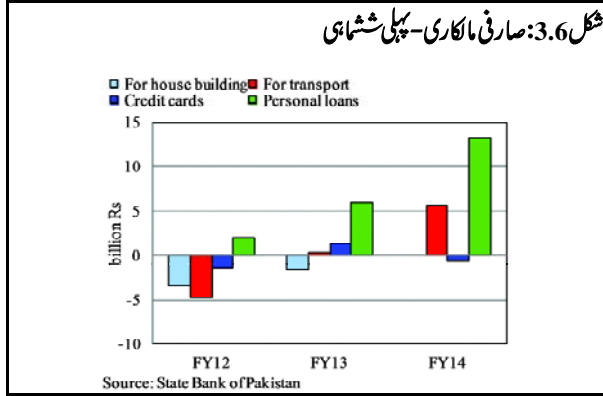
20 م س 14ء کی پہلی ششماہی میں پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات 6.7 ملین میٹرک ٹن تک پہنچ گئیں جبکہ پچھلے سال کی اس مدت میں 6.2 ملین میٹرک ٹن تھیں (ماخذ: پاکستان دفنہ شاریات)۔

21 ڈیری کاغذ اور گتے، سینٹ، الو، اورغولاد، ٹیکسٹائل کی ویونگ اور فشنگ اور برقی آلات کے شعبوں میں معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں پچھلے برس کے اسی عرصے کی نسبت کمی قدر اضافہ ہوا۔

22 اینگرو فوڈ کراچی میں اپنے برانڈ ”مہرک“ کے ذریعے کراچی کی دودھ کی منڈی میں داخل ہوا۔ اس نے شہر میں چند خوردہ فروشی کی دکانیں بھی کھولیں۔ دوسری جانب ٹیسٹ اپنی پیداواری استعداد بڑھانے کے راستے پر گامزن ہے۔

23 مثال کے طور پر عسکری سینٹ اور لکی سینٹ۔

24 سپر ہی ہینڈ ز اور پیکیجز نے کاغذ کی پیداوار میں خشک کرنے کے عمل کے لیے کولے کے بوائلر نصب کیے ہیں۔ یہ دلچسپ امر ہے کہ م س 14ء کی پہلی ششماہی میں بوائلرز کی درآمد 34.7 ملین ڈالر تک پہنچ گئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 9.2 ملین ڈالر تھی۔



خالص واپسی کے طویل عرصے کے بعد صارفی مالکاری نے نومبر 2012ء میں پھر رفتار پکڑی۔ یہ رجحان م س 14ء کی پہلی ششماہی میں جاری رہا (شکل 3.6)۔ صارفی مالکاری کی ہیئت ترکیبی سے ظاہر ہے کہ یہ بحالی زیادہ تر ذاتی قرضوں کی بنا پر ہوئی جن میں م س 14ء کی پہلی ششماہی میں 13.0 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ مزید تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرکاری شعبے کے ایک کمرشل بینک نے اپنی سیلری لون اسکیم اور کیش اینڈ گولڈ اسکیم شروع کی جو ذاتی قرضوں کو بڑھانے میں اہم عنصر ثابت ہوا۔ ذاتی قرضوں کے علاوہ گاڑیوں کے قرضے بھی حالیہ مہینوں کے دوران بڑھ گئے کیونکہ ایک نجی بینک نے اپنی آٹو فنانسنگ کی سہولت کی سرگرمی سے بازارکاری شروع کی۔ اس بینک نے ایک قطعہ وار (segmented) بازارکاری کا انداز اپنایا جو بہت کامیاب رہا۔²⁵

3.4 گرانی

م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں عمومی گرانی بڑھتی رہی اور دوران سہ ماہی 9.7 فیصد تک پہنچ گئی جبکہ م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں 8.1 فیصد تھی۔ مجموعی طور پر یہ م س 14ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 8.9 فیصد ہو گئی جبکہ م س 13ء کی پہلی ششماہی میں 8.3 فیصد تھی۔ سہ ماہی تجزیے سے ظاہر ہے کہ جیسا کہ م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں دیکھا گیا تھا، گندم کے آٹے کی قیمتوں میں اضافہ اور جی ایس ٹی کی شرح کا بڑھنا دوسری سہ ماہی میں عمومی گرانی میں اضافے کا باعث بننا رہا۔ م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں کئی قسم کا دباؤ پیدا ہوا جس کا سبب بجلی کے نرخوں اور ایندھن کی قیمتوں میں اضافے اور تلف پذیر غذائی اشیاء کی بدتر ہوتی رسد تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ تلف پذیر غذائی اشیاء، بجلی کی قیمت اور ٹرانسپورٹ گروپ کا گرانی پر مجموعی اثر دوسری سہ ماہی میں بڑھ کر 28.3 فیصد ہو گیا جبکہ پہلی سہ ماہی میں 15.1 فیصد تھا (شکل 3.7)۔ م س 14ء کی پہلی ششماہی میں تلف پذیر غذائی اشیاء کا اثر جدول 3.7 میں دیکھا جاسکتا ہے۔

م س 14ء کی پہلی ششماہی میں قوزی گرانی کے دونوں پیمانوں (تراشیدہ اور غیر غذائی غیر توانائی) میں 8.4 فیصد کے آس پاس استحکام نظر آیا۔ یہ شرح م س 13ء کی پہلی ششماہی میں دیکھی گئی قوزی گرانی سے خاصی پست ہے۔ تاہم تراشیدہ قوزی گرانی م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں بڑھ کر

²⁵ گاڑیوں کی مالکاری کے لیے بینک وار قرضوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ م س 14ء کی پہلی ششماہی میں گاڑیوں کی مالکاری میں 30.0 فیصد اضافہ بیگوں کی وجہ سے ہوا۔

جدول 3.7: گرانائی لحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال)					
فیصد					
مصارف		مصارف		مصارف	
غذائی گرانائی		غذائی گرانائی		غذائی گرانائی	
تراشیدہ	غیر غذائی غیر توانائی	تلف پذیر	مجموعی	مصارف	مصارف
10.6	10.9	9.7	8.4	9.1	پہلی سہ ماہی
9.2	9.9	-7.3	6.3	7.5	دوسری سہ ماہی
9.9	10.4	1.2	7.3	8.3	پہلی ششماہی
9.2	9.5	-4.6	7.3	7.3	تیسری سہ ماہی
7.0	8.2	9.6	6.6	5.6	چوتھی سہ ماہی
8.1	8.9	2.5	6.9	6.5	دوسری ششماہی
7.8	8.5	15.2	9.1	8.1	پہلی سہ ماہی
9.0	8.4	25.4	10.7	9.7	دوسری سہ ماہی
8.4	8.4	20.3	9.9	8.9	پہلی ششماہی

ماخذ: بینک دولت پاکستان

9.0 فیصد ہوگئی جبکہ ماس 14ء کی پہلی سہ ماہی میں 7.8 فیصد تھی (جدول 3.7)۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ماس 14ء کی دوسری سہ ماہی میں تراشیدہ گرانائی میں بجلی کے نرخ شامل تھے جو ماس 14ء کی پہلی سہ ماہی کی صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں موجود نہ تھے (جدول 3.7)۔²⁶ تاہم غیر غذائی غیر توانائی قوزی گرانائی ماس 14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران پچھلی سہ ماہی کی نسبت تقریباً مستحکم رہی۔

تلف پذیر غذائی اشیاء کی گرانائی

تلف پذیر غذائی اشیاء (خصوصاً پیاز، ٹماٹر اور تازہ سبزیاں) کی گرانائی کا دباؤ دوسری سہ ماہی میں شدید تر ہو گیا جب آلو کی قیمت میں تیزی سے اضافہ ہوا۔²⁷ نومبر 2013ء میں آلو اور ٹماٹر کی قیمتیں بلند ترین سطح پر پہنچ گئیں (شکل 3.8)۔²⁸ آلو کی قیمت میں یہ بھاری اضافہ کٹائی میں تاخیر کی وجہ سے ہو خصوصاً پنجاب میں۔²⁹ اسی طرح دوسری سہ ماہی میں ٹماٹر کی رسد میں بھارت سے درآمدات مست ہونے کی وجہ سے مسائل پیدا ہوئے۔³⁰

تاہم تازہ فصلوں کی آمد کے بعد دسمبر 2013ء میں یہ صورت حال بہتر ہوئی اور عمومی گرانائی سال بسال کم ہو کر 9.2 فیصد ہوگئی جبکہ نومبر 2013ء میں دو ہندسی سطح کو چھو چکی تھی۔³¹

26 تراشیدہ اوسط قوزی گرانائی ص ا ق باسکٹ سے کچھ اشیاء خارج کر کے نکالی جاتی ہے اور 10 فیصد مجموعی وزن کے ساتھ بلند ترین اور پست ترین گرانائی کو ظاہر کرتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تراشیدہ ص ا ق باسکٹ ہر ماہ تبدیل ہوتی ہے۔

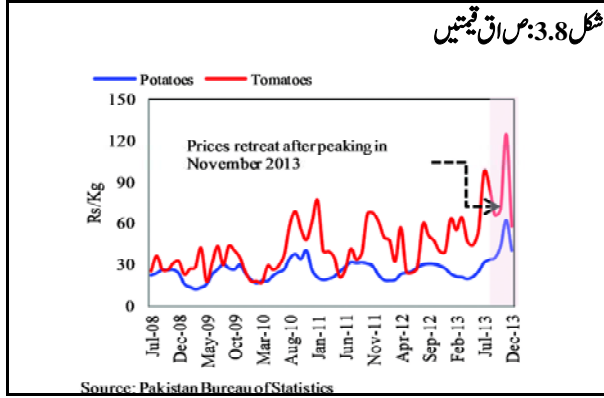
27 پیاز، ٹماٹر، تازہ سبزیوں اور آلو کی صارفی قیمتوں میں اس اضافے کا سال بسال عمومی گرانائی میں حصہ ماس 14ء کی دوسری سہ ماہی میں 14.7 فیصد تھا جبکہ پچھلی سہ ماہی میں 12.6 فیصد تھا۔

28 نومبر 2013ء میں آلو کی صارفی قیمتیں 62.3 فی کلو تک پہنچ گئیں۔

29 اس سال ناسازگار موسم کی وجہ سے آلو کی کاشت وقت پر شروع نہ ہو سکی۔ اس کے نتیجے میں کٹائی میں تاخیر ہوئی اور منڈی میں رسد کی قلت ہوگئی۔

30 بے موسم کی بارشوں کے بعد بھارت میں ٹماٹر کی قیمتوں میں اضافے سے پاکستان کو اس کی برآمد کی حوصلہ شکنی ہوئی۔

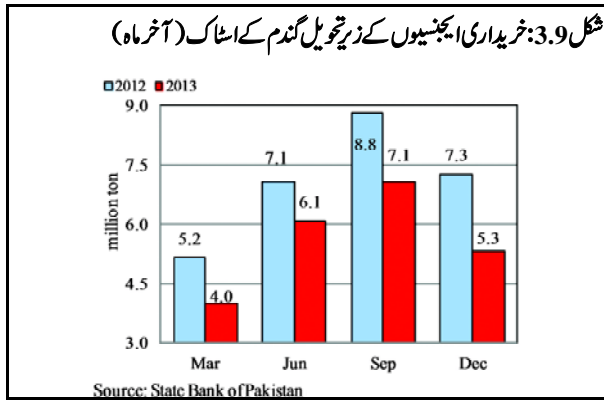
31 تازہ فصلوں کی آمد دسمبر 2013ء میں تلف پذیر غذائی اشیاء کی قیمتوں میں گذشتہ ماہی نسبت 25.6 فیصد کی پرچھ ہوئی۔ اگر دسمبر 2013ء میں تلف پذیر غذائی اشیاء کی قیمتیں کم نہ ہوتیں تو ماس 14ء کی دوسری سہ ماہی میں اوسط سال بسال عمومی گرانائی اصل 9.7 فیصد تک نہ رہتی اور بڑھ کر 10.4 فیصد ہو جاتی۔



گندم اور گندم کے آٹے کی قیمتوں میں

اضافہ

مہ 14ء کی پہلی ششماہی میں گندم کے آٹے کی گرانی میں 25.3 فیصد کا بھاری اضافہ ہوا جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں یہ شرح 8.3 فیصد تھی۔ صرف گندم کا آٹا مہ 14ء کی دوسری سہ ماہی میں عمومی گرانی میں 1.1 فیصدی درجے اضافے کا باعث بنا جو مجموعی اضافے کا 11.6 فیصد ہے۔ یہ اضافہ گندم کی عالمی قیمتوں میں زوال کے رجحان کے باوجود ہوا۔³²



مہ 14ء کی پہلی ششماہی میں گندم، گندم کے آٹے اور متعلقہ مصنوعات کی قیمت میں اضافہ گذشتہ برس گندم کی ہدف سے کم پیداوار سے منسوب کیا جاسکتا ہے جس کے نتیجے میں حکومت کے زیر تحویل اسٹاک میں کمی ہوئی (شکل 3.9)۔ مزید برآں، یہ خدشات ہیں کہ حکومت اس سیزن میں (اپنے اسٹاک بڑھانے کے لیے) گندم کی خریداری کا

ہدف حاصل نہ کر سکے کیونکہ امدادی قیمتیں کاشتکاروں کے لیے بے کشش سمجھی جا رہی ہیں۔³³ اس سلسلے میں تجرباتی شواہد سے ظاہر ہے کہ گندم اور گندم کے آٹے کی گرانی میں اضافہ اجرتوں کے بڑھنے کی وجہ سے لاگتی گرانی (cost push) کو تحریک دے سکتا ہے۔³⁴

مقررہ قیمتوں میں اضافہ

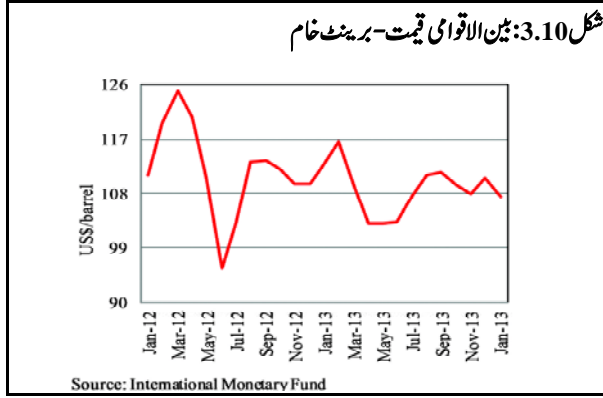
حکومت کی مالیاتی استحکام کی کوششوں کے سلسلے میں گھریلو صارفین کے لیے بجلی کے نرخ آکٹوبر 13ء میں 15.8 فیصد بڑھا دیے گئے۔³⁵ جیسا کہ توقع تھی اس سے مہ 14ء کی دوسری سہ ماہی میں عمومی گرانی کو تحریک ملی، صرف یہ اضافہ اس سہ ماہی میں گرانی کو 8.1 فیصد بڑھانے کا سبب بنا۔

³² گندم کی عالمی قیمت وسط جنوری 2014ء میں اپنی چار سالہ پست ترین سطح 207 ڈالر فی میٹرک ٹن تک پہنچ گئی۔

³³ وفاقی حکومتوں نے اپنی گندم کی امدادی قیمت پچھلے سال کی سطح 1200 روپے فی کلوگرام پر رکھی ہے جبکہ منڈی میں موجودہ قیمت 1600 روپے فی کلوگرام ہے۔ اس سے کاشتکاروں کو اپنی فصل حکومت کو بیچنے کی ترغیب نہیں ملتی جس سے حکومت کے لیے فصل کی آمد کے بعد گندم کے ذخائر بڑھانے میں دشواریاں ہو سکتی ہیں۔

³⁴ لیبر کی لاگت معیشت کے اشیاء ساز اور خدمات کے شعبوں میں مجموعی پیداواری لاگت کی لگ بھگ ایک چوتھائی ہے [ماخذ: چوہدری، اے، نعیم، ایس، نعیم، اے، ضیف، ندیم اور پاشا، ایف (2011)؛]، باضابطہ شعبے میں نرخ کی دریافت: ابتدائی نتائج، ایک ترقی پذیر ملک سے، ایس بی بی ورکنگ پیپر نمبر 42۔

³⁵ 200 کلوواٹ آور ماہانہ استعمال کرنے والے گھریلو صارفین کے لیے بجلی کے نرخ 15.5 تا 23.8 فیصد کی حدود میں بڑھا دیے گئے۔ پاکستان دفتر شریات کے شائع کردہ اعداد و شمار میں یہی نرخ آکٹوبر 2013ء سے صاف باسکٹ میں تمام شہروں پر (اوسطاً 15.82) لاگو کیے گئے ہیں۔ تاہم کے ای (سابق کے ای ایس سی) کراچی کے صارفین کو بلوں پر آکٹوبر 2013ء سے پہلے کے نرخ دکھائی رہے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بڑھے ہوئے نرخ کراچی کو خارج کر کے شہری قیمتوں کے اعداد و شمار میں شامل کیے گئے ہوں گے۔



مزید یہ کہ حکومت نے اگست 2013ء میں کمرشل اور صنعتی استعمال کنندگان کے لیے بجلی کے نرخ 23.7 فیصد بڑھا دیے۔ اس سے بھی دوران سہ ماہی عمومی قیمتوں کی سطح میں اضافہ ہوا۔³⁶

بجلی کے نرخوں کے علاوہ پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں بھی اکتوبر 2013ء میں بڑھائی گئیں۔ اس کے ہمراہ سی این جی کے نرخوں میں نومبر 2013ء میں کمی کی بنا پر پست بنیاد م 14ء کی دوسری سہ ماہی میں ایندھن کی قیمتوں کے تیزی سے بڑھنے پر متحج ہوئی۔³⁷

اجناس کی عالمی قیمتیں پست رہیں

مثبت پہلو یہ ہے کہ م 14ء کی پوری پہلی ششماہی میں اجناس کی عالمی قیمتیں کم کم رہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ م 14ء کی دوسری سہ ماہی میں اجناس کی عالمی قیمتیں کسی قدر گر گئیں جبکہ پہلی سہ ماہی میں تھوڑا اضافہ ہوا تھا۔ مزید یہ کہ م 14ء کی دوسری سہ ماہی میں ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قیمت 0.7 فیصد بڑھ گئی جبکہ پہلی سہ ماہی میں 6.0 فیصد گری تھی۔ مستحکم روپے اور پست عالمی قیمتوں کی بنا پر درآمد شدہ گرانی اور شرح مبادلہ کے اثر کی منتقلی آئندہ سازگار رہنے کا امکان ہے (شکل 3.10)۔

گرانی کا منظر نامہ

م 14ء کی پہلی ششماہی میں گرانی کا باعث بننے والے بعض عوامل میں نرمی آنا شروع ہو گئی ہے۔ مثال کے طور پر پاکستانی روپے پر دباؤ کم ہو گیا ہے جبکہ تلف پذیر غذائی اشیاء کے نرخ اور اجناس کی عالمی قیمتوں کو گرانی کو نیچے رکھنے میں کردار ادا کرنا چاہیے۔ مزید یہ کہ تازہ ترین اسٹیٹ بینک آئی بی اے اعتماد صارفین اور گرانی کی توقعات سروے سے معلوم ہوتا ہے کہ مقررہ قیمتوں خصوصاً خوردہ تیل کے نرخوں اور ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے میں استحکام کی بنا پر گرانی کی توقعات کم ہوں گی۔³⁸ غذائی گرانی کے استحکام نے جنوری 2014ء میں سال بسال عمومی گرانی کو کم کر کے 7.9 فیصد کر دیا جبکہ دسمبر 2013ء میں یہ 9.2 فیصد تھی۔ ان عوامل کی بنیاد پر ہمارا تخمینہ ہے کہ م 14ء کے دوران گرانی 8.5 اور 9.5 فیصد کی حدود میں رہے گی۔ تاہم خطرات ہیں کہ حکومت گیس کے نرخوں میں اضافے کا اعلان کر سکتی ہے جس کی توقع جنوری 2014ء میں کی جا رہی تھی۔ گیس کے نرخوں میں درکار اضافے سے گرانی پر دباؤ پڑے گا کیونکہ گھر بلو گیس کے نرخ صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں نمایاں ہیں۔

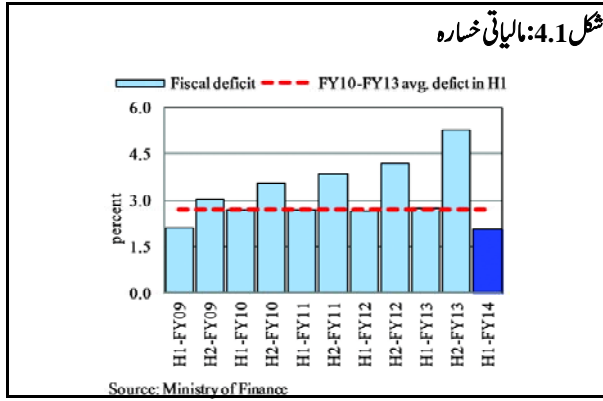
36 ان نتائج کی تصدیق اسٹیٹ بینک کے باضابطہ تعین نرخ سروے (ایشیاسازی اور خدمات) سے بھی ہوتی ہے جس سے تصدیق ہوتی ہے کہ توانائی کی قیمتوں میں اضافہ 3 سے 9 ماہ کے اندر پیداواری قیمتوں کا حصہ بن جاتا ہے۔ چوہدری، اے، نعیم، ایس، نعیم، اے، حنیف، ندیم اور پاشا، الیف (2011ء)، ”باضابطہ شعبے میں نرخ کی دریافت: ابتدائی نتائج، ایک ترقی پزیر ملک سے“، ایس بی پی ورکنگ پیپر نمبر 42۔

37 عدالت عظمیٰ کے اس حکم کے بعد جس میں سی این جی کی قیمتوں کے تعین کے اس وقت کے طریقہ کار پر اعتراض کیا گیا تھا، سی این جی کی قیمتوں میں کمی ہوئی اور نومبر 2012ء میں مجموعی گرانی کم ہوئی۔

38 تفصیلات کے لیے دیکھئے اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 13ء خصوصی سیکشن 4.1۔

4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

4.1 مالیاتی سرگرمیاں



وزارت خزانہ کے اعداد و شمار کے مطابق مالی سال 14ء کی دوسری سہ ماہی میں بھی مالیاتی اظہاریوں میں بہتری کا سلسلہ جاری رہا، مالی سال کی پہلی ششماہی کا مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 2.1 فیصد رہا جو چار سال کی پست ترین سطح ہے (شکل 4.1)۔ یہ گزشتہ چار سال کے اوسط خسارے سے بھی کم ہے۔¹ مزید حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ چار سال بعد ایسا پہلی بار ہوا ہے کہ پہلی ششماہی میں بنیادی توازن فاضل رقم ظاہر کر رہا ہے۔

اس بہتری کا سبب یہ ہے کہ اخراجات میں کمی لائی گئی ہے اور محاصل بڑھے ہیں (جدول 4.1)۔ یہ بات پریشان کن ہے کہ ترقیاتی اخراجات م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران تیزی سے یعنی 10.5 فیصد گر گئے حالانکہ گزشتہ سال اسی عرصے کے دوران ان میں 19.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ سرکاری شعبے کے صوبائی اور وفاقی ترقیاتی پروگرام دونوں اس کمی کا سبب بنے۔ تاہم کم زراعت نے اخراجات جاریہ میں بھی سست روی پیدا کی۔

جہاں تک محاصل کا تعلق ہے، ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں م س 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 16.8 فیصد بڑھ گئیں جو گزشتہ سال کے اسی عرصے میں صرف 4.5 فیصد بڑھ پائی تھیں جس کا بنیادی سبب ٹیکس کی شرح میں اضافہ اور معیشت میں عمومی قیمتوں میں ہونے والا اضافہ تھا۔ تاہم ہمارے تخمینے کے مطابق رواں مالی سال پہلی ششماہی میں ایف بی آر کی وصولیاں نصف سال کے ہدف سے تقریباً 80 ارب روپے کم رہی ہیں اور مالی سال کا مقررہ ہدف پورا کرنے کے لیے اسے دوسری ششماہی میں وصولیوں میں 36.6 فیصد نمو لانی ہوگی۔ محاصل کی وصولی کا رجحان دیکھتے ہوئے اور اب تک کی گئی ٹیکس اصلاحات کے پیش نظر یہ ایک دشوار کام ہے۔²

میزانیے کا عدم توازن دور کرنے کے لیے حکومت نے م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران زیادہ تر ملکی بینکوں پر انحصار کیا (جدول 4.2)۔³ اس

1 م س 14ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 2.1 فیصد تھا جبکہ 4 سالہ اوسط 2.6 فیصد ہے۔

2 ایف بی آر کے محاصل گزشتہ پانچ سال کے دوران دوسری ششماہی میں اوسطاً 13.4 فیصد کی سال بسال نمو حاصل کر سکے۔

3 یہ اعداد جدول 3.1 میں دیے گئے سرکاری قرض گیری کے اعداد و شمار کے مطابق نہیں ہیں، سبب یہ ہے کہ وزارت خزانہ سرکاری قرض گیری کو نقد بنیاد پر بتاتی ہے جبکہ اسٹیٹ بینک کا زری سروے واجب الوصول (accrual) بنیاد پر مرتب کیا جاتا ہے۔

جدول 4.1: پہلی ششماہی میں مالیاتی سرگرمیوں کا خلاصہ				
ارب روپے، ہونو فیصد میں				
سال بسال نمو	مطلق			
م 14ء	م 13ء	م 14ء	م 13ء	
15.2	28.8	1,684.5	1,461.8	الف۔ محاصل
15.7	12.0	1,172.0	1,012.7	ٹیکس محاصل
16.8	4.5	1,031.4	883.2	او/ڈیو ایف بی آر کے محاصل
14.1	94.7	512.5	449.1	غیر ٹیکس
6.6	25.1	2,224.7	2,086.5	ب۔ اخراجات
9.6	23.1	1,887.6	1,721.7	جاری
-10.5	19.5	243.5	272.1	ترقیاتی
N-A	72.0	82.7	5.7	خالص قرض گاری
-87.4	لاگو نہیں ہوتا	11.0	87.0	ثماریاتی فرق
-13.5	17.3	540.1	624.7	مجموعی خسارہ (الف-ب)
خسارہ بمطابق ڈی پی ٹی فیصد ¹				
		-2.1	-2.7	مالیاتی
		-0.8	-1.1	محاصل
		0.2	-0.3	بنیادی
1 مای سال 13ء کے لیے مالیاتی خسارے کو بی ڈی پی کی بنی اساس سے اخذ کیا جاتا ہے۔				
ماخذ: وزارت خزانہ				

جدول 4.2: پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارے کی مالکاری		
ارب روپے		
م 14ء	م 13ء	
540.1	624.7	کل
-43.5	-1.4	بیرونی
583.6	626.1	ملکی
483.3	557.9	بینک
100.3	68.1	غیر بینک
ماخذ: وزارت خزانہ		

عرصے کے دوران سرکاری قرضے کا حجم 996.9 ارب روپے بڑھ گیا، تاہم یہ سارا اضافہ پہلی سہ ماہی کے دوران ہوا جبکہ دوسری سہ ماہی میں سرکاری قرضے میں معمولی کمی دیکھی گئی۔ مالیاتی خسارے میں تخفیف اس کا سبب ہو سکتی ہے۔ نیز، آئی ایم ایف کو ادائیگیوں، اور شرح مبادلہ میں سازگار تبدیلیوں سے بھی سرکاری بیرونی قرضے کی صورت حال بہتر ہوئی۔⁴

سرکاری قرضے میں معمولی کمی سے قطع نظر، قلیل مدتی (یعنی تین ماہی) تمسکات کی طرف نمایاں منتقلی سے پاکستان کے سرکاری قرضے کے خاکہ عرصیت پر سخت تشویش کا اظہار ہوتا ہے۔⁵ قلیل مدتی قرضے پر حد سے زیادہ انحصار ملک کی قرض واپسی کی صلاحیت میں کمزوری بڑھنے کا اظہار ہے جو شرح سود میں ناسازگار رد و بدل تک جاسکتی ہے کیونکہ پیشتر قرضہ تین ماہ کے اندر لوٹانا ہوگا۔ بہر حال یہ رجحان بعد کی سہ ماہی میں بہتر ہوا ہے۔

م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیش رفت سے پتہ چلتا ہے کہ زراعت میں کٹوتی، اور ٹیکس شرحوں میں اضافے سے مالیاتی خسارے میں مطلوبہ کمی فی الحال حاصل کر لی گئی ہے، تاہم ہم سمجھتے ہیں کہ ملک کی مالیاتی صورتحال میں پائیدار بہتری کے لیے وسیع دائرے میں اصلاحات درکار ہیں جو

⁴ م 14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں جاپانی ین کی قدر 6.8 فیصد گرنے سے تادلے کا فائدہ ہوا جس سے اس عرصے کے دوران بیرونی سرکاری قرضے کا حجم 78.9 ارب روپے کم ہو گیا۔ نیز م 14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران پاکستانی روپے کی قدر بڑھنے سے مزید فائدہ یہ ہوا کہ بیرونی سرکاری قرضے کی روپے میں مالیت اس عرصے کے دوران 16.2 ارب روپے کم ہو گئی۔

⁵ دسمبر 2013ء کے خاتمے پر ملکی سرکاری قرضے میں 3 ماہی ٹی بلوں کا حصہ بڑھ کر 19.5 فیصد ہو گیا جبکہ جون 2013ء کے خاتمے پر یہ محض 1.8 فیصد تھا۔ اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ کے حوالے سے غیر یقینی کیفیت کی بنا پر بینک ششماہی اور بارہ ماہی تمسکات میں سرمایہ لگانے سے گریز کرتے رہے اور م 14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران سہ ماہی تمسکات پر ان کی توجہ رہی۔

درج ذیل مسائل سے نمٹ سکیں: (i) ٹیکس وصولی میں مستحکم اضافے کی غرض سے ٹیکس نیٹ میں وسعت درکار ہے جس کے لیے مستثنیات ختم کرنا ہوں گی،⁶ (ii) بجلی پر زر اعانت کو بتدریج ختم کرنا اگرچہ فوری طور پر ضروری ہے تاہم اس کے ساتھ ساتھ بجلی کے شعبے میں جامع اصلاحات شروع کرنے کی بھی ضرورت ہے تاکہ گردش قرضہ پھر سے اکٹھا نہ ہو سکے، (iii) خسارے میں جانے والے سرکاری شعبے کے اداروں کی طرف سے دیے جانے والے بوجھ میں معقول کمی کے لیے لازمی ہے کہ ان اداروں کی ترجیحات تنظیم نو کی جائے اور ان میں مزید سرمایہ نہ لگایا جائے،⁷ (iv) ترقیاتی اخراجات میں کٹوتی کرتے ہوئے مالیاتی کفایت شعاری کوئی پسندیدہ راستہ نہیں، یہ نمو کو مزید پست کرے گی جس سے قرضے میں کمی لانے کی کوششیں بے اثر ہو جائیں گی،⁸ (v) ملکی قرضے کے خاکہ عرصیت کو پھر سے متوازن بنانا ہوگا تاکہ شرح سود اور اجرائے ثانی کا خطرہ کم کیا جائے، اور قرضے کی واپسی کا بوجھ تقسیم کر دیا جائے، اور (vi) قومی بچت اسکیموں میں عوام کی پھر سے دلچسپی پیدا کی جائے اور انہیں زیادہ موثر بنایا جائے۔

بحیثیت مجموعی ہم اپنے اس موقف کا اعادہ کرتے ہیں کہ پورے سال کی مالیاتی کارکردگی کا انحصار زر اعانت اور بجلی کے شعبے میں گردش قرضے کی پھر سے ادائیگی کی ممکنہ ضرورت پر، ایف بی آر کی کارکردگی پر، اتحادی سپورٹ فنڈ کی آمد اور تھری جی لائسنسوں کی نیلامی سے رقوم پر ہوگا۔ عام طور پر میزانی خسارے سال کی دوسری ششماہی میں تیزی سے بڑھ جاتے ہیں، ہمارے تجزیے کے مطابق اگر مالیاتی حکام م 14ء کی دوسری ششماہی میں خسارہ گزشتہ چار سال کی سطح تک محدود رکھنے میں کامیاب رہے (بطور جی ڈی پی فیصد)، تو خسارہ ہدف یعنی 6 سے 7 فیصد جی ڈی پی سے نہیں بڑھے گا۔

4.2 محاصل

ایف بی آر ٹیکس

م 14ء کے میزانیے میں ٹیکس شرحیں بڑھانے کا اعلان کیا گیا جس سے ایف بی آر کو م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکس وصولی بہتر بنانے میں مدد ملی۔⁹ بالخصوص ایف بی آر کی جانب سے ٹیکس وصولی پہلی ششماہی کے دوران سال بسال 16.8 فیصد بڑھ گئی جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں 4.5 فیصد جیسی معمولی نمو ہوئی تھی (جدول 4.3)۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران ٹیکس وصولی میں ہونے والے اضافے کا تقریباً دو تہائی حصہ سیلز ٹیکس سے آیا۔ یہ واحد زمرہ تھا جو اپنے ششماہی ہدف سے بھی آگے نکل گیا اور اس کا سبب ملکی مصنوعات اور درآمدات کی فروخت سے حاصل ہونے والا ٹیکس تھا۔ پیٹرولیم مصنوعات، کھاد، اور سیمنٹ ایسی اشیائیں جن کی ملکی فروخت نے زیادہ تر اضافی ٹیکس لانے میں مدد دی جبکہ

⁶ تاہم مثبت بات یہ ہے کہ حکومت نے ٹیکس نیٹ وسیع کرنے کی ضرورت کو سمجھتے ہوئے ایک کمیٹی بنائی ہے جو ٹیکس سے بعض مستثنیات کو بتدریج ختم کرنے کی حکمت عملی وضع کرے گی۔

⁷ حکومت نے 31 سرکاری اداروں کے اسٹرٹیجک منصوبے بنا کر ایک بیج مارک حاصل کر لیا ہے۔

⁸ قرضے کی حرکیات کے بعض اہم عوامل گرائی، شرح سود، اور اشاک کے بہاؤ میں مطابقت ہیں، تاہم تاریخی لحاظ سے 1980ء کی دہائی سے ترقی یافتہ ملکوں میں قرضوں کی بڑی معکوسیت (debt reversal) کے 26 واقعات میں اہم عوامل پیداواری مواد اور مالیاتی ایڈجسٹمنٹ تھے۔ ماخذ: Abbas S. Ali, Akitoby Bernardin, Andritzky Jochen, Berger (2013), "Dealing with High debt in an Era of Low Growth", IMF Discussion Helge, Komatsuzaki Takuji, and Tyson Justin (2013), "Dealing with High debt in an Era of Low Growth", IMF Discussion

Note IMF SDN/13/07

⁹ تفصیل کے لیے دیکھئے انیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے م 14ء کا باکس 4.1۔

جدول 4.3: پہلی ششماہی میں ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں (مہوری)									
ارب روپے									
ہدف کا حاصل کردہ فیصد		م 14ء ہدف		فیصد نمو		اصل			
کل	پہلی ششماہی	کل	پہلی ششماہی 1	م 14ء	م 13ء	م 14ء	م 13ء		
44.6	95.4	800.0	374.0	12.3	3.0	356.8	317.7	الف۔ درآمدات پر ٹیکس	
49.3	103.2	500.0	239.0	17.6	-2.1	246.7	209.7	سیلز ٹیکس	
36.7	81.6	300.0	134.9	2.0	14.6	110.1	108.0	سکسٹم ڈیوٹی	
40.9	90.4	715.0	323.4	25.0	4.8	292.7	234.1	ب۔ ملکی کاروبار پر ٹیکس	
45.8	100.5	513.0	233.7	28.8	6.4	235.0	182.4	سیلز ٹیکس	
28.5	63.8	202.0	89.7	11.5	-0.5	57.7	51.7	ایف ای ڈی	
42.9	93.1	1,515.0	697.4	17.7	3.8	649.4	551.8	ج۔ مجموعی بالواسطہ ٹیکس (الف + ب)	
39.8	92.5	960.0	413.0	15.3	5.9	382.0	331.3	د۔ بلاواسطہ ٹیکس	
41.7	92.9	2,475.0	1,110.3	16.8	4.5	1,031.4	883.2	مجموعی ٹیکس وصولی (ج + د)	
الف۔ بینک دولت پاکستان کے اندرونی تحفظ، گذشتہ پانچ برسوں میں ایف بی آر کی کارکردگی پر مبنی									
ماخذ: وزارت خزانہ									

درآمدات پر جنرل سیلز ٹیکس سے بلند وصولی میں پیٹرولیم مصنوعات، مشینری اور کھاد کی درآمد بڑھنے کا کردار تھا۔ تاہم اس عرصے کے دوران سکسٹم ڈیوٹیوں میں سست روی سے اضافہ ہوا۔

م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران براہ راست ٹیکسوں سے محاصل 15.3 فیصد بڑھے جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں 5.9 فیصد بڑھے تھے۔ نیز ایف بی آر کے ٹیکسوں میں مجموعی اضافے کا لگ بھگ ایک تہائی براہ راست ٹیکسوں سے آیا۔ اس اضافے کی بڑی وجہ درآمدات پر دوہولڈنگ ٹیکس وصولی، ٹیلی فون بلوں کا بڑھنا اور شرحیں بڑھنے سے تنخواہوں میں ہونے والا اضافہ تھا۔¹⁰

غیر ٹیکس محاصل

م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر ٹیکس محاصل میں نمو گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں تیزی سے کم ہوئی۔ اس عرصے میں اتحادی سپورٹ فنڈ گزشتہ سال کی پہلی ششماہی کی نسبت کم ملا جس سے غیر ٹیکس محاصل میں سال بسال کمی آگئی۔¹¹

4.3 اخراجات

جیسا کہ پہلے ذکر آچکا ہے، مالیاتی اخراجات کی رفتار گزشتہ سال کی پہلی ششماہی کی نسبت م 14ء کی پہلی ششماہی میں سست ہو گئی۔ اس کی وجہ ترقیاتی اخراجات میں تخفیف اور اخراجات جاریہ کی نمو میں کمی تھی (جدول 4.4)۔

¹⁰ موبائل فون صارفین اور پری پیڈ کارڈ کے صارفین پر دوہولڈنگ ٹیکس کی جو شرح م 13ء کے ہیرائیے میں 10 فیصد تھی اسے م 14ء کے ہیرائیے میں 15 فیصد کر دیا گیا۔

¹¹ م 14ء کی پہلی ششماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ کے 34 ارب روپے موصول ہوئے جبکہ گزشتہ سال کے اسی عرصے میں 172 ارب روپے ملے تھے۔

جدول 4.4: پہلی ششماہی میں مالیاتی اخراجات				
ارب روپے، نمونہ فیصد میں				
سال بسال مو				
م 14ء	م 13ء	م 14ء	م 13ء	
9.6	23.1	1,887.6	1,721.7	جاری اخراجات
				جس میں
8.2	39.1	597.7	552.6	سودی ادائیگی
10.1	39.7	559.3	508.0	ملکی
-13.9	32.6	38.4	44.6	بیرونی
-18.1		136.0	166.0	زراعت
15.1	5.5	295.3	256.6	دفاع
14.2	3.9	541.4	476.1	صوبے
16.5	13.2	323.9	278.1	دیگر
17.4	20.3	326.2	277.8	ترقیاتی اخراجات و خالص قرض گاری
-10.5	19.5	243.5	272.1	ترقیاتی
-0.1	8.2	149.5	149.6	- وفاقی
-23.3	37.0	94.0	122.5	- صوبائی
	72.0	82.7	5.7	خالص قرض گاری
-87.4		11.0	87.0	شریاتی فرق
6.6	25.1	2,224.7	2,086.5	کل
ماخذ: وزارت خزانہ				

م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران کم اخراجات جاری کی وجوہات قرضہ واپسی اور زراعت کی نمو میں کمی تھیں۔¹² تاہم دوسری سہ ماہی کے دوران قرضہ واپسی کی رقم میں نمایاں اضافہ ہوا جس کا اہم سبب ملکی قرضے کی ادائیگی میں ہونے والا اضافہ تھا۔¹³

بجلی پر زراعت کم کرنے کے ساتھ ساتھ بجلی کے شعبے میں قابل ادائیگی رقوم پھر سے اکٹھی ہونا شروع ہو گئیں۔¹⁴ اس سے یہ تشویش پیدا ہوتی ہے کہ مالیاتی کھاتے میں آنے والی بہتری پائیدار نہیں۔ اکتوبر 2013ء میں رہائشی اور زرعی صارفین کے لیے بجلی کے نرخوں میں معقولیت لانا بجلی کے شعبے پر سے مالیاتی بوجھ ہٹانے کی طرف اگرچہ ایک اہم اقدام ہے، تاہم اس شعبے میں ضرورت بہت سی وسیع البنیاد اصلاحات متعارف کرانے کی ہے، تاکہ ترسیلی اور تقسیمی ضیاع کو کم کیا جائے، بلوں کی وصولی میں بہتری لائی جائے، اور زراعت کا اپنے مقصد کو پورا کرنا یقینی بنایا جائے۔ اس تناظر میں صنعتی شعبے کو

زراعت میں اضافہ حیران کن ہے (شکل 4.2)۔ جون 2013ء میں حکومت کی اعلان کردہ ”قومی بجلی پالیسی“ کے اہم مقاصد میں ضیاع کی روک تھام اور بلوں کی بہتر وصولی بھی ایک اہم مقصد ہے۔¹⁵ تاہم ضرورت اس بات کی ہے کہ بجلی کے شعبے پر سے مالیاتی بوجھ کم کرنے کی غرض سے یہ مقاصد پورے کرنے کے لیے کوششیں تیز کی جائیں۔ بجلی کے شعبے کو کم 13ء میں دی گئی زراعت کی رقم بشمول گردش قرضے کی یک بارگی ادائیگی، جی ڈی پی کا 2.9% فیصد تھی۔

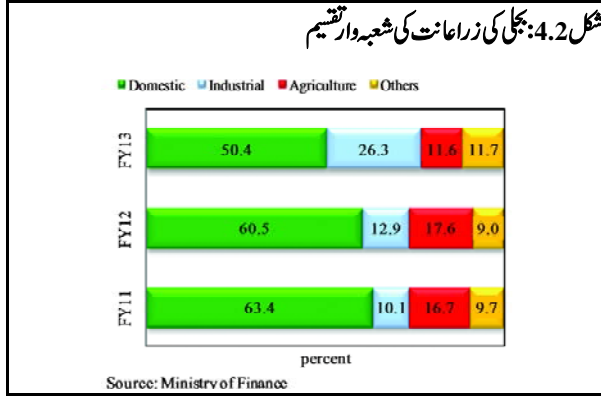
12 م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران زراعت اور سودی ادائیگیوں کو منہا کر کے اخراجات جاریہ میں سال بسال 15 فیصد نمو درج کی گئی۔

13 قرض کی واپسی میں اضافے کا سبب زیادہ تر اہم آرمی ہیز اور سہ ماہی ٹی بلز کی ادائیگیوں میں تیزی سے اضافہ تھا۔ غیر متوقع مالیاتی رساو کے باعث حکومت نے م 13ء کی آخری سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک کی فنڈنگ پر انحصار بڑھا دیا۔ چنانچہ صرف اسی مدت میں حکومت نے اسٹیٹ بینک سے 530.7 ارب روپے کی بھاری رقم قرض لی اور اس رقم کی سودی ادائیگی م 14ء کی دوسری سہ ماہی میں واجب الادا ہو گئی۔ مزید یہ کہ م 14ء کی پہلی سہ ماہی میں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں سہ ماہی ٹی بلز پر بھاری انحصار کے باعث ان تمسکات کی واپسی قرض کا بوجھ بھی م 14ء کی دوسری سہ ماہی میں بڑھ گیا۔

14 قومی اسمبلی میں 7 مارچ 2014ء کو ایک سوال پر وزیر پانی و بجلی نے بتایا کہ بجلی کے شعبے کی واجب الادا رقم دسمبر 2013ء کے اختتام پر 246.2 ارب روپے ہے۔ اگر حکومت فیصلہ کر لے کہ صوبوں پر یہ واجب الادا رقم اگر شروع ہی میں منہا کر لی جائے تو یہ واجب الادا رقم آگے چل کر کم ہو سکتی ہے۔

15 ”قومی بجلی پالیسی“ کا مقصد ترسیلی ضیاع م 17ء تک 25 فیصد سے کم کر کے 16 فیصد تک لانا اور بلوں کی وصولی میں 95 فیصد تک بہتری لانا ہے۔

شکل 4.2: بجلی کی زراعت کی شعبہ وار تقسیم



4.4 صوبائی مالیاتی کارگزاری

صوبوں کی مجموعی مالی صورتحال تب سے بہتر ہو رہی ہے جب سے انہیں خدمات پریسزنگس جمع کرنے کا اختیار سونپا گیا ہے۔ م س 12ء میں سندھ نے یہ ٹیکس جمع کرنے شروع کیے، م س 13ء میں پنجاب نے اور خیبر پختونخوا نے م س 14ء میں شروع کیے۔ خیبر پختونخوا نے اگست 2013ء میں اپنی ریونیو اتھارٹی قائم کرنے کے بعد غیر معمولی کارکردگی دکھاتے ہوئے ٹیکس وصولی دگنی سے بھی زیادہ کر

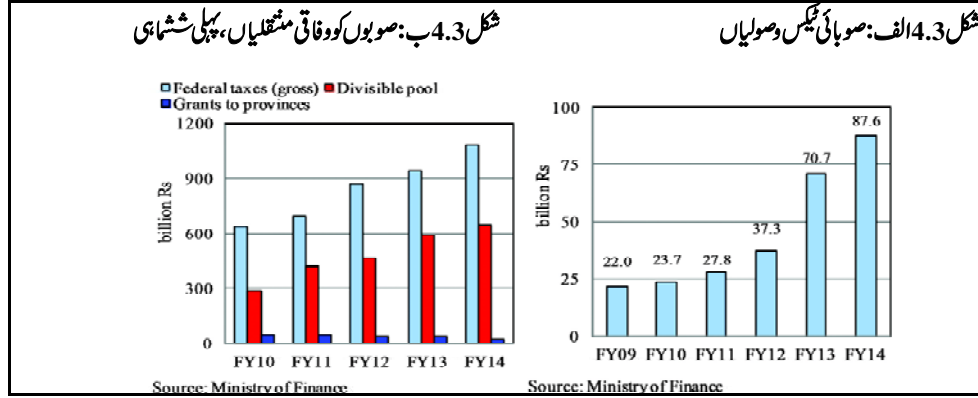
لی۔ اس کے نتیجے میں صوبوں کی مجموعی فاضل رقم م س 12ء کے بعد سے نمایاں طور پر بڑھ گئی ہے۔ م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران وفاقی منتقلیوں میں اضافے اور ٹیکس وصولیوں میں 23.9 فیصد اضافے کے بعد فاضل صوبائی رقم گزشتہ سال کے اسی عرصے کی نسبت 15.8 فیصد بڑھ چکی ہیں (جدول 4.5، شکل 4.3 الف اور 4.3 ب)۔

جدول 4.5: پہلی ششماہی کے دوران صوبوں کی مالیاتی سرگرمیاں

ارب روپے										
تمام صوبے		بلوچستان		خیبر پختونخوا		سندھ		پنجاب		
م س 14ء	م س 13ء	م س 14ء	م س 13ء	م س 14ء	م س 13ء	م س 14ء	م س 13ء	م س 14ء	م س 13ء	
800.1	740.9	87.2	74.2	132.5	112.4	230.7	213.9	349.6	340.4	الف۔ مجموعی حاصل
646.5	592.2	74	63.2	106.8	96.4	179.2	154.1	286.5	278.6	وفاقی حاصل میں حصہ
87.6	70.7	0.9	0.5	5.7	1.9	36	32.3	45	36	ٹیکس
25.4	34.5	2.7	1.9	6.5	2.2	2	13.6	14.2	16.8	غیر ٹیکس
40.6	43.5	9.7	8.7	13.5	11.9	13.5	13.9	3.8	9	وفاقی قرضے و منتقلیاں
635.4	598.6	53.2	55.7	99.7	100.5	186.7	168.3	295.7	274.1	ب۔ مجموعی اخراجات
541.4	476.1	48.5	43	85.2	75.4	149.3	139.1	258.4	218.7	جاری
94	122.5	4.7	12.7	14.5	25.1	37.4	29.3	37.3	55.3	ترقیاتی
164.7	142.3	34	18.5	32.8	11.9	44	45.6	53.9	66.4	مجموعی توازن (الف-ب)

ماخذ: وزارت خزانہ

اس اضافے سے قطع نظر، اخراجات کا پہلو کسی حد تک پریشان کن ہے، کیونکہ ترقیاتی اخراجات میں سال بسال 23.3 فیصد کٹوتی ہوئی ہے۔ رواں مالی سال کے گزرتے دنوں کے ساتھ اور گزشتہ سال کے انتخابات سے متعلق اخراجات کے اثرات زائل ہونے پر یہ صورت حال بہتر ہو سکتی ہے۔ دوسری جانب اخراجات جاریہ 13.7 فیصد بڑھ گئے ہیں، بیشتر اضافہ پنجاب میں ہوا جس کے بعد سندھ اور بلوچستان ہیں۔ م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران گزشتہ سال کے مقابلے میں، انفرادی کارکردگی کے لحاظ سے سندھ کے اخراجات میں بلند ترین نمو ہوئی، جس کے بعد پنجاب ہے۔ ادھر، خیبر پختونخوا حکومت کی جانب سے اخراجات کم و بیش گزشتہ سال ہی کی سطح پر رہے جبکہ بلوچستان میں مجموعی اخراجات 4.5 فیصد کم ہوئے۔



جدول 4.6: پاکستان کے سرکاری قرضے کا خاکہ

ارب روپے

بہاد	جسم		دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی
	جنوری 13ء	دسمبر 13ء		
سرکاری قرضہ	14,494.0	15,491.0	1,020.4	-23.5
سرکاری ملکی قرضہ	9,520.9	10,227.6	634.0	72.7
سرکاری بیرونی قرضہ	4,973.1	5,263.3	386.5	-96.2
حکومتی بیرونی قرضہ	4,311.1	4,637.9	361.1	-34.3
آئی ایم ایف کا قرضہ	434.8	379.4	6.5	-61.9
بیرونی واجبات	227.2	246.1	18.9	0.0

ماخذ: بینک دولت پاکستان

جدول 4.7: ملکی قرضہ - اسٹاک میں تبدیلی

ارب روپے

	پہلی ششماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی
ملکی قرضہ	706.7	634.0	72.7
مستقل قرضہ	-4.5	-3.0	-1.5
قلیل مدتی قرضہ	674.7	611.1	63.6
غیر فنڈ قرضہ	36.3	25.6	10.7
بیرونی کرنسی قرضے	0.2	0.3	0.0

ماخذ: بینک دولت پاکستان

4.5 سرکاری قرضہ

م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کے سرکاری قرضے میں 996.9 ارب روپے کا بھاری اضافہ ہوا جس سے یہ دسمبر 2013ء کے اختتام پر 155 کھرب روپے ہو گیا، تاہم حالیہ سارا اضافہ پہلی سہ ماہی میں ہوا جبکہ دوسری سہ ماہی میں یہ معمولی سا کم ہوا (جدول 4.6)۔¹⁶ رواں مالی سال دوسری سہ ماہی کے دوران ملکی قرضے کا حجم بڑھنے کی رفتار تیزی سے کم ہوئی، اس کے ساتھ ساتھ سرکاری بیرونی قرضے کا حجم بھی کم ہوا۔ ملکی قرضے میں تقریباً تمام اضافہ قلیل مدتی قرضے سے ہوا (جدول 4.7)۔¹⁷

تین ماہی ٹی بلوں پر بڑھتے انحصار نے

انتظام قرضہ پیچیدہ بنا دیا

م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران قلیل مدتی قرضے کا حجم 674.7 ارب روپے بڑھا، اس میں سے بیشتر اضافہ پہلی سہ ماہی میں ہوا جس کی وجہ مرکزی

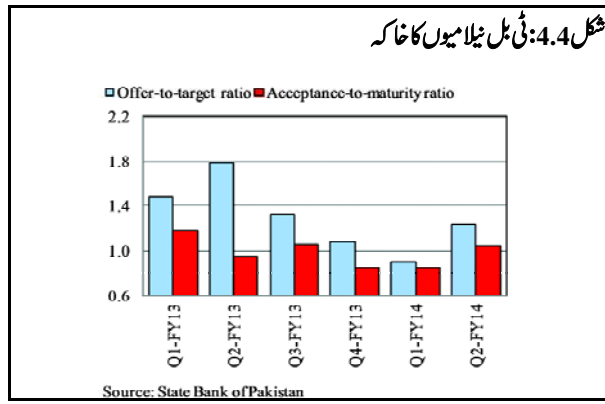
¹⁶ سرکاری قرضہ اختتام ستمبر 2013ء سے اختتام دسمبر 2013ء تک 23.6 ارب روپے کم ہو گیا۔

¹⁷ م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضے میں رد و بدل، ملکی ذرائع سے مالیاتی خسارے کی مالکاری کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرضے کے حجم میں رد و بدل کے لیے حکومت کی خام قرض گیری کو پیش نظر رکھا جاتا ہے جبکہ مالکاری کے اعداد و شمار سرکاری امانتیں منہا کر کے دیکھے جاتے ہیں۔

جدول 4.8: قلیل مدتی قرضہ اسٹاک میں تبدیلی (م 14ء)			
ارب روپے			
	پہلی ششماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی
قلیل مدتی	674.7	611.1	63.6
ٹی بل (نیلامیاں)	39.7	-138.6	178.3
ٹی بلز (اسٹیٹ بینک)	548.4	749.7	-201.3
ماخذ: بینک دولت پاکستان			

بینک سے سرکاری قرض گہری تھی (جدول 4.8)۔

بینکوں کو پالیسی ریٹ بڑھنے کی توقع تھی چنانچہ وہ م 14ء کی پہلی پوری سہ ماہی کے دوران ٹی بلوں میں سرمایہ لگانے سے گریزاں رہے، تاہم دوسری سہ ماہی میں ٹی بلوں میں کمرشل بینکوں کی دلچسپی بحال ہوئی، چنانچہ پیشکش اور ہدف کا باہمی تناسب جو کچھ پہلی سہ ماہی میں 'ایک' سے بھی کم ہو چکا تھا بہتر ہو کر 1.28 پر آ گیا (شکل 4.4)۔ مزید برآں، گزشتہ دو سہ ماہیوں میں خالص ادائیگی کے بعد م 14ء کی دوسری سہ ماہی میں 'عرصیت کو منہا کر کے' (net-of-maturity) 98.2 ارب روپے کی قبولیت عمل میں آئی۔¹⁸ تاہم اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ کے بارے میں مارکیٹ کی بے یقینی کی بنا پر بینکوں نے ششماہی اور بارہ ماہی تمسکات میں



سرمایہ لگانے سے گریز کیا اور اصل میں صرف سہ ماہی تمسکات پر توجہ دی۔¹⁹ چنانچہ دسمبر 2013ء کے خاتمے پر ٹی بلوں کے مجموعی حجم میں سہ ماہی بلوں کا تناسب بڑھ کر 67.3 فیصد ہو گیا جو جون 2013ء کے خاتمے پر محض 5.9 فیصد تھا۔

م 14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران حکومت کا بنیادی طور پر مقصد ٹی بلوں کا اجراء ثانی تھا جو قبولیت اور عرصیت کے تناسب 'ایک' سے ظاہر ہے۔²⁰ اس کے نتیجے میں خسارے کی مالکاری کے لیے مالیاتی حکام کو مرکزی بینک سے قرض گیری پر انحصار کرنا پڑا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت کو دو خلاف ورزیاں کرنی پڑیں: آئی ایم ایف کا مقرر کردہ خالص قرض گیری ہدف پورا نہ ہوا، اور مرکزی بینک سے سہ ماہی قرض گیری 'صفر' رکھنے کی حد پر عمل نہ ہوا۔²¹

پی آئی بی کے ذریعے رقوم کی بحالی

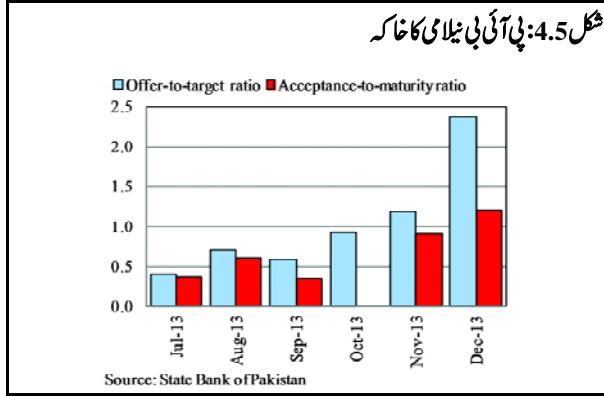
م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران پی آئی بی کے حجم میں 57.9 ارب روپے اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے کے دوران اضافہ 145.1

18 18 نومبر 2013ء کو زری پالیسی بیان کے اعلان کے بعد منعقد ہونے والی تین نیلامیوں میں حکومت نے ہدف سے زیادہ رقم اکٹھا کی۔

19 م 14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ٹی بل نیلامیوں میں پیش کردہ تمام رقم میں سے 98.8 فیصد صرف سہ ماہی بلوں میں تھی۔

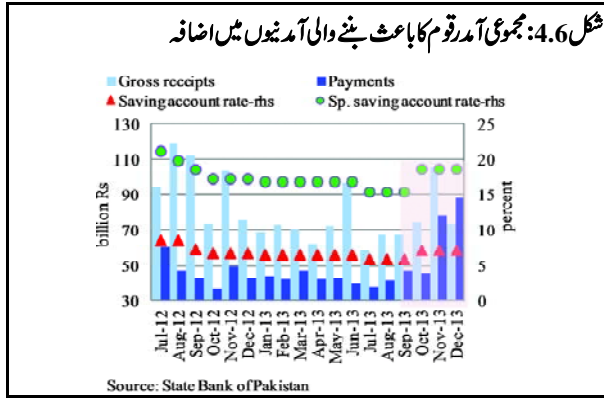
20 ٹی بل نیلامیوں کے لیے م 14ء کی دوسری سہ ماہی میں ہدف تا عرصیت تناسب 0.93 تھا۔

21 فروری اور مارچ 2014ء میں دو طرفہ بیرونی رقوم اور م 14ء کی دوسری ششماہی میں دیگر بیرونی متوقع رقوم کی آمد سے آئندہ ان اہداف کو پورا کرنا آسان ہوگا۔



ارب روپے ہوا تھا۔ رواں مالی سال پہلی سہ ماہی کے دوران پی آئی بی کا حجم درحقیقت 21.2 ارب روپے گرا تھا تاہم دوسری سہ ماہی کے دوران مارکیٹ کے احساسات تبدیل ہو گئے جس کے سبب پی آئی بی کا حجم 179.1 ارب روپے بڑھ گیا۔

تفصیلی تجزیے کے مطابق م س 14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران حکومت نے پی آئی بی کے ذریعے 105.6 ارب روپے جمع کیے جو چار سہ ماہیوں کے بعد جمع کی گئی بلند ترین رقم تھی۔ شرح سود بڑھنے کی توقع پر پی آئی بی کی نیلامیوں میں مارکیٹ کی شرکت پہلی سہ ماہی کے دوران معتدل رہی۔ دوسری سہ ماہی میں پہلی نیلامی شرکا کی جانب سے بلند شرح طلب کرنے کی بنا پر ملتوی کر دی گئی تھی، تاہم 18 نومبر 2013ء کو 50 بیس پوائنٹس اضافے کے بعد، اگلی دو نیلامیوں میں پیش کردہ اور حاصل شدہ رقوم بہتر ہو گئیں (شکل 4.5)۔ تیسری نیلامی میں غیر بینک اداروں نے معقول



شرکت کی چنانچہ قبولیت اور ہدف کا باہمی تناسب بڑھ کر 1.1 ہو گیا جو کہ م س 14ء کی گذشتہ تمام نیلامیوں میں 'ایک' سے بھی نیچے جا چکا تھا۔²²

شرح منافع بڑھانے سے قومی بچت اسکیموں میں رقوم بڑھیں

پالیسی ریٹ بڑھنے کے بعد قومی بچت اسکیموں پر شرح منافع بھی یکم اکتوبر 2013ء کو بڑھادی گئی۔ ان اسکیموں میں رقوم جمع کرنے کا رجحان گرا رہا تھا تاہم شرح منافع 150 بی پی ایس اضافے سے اس رجحان کی روک تھام میں مدد ملی (شکل 4.6)۔²³

بہر حال، بھاری رقوم نکلوائے جانے (encashment) سے قومی بچت اسکیموں میں رقوم کی آمد پر اثر پڑا اور نتیجتاً رقوم کی خالص آمد کم رہی۔ تفصیل کے مطابق م س 14ء کی پہلی ششماہی میں 58.9 ارب روپے کی خالص رقم ان اسکیموں میں جمع ہوئی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں

²² 30 جنوری 2014ء کو منعقدہ نیلامی کا نتیجہ مزید حوصلہ افزا تھا، جس میں حکومت نے 199.2 ارب روپے جمع کیے۔

²³ مثال کے طور پر سیونگ اکاؤنٹ، آپریشنل سیونگ اکاؤنٹس، اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹس (رجسٹرڈ) اور ریگولر اکم سرٹیفکیٹس پر منافع کی شرحیں اکتوبر 2013ء میں 130 بی پی ایس، 200 بی پی ایس، 180 بی پی ایس، 174 بی پی ایس بڑھادی گئیں جس سے م س 14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ان اسکیموں سے آنے والی مجموعی رقم میں گذشتہ سہ ماہی کی نسبت 62.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔

4.9: سرکاری بیرونی قرضہ اور واجبات				
ارب امریکی ڈالر				
بہاؤ	اسٹاک	جنوری 13ء	دسمبر 13ء	پہلی سہ ماہی دوسری سہ ماہی
سرکاری بیرونی قرضہ		50.2	49.8	0.4
سرکاری قرضہ		43.5	43.9	-0.2
آئی ایم ایف		4.4	3.6	-0.2
زری حکام کے واجبات		2.3	2.3	0.0
یادداشتی اجزا				
قرضوں کی واپسی / ایف ای ای 1		12	15.6	
1: زر مبادلہ آمدنی، جس میں اشیاء، خدمات و آمدنی اور جاری منتقلیاں شامل ہیں۔				
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

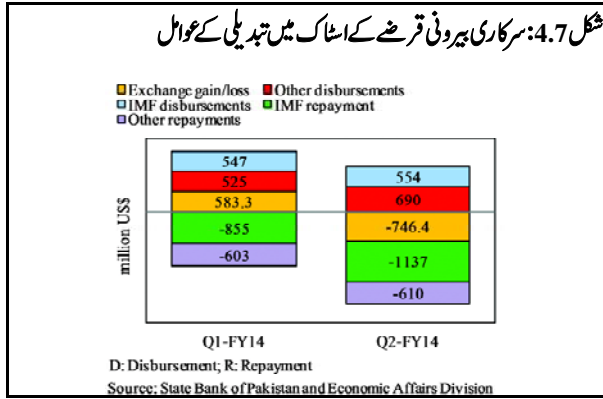
254.6 ارب روپے جمع ہوئے تھے۔ اس کا سبب انکم سپورٹ لیوی ہو سکتا ہے جس کا اعلان م س 14ء کے میزانیے میں کیا گیا تھا، اور جس سے رکی شعبے میں بچت کی رقم رکھنے والوں کی حوصلہ شکنی ہوئی تھی۔²⁴

بیرونی سرکاری قرضہ اور واجبات

م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کا بیرونی سرکاری قرضہ اور واجبات 370.5 ملین ڈالر کم ہو کر دسمبر 2013ء کے خاتمے پر 49.8 ارب ڈالر رہ گئے۔ تفصیلی جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ پہلی سہ ماہی میں پاکستان کے بیرونی سرکاری قرضے میں اضافے کے بعد دوسری سہ ماہی میں 755.5 ملین ڈالر کمی ہو گئی (جدول 4.9)۔

جیسا کہ پہلے ذکر آیا ہے، اس بہتری کا سبب آئی ایم ایف کو بھاری رقم کی واپسی اور اس عرصے کے دوران شرح مبادلہ کی سازگار صورت حال ہے (شکل 4.7)۔²⁵

جہاں تک قرض واپسی کا معاملہ ہے ملکی زر مبادلہ کی آمدنی اتنی نہیں رہی جتنی بھاری قرضے کی ادائیگی رہی جس کے نتیجے میں قرض واپسی اور زر مبادلہ آمدنی کا تناسب م س 14ء کی پہلی ششماہی میں 15.6 فیصد ہو گیا جو کہ جون 2013ء کے خاتمے پر 11.9 فیصد تھا۔



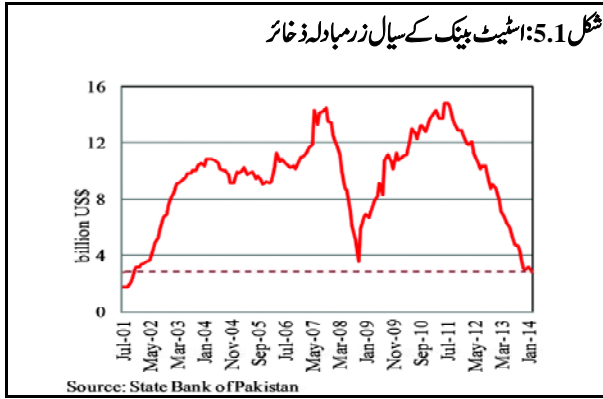
24 ایس آر او نمبر 904(I)/2013 حکومت نے م س 14ء کے بجٹ میں منقولہ اثاثوں پر 0.5 فیصد انکم سپورٹ لیوی عائد کی ہے۔ تاہم قانونی مسائل کی وجہ سے اس لیوی کی وصولی روک دی گئی۔
25 م س 14ء کی پہلی ششماہی میں آئی ایم ایف کو 891 ملین ڈالر کی خالص رقم ادا کی گئی جس کا سبب بھاری ادائیگیاں تھیں جن سے اس مدت کے دوران آئی ایم ایف سے 1.1 ارب ڈالر کی آمد کا اثر زائل ہو گیا۔

5 بیرونی شعبہ

5.1 عمومی جائزہ

جدول 5.1: بیرونی کھاتے کا خلاصہ				
ملین ڈالر				
پہلی ششماہی		دوسری ششماہی		
م 14ء	م 13ء	م 14ء	م 13ء	
-1,591	-83	-385	-522	جاری کھاتے کا توازن
-8,290	-7,906	-4,047	-4,281	تجارتی توازن
7,790	7,117	3,863	3,518	ترسیلات زر
رقم کا مہاؤ				
-891	-1,254	-583	-810	آئی ایم ایف کے قرضے (خالص)
-169	341	-20	263	دیگر زرمبادلہ قرضے (خالص)
416	569	185	444	پاکستان میں براہ راست سرمایہ کاری (خالص)
-2,704	-1,430	-1,503	-1,064	سیال زرمبادلہ ذخائر ((خالص تبدیلی)
-2,528	-1,817	-1,214	-1,371	اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر ((خالص تبدیلی)
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

مالی سال 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کے توازن ادائیگی سے متعلق خدشات برقرار رہے۔ دوران سہ ماہی جاری کھاتے کا خسارہ معتدل رہا تاہم ناکافی رقم آنے کی وجہ سے ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر دباؤ میں آ گئے (جدول 5.1)۔ مجموعی لحاظ سے م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر 2.7 ارب ڈالر کم ہو گئے۔ تاہم مارچ 2014ء میں خلیج تعاون کونسل کے ایک ملک سے 1.5 ارب ڈالر کی بھاری رقم آنے سے بازار مبادلہ میں احساسات خاصے بہتر ہو گئے اور پاکستانی روپیہ ایک سو فی صد گر گیا۔



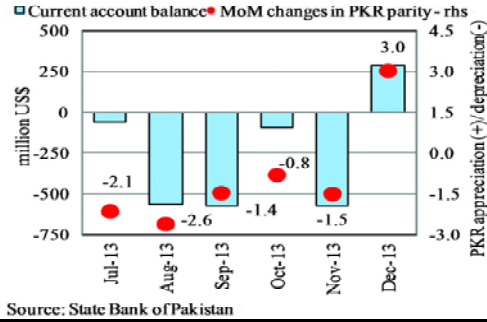
زیر جائزہ سہ ماہی کی طرف آئیں تو نومبر 2013ء خاص طور پر دشوار مہینہ تھا کیونکہ پاکستان نے آئی ایم ایف کو 725 ملین ڈالر واپس کیے۔¹ آخر نومبر 2013ء تک اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر 3.0 ارب ڈالر تک پہنچ گئے (شکل 5.1) اور پاکستانی روپے کی قدر دوران ماہ 1.5 فی صد گر گئی۔

تاہم دسمبر 2013ء میں کچھ بہتری دیکھی گئی جو ان اسباب سے منسوب کی جاسکتی ہے: (i) جاری

کھاتے میں فاضل، (ii) آئی ایم ایف سے 554 ملین ڈالر کے توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) قرضے کی دوسری قسط کی وصولی، اور (iii)

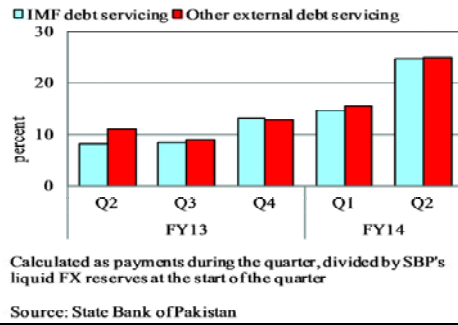
¹ اس میں ایس بی اے قرضے کی 577 ملین ڈالر کی مجموعی ادائیگی شامل تھی۔

شکل 5.2: جاری کھاتے اور شرح مبادلہ کی کارکردگی



آئی ایم ایف کو ایس بی اے کی پست تر واپسی کیونکہ زیادہ تر سالانہ واپسی پچھلے مہینوں میں کی جا چکی تھی۔ نتیجتاً مہینے کے دوران پاکستانی روپے کی قدر 3.0 فیصد بڑھ گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ اتحادی سپورٹ فنڈ کی مددیں رقوم کی آمد کو منہا کر دیا جائے تو دسمبر 2013ء میں گزشتہ برس کے اسی ماہ کی نسبت جاری کھاتے خاصا بہتر ہوا۔² زیادہ اہم بات یہ ہے کہ آخر دسمبر 2013ء کا اسٹیٹ بینک کا تطبیقی این آئی آر ہدف بھی پورا ہو گیا۔

شکل 5.3: اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر پر ادائیگی کا دباؤ



میں 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ بڑھ کر 1.6 ارب ڈالر ہو گیا جبکہ مئی 13ء کی پہلی ششماہی میں صرف 0.1 ارب ڈالر تھا۔ یہ اضافہ زیادہ تر پہلی سہ ماہی تک مرکوز رہا، دوسری سہ ماہی میں خسارے میں کمی آئی۔ مئی 14ء کی دوسری سہ ماہی میں جاری کھاتے میں بہتری کا سبب تجارتی خسارے میں سال بسال کمی اور ترسیلات

زرمیں متاثر کن نمونہ³ تاہم یہ بہتری آمد رقوم کی بگڑتی ہوئی صورت حال کے باعث زائل ہو گئی کیونکہ براہ راست سرمایہ کاری کم ہوئی اور بیرونی قرضے کی ادائیگیاں دوسری سہ ماہی کے دوران کی جانے والی مجموعی تقسیم سے کہیں زیادہ ہو گئیں (جدول 5.1)۔ آئی ایم ایف کو قرضے کی واپسی خاص طور پر زیادہ تھی، صرف اسی مد میں اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر کا 24.6 فیصد دوران سہ ماہی استعمال ہوا (شکل 5.3)۔

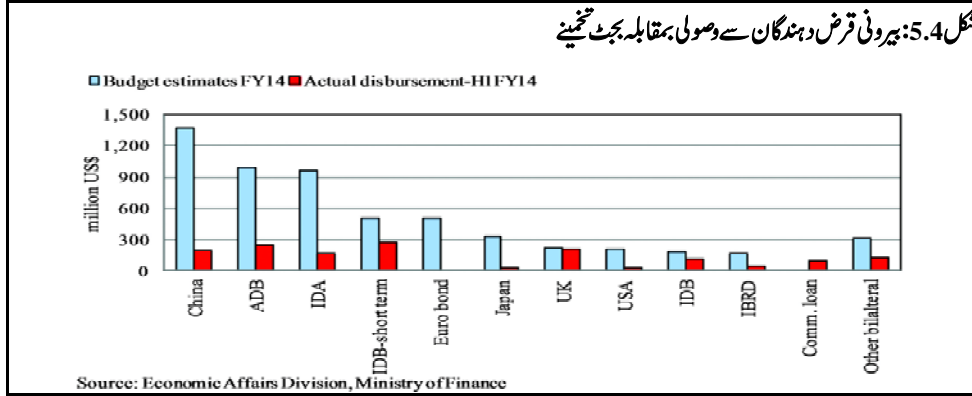
بہر حال سال کی دوسری ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے ذخائر پر دباؤ کم ہونا چاہیے۔ ہمارا یہ نقطہ نظر اس لیے ہے کہ پاکستان نے آئی ایم ایف کو قرضے کی واپسی کی بھاری ادائیگیوں پر قابو پایا ہے اور واپسی کی پیشتر تلافی آئی ایم ایف سے ملنے والی رقوم سے ہو جائے گی۔⁴ صرف یہ عنصر مئی 14ء کی دوسری ششماہی میں زرمبادلہ پر دباؤ کم کرنے کے لیے کافی ہے تاہم حکومت دوسری ششماہی میں کئی ذرائع سے سرکاری زرمبادلہ کی آمد بھی توقع کر رہی ہے۔ ان میں مندرجہ ذیل شامل ہیں: (i) دیگر عالمی مالی اداروں سے مالی امداد جو ملک میں مختلف منصوبوں سے منسلک ہے (شکل 5.4)، (ii) دوطرفہ قرض دہندگان سے آنے والی رقوم خصوصاً چین اور جاپان سے، (iii) پی ڈی سی ایل کی نجکاری اور تھری جی

² مئی 13ء کی دوسری سہ ماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ کی مد میں 688 ملین ڈالر ملے جبکہ مئی 14ء کی دوسری سہ ماہی میں صرف 322 ملین ڈالر موصول ہوئے تھے۔

³ مئی 14ء کی دوسری سہ ماہی میں تجارتی خسارہ 5.5 فیصد سال بسال درج کیا گیا جبکہ ترسیلات زرمیں اس مدت کے دوران 9.8 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔

⁴ مئی 14ء کی تیسری سہ ماہی میں آئی ایم ایف سے 4.0 ملین ڈالر کی رقم کی خالص آمد متوقع ہے جبکہ چوتھی سہ ماہی میں 75.0 ملین ڈالر کے خالص اخراج کی توقع ہے۔

شکل 5.4: بیرونی قرض دہندگان سے وصولی بمقابلہ بجٹ تخمینے



لائسنس کی نیلامی کی آمدنی، (iv) 702 ملین ڈالر کی اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقم (جس میں 352 ملین ڈالر فروری 2014ء میں موصول ہوئے)، (v) 500 ملین ڈالر کا یورو بانڈ کا اجرا جو مئی 14ء کی چوتھی سہ ماہی میں متوقع ہے، اور (vi) دیگر کمرشل قرضے۔

آئندہ مہینوں کے دوران اجناس کی سازگار عالمی قیمتوں کی بنا پر بھی جاری کھاتے کے امکانات مثبت دکھائی دیتے ہیں۔ دسمبر 2013ء میں خام تیل کی قیمتیں عارضی طور پر بڑھنے کے بعد جنوری 2014ء میں پھر کم ہو گئیں۔ اس مہینے کے دوران دھاتوں اور خوردنی تیل کے نرخوں میں بھی کچھ اعتدال آیا جس سے درآمدی ادائیگیوں پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔⁵ اس کے برعکس کپاس کی قیمتیں حالیہ مہینوں میں بڑھ گئی ہیں جو پاکستان کی درآمدی آمدنی کے لیے اچھا شگون ہے۔ علاوہ ازیں یورپی یونین کی طرف سے جی ایس پی پلس کی حیثیت ملنے سے بھی ملک کی برآمدات کو فائدہ ہونے کا امکان ہے۔ چنانچہ پورے سال کے لیے جاری کھاتے کا خسارہ 3.5 ارب ڈالر سے نیچے رہنے کی توقع ہے۔

5.2 جاری کھاتہ

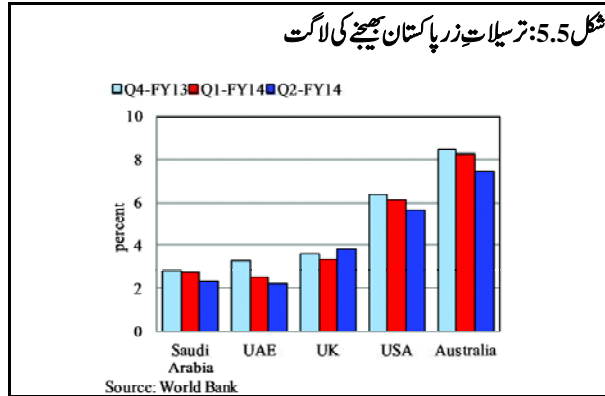
مئی 14ء کی دوسری سہ ماہی میں جاری کھاتے میں 0.4 ارب ڈالر کا خسارہ ریکارڈ کیا گیا جبکہ مئی 13ء کی اسی سہ ماہی میں 0.5 ارب ڈالر تھا (جدول 5.2)۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا، یہ بہتری دوران سہ ماہی ترسیلات زر میں اضافے اور تجارتی خسارے میں کمی کی وجہ سے آئی۔ تاہم بحیثیت مجموعی مئی 14ء کی پہلی ششماہی میں مئی 13ء کی اسی مدت کی نسبت کہیں بڑا خسارہ ریکارڈ کیا گیا۔

اگرچہ مئی 14ء کی پہلی ششماہی میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں تجارتی خسارہ زیادہ تھا تاہم مئی 14ء کی دوسری سہ ماہی میں اس میں سال بسال کمی ہوئی جس کا سب سے بڑا سبب ملک کی برآمدات میں اضافہ ہے (سیکشن 5.5)۔ دوسری جانب پچھلے سال کی نسبت درآمدات میں جمود رہا۔ خدمات کے خسارے میں مئی 14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران سال بسال اضافہ ہوا جس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ مئی 13ء کی دوسری سہ ماہی کے مقابلے میں اس سہ ماہی کے دوران پاکستان کو اتحادی سپورٹ فنڈ کی مد میں کم رقم ملی۔

جاری کھاتے کا ایک مثبت پہلو مئی 14ء کی پہلی ششماہی میں ترسیلات زر میں 9.5 فیصد کا سال بسال اضافہ تھا۔ اس اضافے کی وجوہات یہ ہیں:

⁵ مئی 13ء میں پاکستان نے دھاتوں اور خوردنی تیل کی درآمد کے لیے بالترتیب 2.4 ارب ڈالر اور 2.0 ارب ڈالر ادا کیے۔

جدول 5.2: جاری کھاتے کا خلاصہ ¹					
ملین ڈالر					
پہلی سہ ماہی		دوسری سہ ماہی		پہلی سہ ماہی	
م 14ء	م 13ء	م 14ء	م 13ء	م 14ء	م 13ء
-1,591	-83	-385	-522	-1,206	439
-1,913	-1,889	-707	-1,210	-1,206	-679
-8,290	-7,906	-4,047	-4,281	-4,243	-3,625
12,548	12,154	6,273	6,003	6,275	6,151
20,838	20,060	10,320	10,284	10,518	9,776
-1,452	-47	-562	-155	-890	108
2,376	4,231	1,384	2,058	992	2,173
322	1,806	322	688	0	1,118
3,828	4,278	1,946	2,213	1,882	2,065
-1,965	-1,712	-1,156	-1,020	-809	-692
10,116	9,582	5,380	4,934	4,736	4,648
7,790	7,117	3,863	3,518	3,927	3,599
440	343	315	276	125	67
1 یہ جدول آئی ایم ایف کے توازن ادائیگی اور انٹرنیشنل انویسٹمنٹ پوزیشن مینیکل کے چھٹے ایڈیشن (BPM-6) کے مطابق تیار کی گئی ہے۔					
2 بنیادی آمدنی میں ملازمت کی اجرت، منافع، منقسم، نو سرمایہ کاری شدہ آمدنی، سود، کرایہ وغیرہ شامل ہے۔					
3 ثانوی آمدنی کے کھاتے میں رہائشی اور غیر رہائشی افراد کے درمیان منتقلیاں دکھائی جاتی ہیں۔					
ماخذ: بینک دولت پاکستان					

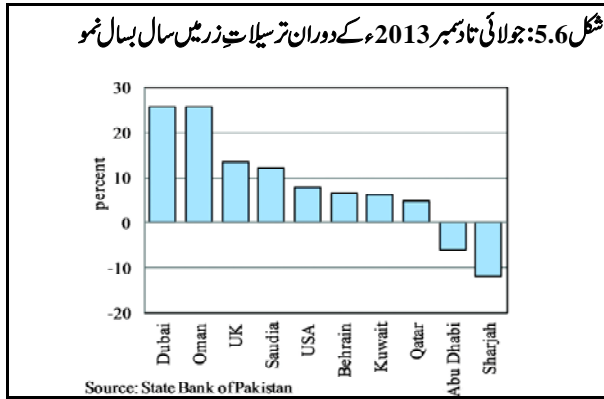


(i) بیرون ملک کام کرنے والے پاکستانیوں کی تعداد میں اضافہ،⁶ (ii) خلیج تعاون کونسل کے خطے میں معاشی بحالی، (iii) ترسیلات بھیجنے کی لاگت میں کمی (شکل 5.5)،⁷ (iv) پاکستان میں مصارف زندگی میں اضافہ، (v) اینٹی منی لانڈرنگ پالیسیوں میں مسلسل سختی، اور (vi) ملکی اسلامی بینکوں اور دیگر چھوٹے حجم کے بینکوں کی ترسیلات زر کے کاروبار میں زیادہ شمولیت۔⁸

⁶ بیورو آف اینگریژیشن اینڈ اورینٹل اینڈ پلاننگ کے مطابق 2013ء میں 6 لاکھ پاکستانی بیرون ملک روزگار کے لیے گئے۔

⁷ ترسیلات زر کی منڈی میں سخت مسابقت کی وجہ سے منتقلی زر کے ادارے (یعنی ملکی کمرشل بینک، ویسٹرن یونین، مٹی گرام اور ایکسپریس منی وغیرہ) منتقلی کے چارجز اور آپریشن مارجن گھٹا کر صارفین کو اپنی طرف کھینچنے کے لیے کوشاں ہیں۔

⁸ م 14ء کی دوسری سہ ماہی میں ترسیلات زر میں مجموعی سال بسال اضافے میں اسلامی بینکوں کا حصہ 19 فیصد تھا جبکہ م 13ء کی دوسری سہ ماہی میں صرف 3.9 فیصد رہا تھا۔



اگرچہ م س 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ترسیلات زر میں اضافہ برطانیہ اور سعودی عرب سے منسوب کیا جاسکتا ہے تاہم م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں زیادہ تر اضافہ دبئی اور عمان کی وجہ سے ہوا (شکل 5.6)۔

تاہم یہ امر قابل ذکر ہے کہ خلیج تعاون کونسل کے پورے خطے میں لیبر مارکیٹ کی بدلتی ہوئی حرکیات اس علاقے میں پاکستانیوں اور دیگر ایشیائیوں کے

لیے روزگار کے مواقع کمزور کر سکتی ہیں۔⁹ مثبت پہلو یہ ہے کہ پاکستانی بینک دنیا بھر میں مئی ٹرانسفر آرگنائزیشنز (ایم ٹی او) کے ساتھ اپنا خردہ نیٹ ورک تیزی سے پھیلا رہے ہیں تاکہ ترسیلات زر کا بہاؤ باضابطہ راستے سے ہوسکے۔ جیسا کہ م س 14ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ میں کہا گیا تھا، سب سے بڑی ایم ٹی او، ویسٹرن یونین اب بینک امانتوں میں براہ راست رقم کی منتقلی کے لیے پاکستانیوں کو ترسیلات زر کی مفت خدمات فراہم کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ ملکی اسلامی بینک بھی حال میں ترسیلات زر کی مارکیٹ میں داخل ہو گئے ہیں اور بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کو اپنی مصنوعات بڑھ چڑھ کر پیش کر رہے ہیں۔ پس ہمیں امید ہے کہ ترسیلات زر میں اضافے کا رجحان برقرار رہے گا، سالانہ منصوبہ 2013-14ء میں مقرر کردہ 15.1 ارب ڈالر کا ہدف پورا ہوگا۔

5.3 مالی کھاتہ

اگرچہ م س 14ء کی پوری پہلی ششماہی کے دوران مالی کھاتے کے بارے میں تشویش برقرار رہی تاہم دوسری سہ ماہی میں یہ تشویش زیادہ نمایاں ہو گئی کیونکہ اس میں بیرونی سرمایہ کاری اور قرضے کی آنے والی رقم گھٹ گئیں (جدول 5.3)۔

بیرونی سرمایہ کاری

م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان میں بیرونی سرمایہ کاری سال بسال 26.9 فیصد کم ہوئی جبکہ ترقی پذیر معیشتوں کے اندر بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں بحالی آئی۔¹⁰ یہ کمی زیادہ تر م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں دیکھی گئی جب بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 58.3 فیصد

⁹ فی الوقت خلیج تعاون کونسل کے ممالک میں کام کرنے والی آبادی کا لگ بھگ 60 فیصد غیر ملکی کارکن ہیں۔ خلیج تعاون کونسل میں دیسی افراد کی تعداد بڑھانے سے متعلق تشویش کے نتیجے میں ایشیا کے تارکین وطن کی تعداد بڑھ رہی ہے (یا کم ہونے) کا امکان ہے۔ مثال کے طور پر سعودی عرب نے حال ہی میں غیر قانونی تارکین وطن کے خلاف کارروائی شروع کی اور اسپانسرشپ کے ضوابط بھی تبدیل کیے ہیں۔ اسی طرح عمان میں حکومت نے مجموعی روزگار میں غیر ملکی کارکنوں کا حصہ 33 فیصد تک محدود کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو فی الحال 39 فیصد ہے۔ یہ عمل نجی شعبے میں مرحلہ وار کم سے کم اجرت بڑھاتے ہوئے سرکاری دفعتی شعبے کے درمیان اجرت کے فرق کو گھٹا کر کیا جائے گا۔

¹⁰ 2013ء میں ترقی پذیر ممالک عالمی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے نصف سے زائد کم درآمد تھے اور اندازاً 759 ارب ڈالر کے ساتھ نئی بلند ترین سطح پر پہنچ گئے۔ یہ اضافہ زیادہ تر لاطینی امریکہ، جزائر عرب الہند اور افریقی ممالک کی بنا پر ہوا۔ برکس (برازیل، روس، بھارت، چین، جنوبی افریقہ) کے بارے میں تخمینہ ہے کہ اس میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 2013ء میں 20.6 فیصد بڑھ جائے گی۔ جہاں تک ترقی پذیر ایشیا کا تعلق ہے، 2013ء میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی کارکردگی خراب ہوئی رہی: جنوبی ایشیا میں 3 فیصد سال بسال، جنوب مشرقی ایشیا میں 2 فیصد، مشرقی ایشیا میں ایک فیصد اور مغربی ایشیا میں منفی 20 فیصد، جس کا سبب زیادہ تر ترکی میں سیاسی عدم استحکام ہے جس نے دوران سال 15 فیصد سال بسال کی درج کی۔ جنوبی ایشیا میں بھارت کی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں 2013ء کے دوران 17 فیصد اضافہ ہوا (ماخذ: گلوبل انوینسٹ ٹریڈ زما نیٹر، یو این سی ٹی اے ڈی، نمبر 15، بتاریخ 28 جنوری 2014ء)۔

جدول 5.3: مالی کھاتے کا خلاصہ ¹					
ملین ڈالر					
پہلی سہ ماہی		دوسری سہ ماہی		پہلی ششماہی	
م 13ء	م 14ء	م 13ء	م 14ء	م 13ء	م 14ء
406	-382	156	385	562	3
مالی کھاتہ					
-102	-172	-419	-157	-521	-329
براہ راست سرمایہ کاری					
23	59	25	28	48	87
125	231	444	185	569	416
-109	-107	5	48	-104	-59
جزدانی سرمایہ کاری					
5	1	17	26	22	27
114	108	12	-22	126	86
617	-103	570	492	1,187	389
دیگر سرمایہ کاری					
420	-195	624	167	1,044	-28
0	0	0	0	0	0
285	-190	418	298	703	108
-4	-2	2	2	-2	0
139	-3	204	-133	343	-136
-197	-92	54	-325	-143	-417
0	245	-2	0	-2	245
-310	-5	-28	-155	-338	-160
17	-258	312	-113	329	-371
398	525	1,008	690	1,406	1,215
381	783	696	803	1,077	1,586
96	-74	-228	-57	-132	-131
¹ یہ جدول آئی ایم ایف کے توازن ادائیگی اور انٹرنیشنل انوسٹمنٹ پوزیشن مینٹل کے چھٹے ایڈیشن (BPM-6) کے مطابق تیار کی گئی ہے۔					
ماخذ: بینک دولت پاکستان					

سال بسال گھٹ گئی۔ ہمارے خیال میں پاکستان کے بارے میں منفی تاثرات نے، جو افغانستان میں جاری جنگ کے باعث ہیں، توانائی کی دستیابی اور ملکی سلامتی کے مسائل کو مزید گہمیر کر دیا ہے۔ ان دونوں امور کی وجہ سے ملک میں بیرونی سرمایہ کاری میں کمی آئی ہے۔ تاہم شعبہ توانائی کے اندر بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں کمی پریشان کن ہے (جدول 5.4)۔ م 13ء کی دوسری سہ ماہی میں تیل و گیس اور تھرمل پاور کمپنیوں میں خاصی ایکویٹی سرمایہ کاریاں کی گئی تھیں جو م 14ء کی دوسری سہ ماہی میں نہیں ہوئیں۔¹¹ تاہم توقع ہے کہ شعبہ توانائی میں بیرونی براہ

¹¹ یہ سرمایہ کاری اٹلی کی ای این آئی کی جانب سے ایک نئے ایکسپلوریشن بلاک کی خریداری اور دو عالمی مالی اداروں کی جانب سے کے ای (سابقہ کے ای ایس سی) میں 50 ملین ڈالر کی قرض ماکاری کی ایکویٹی فنانس میں تبدیلی کی شکل میں تھی۔ قبل ازیں ایشیائی ترقیاتی بینک اور آئی ایف سی نے جزو کے ای کے ایک بے حد کارگر پاور پلانٹ 560 میگا واٹ کے بی کیو بی ایس II کے لیے 2010ء میں 275 ملین ڈالر کی قرض ماکاری فراہم کی تھی۔ ماکاری کے معاہدے کے تحت دونوں عالمی مالی اداروں کو 31 دسمبر 2102ء تک اپنے قرضے کو 50 ملین ڈالر کی حد تک ایکویٹی میں تبدیل کرنے کا حق تھا۔

جدول 5.4: پاکستان میں دوسری سرمایہ کے دوران براہ راست سرمایہ کاری				
ملین ڈالر				
خالص	اخراج	آمد	م 13ء	توانائی
212.2	46.8	259.1	م 13ء	
102.1	61.2	163.3	م 14ء	
231.8	146.9	378.7	م 13ء	غیر توانائی
83.1	204.0	287.1	م 14ء	
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

راست سرمایہ کاری م 14ء کی دوسری ششماہی میں کچھ تیز ہوگی۔ ہمارے اس نقطہ نگاہ کی وجہ یہ ہے کہ وزارت پیٹرولیم اور قدرتی وسائل نے حال ہی میں آٹھ کمپنیوں کو تیل اور گیس کی تلاش کے لیے 50 نئے بلاک تفویض کیے ہیں۔¹² ان میں ملکی کمپنیاں مثلاً پی پی ایل اور اوی جی ڈی سی ایل اور غیر ملکی کمپنیاں مثلاً آسٹریلیا کی او ایم وی پاکستان اور کینیڈا کی ٹیلا ہاس شامل ہیں۔¹³

جدول 5.5: پاکستان کے سیال زرمبادلہ ذخائر				
ارب ڈالر				
اسٹیٹ بینک	کمرشل بینک	مجموعی	درآمدات کے بٹے	
6.0	5.0	11.0	14.3	جون 13ء
5.2	5.1	10.3	13.3	جولائی 13ء
4.8	5.2	10.0	12.9	اگست 13ء
4.7	5.1	9.8	12.5	ستمبر 13ء
4.2	5.3	9.5	12.2	اکتوبر 13ء
3.0	5.2	8.2	10.6	نومبر 13ء
3.5	4.8	8.3	10.6	دسمبر 13ء
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

خالص زرمبادلہ واجبات

م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص زر مبادلہ واجبات 417 ملین ڈالر کم ہو گئے۔ یہ کمی زیادہ تر دوسری سہ ماہی میں مرکوز رہی۔ م 14ء کی دوسری سہ ماہی میں خالص زر مبادلہ واجبات 325 ملین ڈالر کم ہوئے جبکہ م 13ء کی دوسری سہ ماہی میں 54 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا تھا۔¹⁴ خالص زر

مبادلہ واجبات میں کمی زیادہ تر حکومت کی جانب سے بلند تر واپسی قرض کی وجہ سے ہوئی جن کی بنا پر کمزور سرکاری آمدن قرضوں کا اثر زائل ہو گیا (باب 4)۔ م 14ء کی دوسری سہ ماہی میں حکومت نے م 13ء کی دوسری سہ ماہی کی نسبت آئی ایم ایف کو اعانت میزانیہ اور قدرتی آفات امداد (ENDA) کی مدد میں زیادہ بڑی ادائیگیاں کیں۔ جہاں تک آمد قرضوں کا تعلق ہے، جولائی تا دسمبر م 14ء کے دوران حکومت کو پورے سال کی طے شدہ زر مبادلہ قرضوں کا بہت تھوڑا حصہ ملا ہے۔ بقیہ قرضوں سال کی دوسری ششماہی میں ملنے کی توقع ہے۔

5.4 ذخائر اور شرح مبادلہ

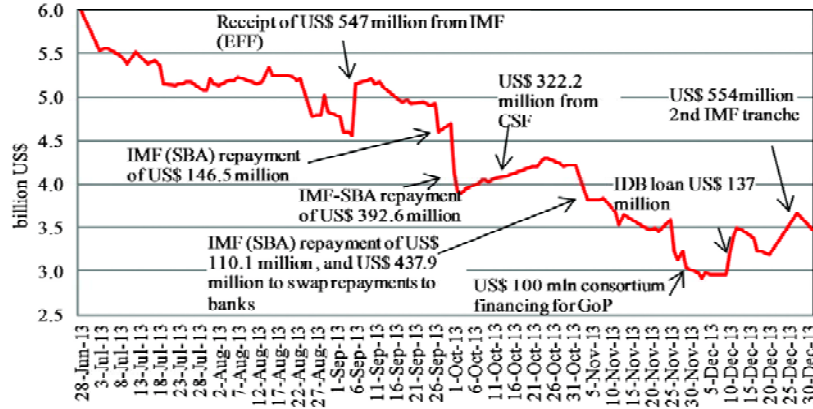
م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملک کے زر مبادلہ کے ذخائر 2.7 ارب ڈالر کم ہو گئے اور آخر دسمبر 2013ء تک 8.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔ یہ سطح تین ماہ کی درآمدات کے نشانہ کی تکمیل کے لیے ناکافی ہے (جدول 5.5)۔ چونکہ زر مبادلہ کے ذخائر پر دباؤ متوقع تھا اس لیے حکومت مختلف ذرائع

¹² چونکہ وزارت پیٹرولیم اور قدرتی وسائل نے تیل اور گیس کی تلاش کے لیے 50 نئے بلاک تفویض کیے ہیں اس لیے توقع ہے کہ اس شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری م 14ء کی دوسری ششماہی میں تیز تر ہو جائے گی۔ ان میں سے 21 بلاک بلوچستان میں، 15 پنجاب میں، 8 خیبر پختونخوا میں اور 6 سندھ میں ہیں۔ ان بلاکوں کا مجموعی رقبہ بھگ 103,348 مربع کلومیٹر ہے جو پہلے ہی سے زیر تلاش رقبے کا تقریباً 38 فیصد ہے۔

¹³ ماخذ: <http://www.mpn.gov.pk/gop>

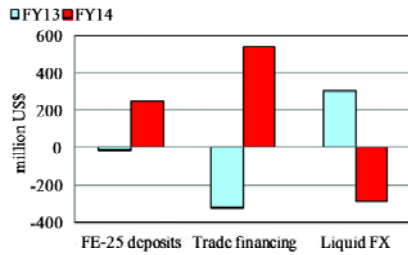
¹⁴ اس سے ظاہر ہے کہ مجموعی قرضوں کی تقسیم م 14ء کی دوسری سہ ماہی میں مجموعی واپسی سے کم تھی اور خالص اعتبار سے پاکستان بقیہ دنیا کو 325 ملین ڈالر واپس کر چکا ہے۔ م 13ء کی دوسری سہ ماہی میں بقیہ دنیا سے 54 ملین ڈالر (خالص) آمد ہوئی۔ آئی ایم ایف سے توازن ادائیگی کی امداد (یعنی ایس بی اے اور ایف ایف قرضے) اس مالی کھاتے میں شامل نہیں۔

شکل 5.7: اسٹیٹ بینک کے سیال زرمبادلہ ذخائر



Source: State Bank of Pakistan

شکل 5.8: کمرشل بینکوں کے سیال زرمبادلہ ذخائر (دوسری سہ ماہی میں تبدیلیاں)



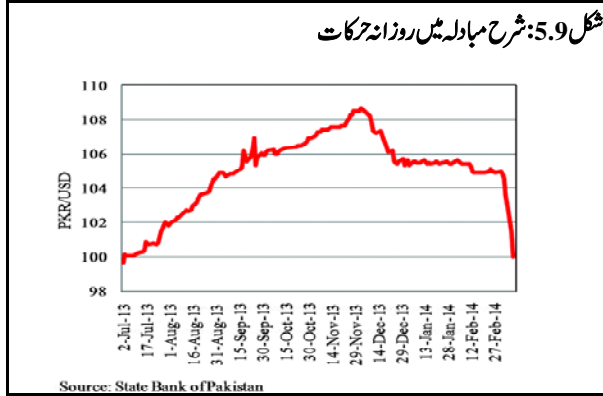
* Calculated as total FE-25 deposits minus FX loans extended for trade financing
Source: State Bank of Pakistan

سے توازن ادائیگی کی قلیل مدتی اعانت کا انتظام کرتی رہی تھی۔ اس سلسلے میں حکومت 225 ارب ڈالر کے کمرشل قرضے کا بندوبست کرنے میں کامیاب ہو گئی جس میں سے 100 ملین ڈالر نومبر 2013ء میں آئے اور بقیہ پہلی ششماہی کے بعد ملے۔

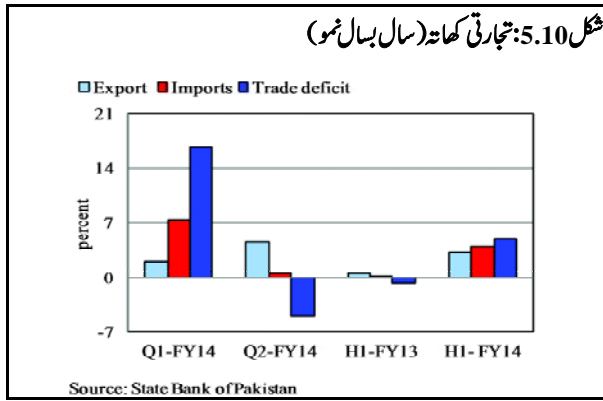
بینکاری نظام میں اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی زیادہ نمایاں تھی کیونکہ زیادہ تر زر مبادلہ ذخائر سرکاری ادائیگیوں سے آئے۔ حقیقت

یہ ہے کہ دسمبر 2013ء کے پہلے ہفتے کے آخر تک اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر کم ہو کر 2.9 ارب ڈالر رہ گئے جو نومبر 2013ء تک پست ترین سطح تھی۔ بعد کے ہفتوں میں آئی ایم ایف سے 544 ملین ڈالر کی وصولی سے کچھ بہتری آئی اور اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر بڑھ کر 3.5 ارب ڈالر ہو گئے (شکل 5.7)۔ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک کا آخر دسمبر 2013ء کا آئی ایم ایف کے ساتھ طے شدہ تطبیقی این آئی آر ہدف بھی بروقت پورا ہو گیا۔

کمرشل بینکوں کے ذخائر میں بھی مئی 14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران 0.3 ارب ڈالر کی کمی ریکارڈ کی گئی۔ اس کا سبب بینکوں کی جانب سے تجارتی مالکاری کے لیے زرمبادلہ قرض گاری میں تیزی سے اضافہ تھا جس نے سہ ماہی کے دوران زرمبادلہ کی امانتوں میں تیزی کا اثر زائل کر دیا (شکل 5.8)۔ مئی 14ء کی دوسری سہ ماہی میں قدرے مستحکم پاکستانی روپیہ زرمبادلہ کی قرض گاری کی بحالی کا باعث بنا کیونکہ پاکستانی روپے اور زرمبادلہ کی قرض گاری میں شرح سود کا فرق مئی 13ء کی اسی سہ ماہی کی نسبت تھوڑا کم تھا۔ مقامی درآمد کنندگان مئی 13ء کی دوسری سہ ماہی کے



دوران پاکستانی روپے اور امریکی ڈالر کے قرضوں کے درمیان 8.2 فیصدی درجے کے شرح سود کے اوسط تفرق کا سامنا کر رہے تھے۔ آنے والی رقوم اور پاکستان روپے کے رجحان کی غیر یقینی کیفیت کے باعث درآمد کنندگان اس فرق سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے تھے۔ م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں اگرچہ شرح سود کا تفرق کم ہو کر 7.0 فیصدی درجے رہ گیا تاہم پاکستانی روپے کا رجحان زیادہ سازگار تھا کیونکہ روپے کی قیمت میں اضافے نے قرض گیری کی لاگت کو کم کر دیا۔



مجموعی لحاظ سے پاکستانی روپے کی قیمت م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں ڈالر کی نسبت 0.7 فیصد بڑھ گئی جبکہ پچھلی سہ ماہی میں اس میں 6.0 فیصد کمی ہوئی تھی۔ اس کا بنیادی سبب دسمبر 2013ء میں جاری کھاتے کا فاضل تھا جس نے اس مہینے کے دوران پاکستانی روپے کی قدر 3.0 فیصد بڑھا دی۔ اس اضافے نے اکتوبر اور نومبر 2013ء کے

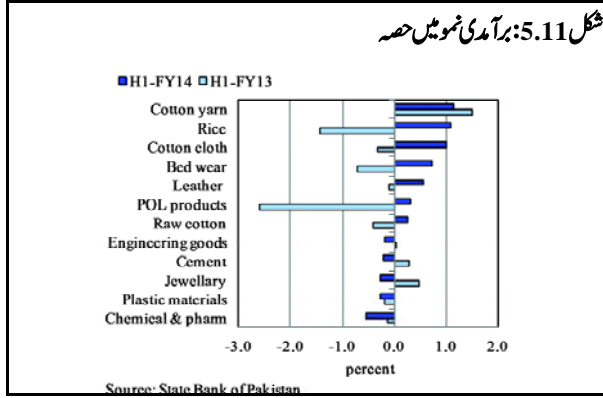
دوران پاکستانی روپے کی قیمت میں کمی کا اثر زائل کر دیا جس نے پاکستانی روپے کی مساوات کو 108.5 تک پہنچا دیا تھا (شکل 5.9)۔ جب تک پاکستان کو آئی ایم ایف سے دوسری قسط ملی، پاکستانی روپیہ 2.2 فیصد بڑھ کر 106.15 روپیہ فی ڈالر پر آچکا تھا۔¹⁵ جنوری اور فروری 2014ء میں مستحکم رہنے کے بعد پاکستانی روپے کی قیمت مارچ میں خاصی بڑھی جس کا سبب بازار مبادلہ کے احساسات میں تبدیلی تھی (باب 1)۔

5.5 تجارتی کھاتہ¹⁶

م س 14ء کی پہلی ششماہی میں تجارتی کھاتہ 8.3 ارب ڈالر تک پہنچ گیا اور گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں اس میں 4.9 فیصد اضافہ درج کیا گیا۔ یہ تمام بگاڑ م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں دیکھا گیا¹⁷ جبکہ دوسری سہ ماہی کے دوران خسارے میں پچھلے سال کے اسی عرصے کی نسبت 5.5 فیصد بہتری درج کی گئی (شکل 5.10)۔ دوسری سہ ماہی میں یہ بہتری برآمدات میں 4.5 فیصد سال بسال اضافے سے منسوب کی جاسکتی

15 آخر نومبر سے 20 دسمبر 2013ء کے درمیان پاکستانی روپے کی قیمت میں 2.2 فیصد اضافہ ہوا۔ پاکستان کو چوتھے ہفتے میں توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) قرضے کی دوسری قسط ملی۔ اس سیکشن میں دیا گیا تجزیہ اسٹیٹ بینک کے آنکھنچ ریکارڈ کے اعداد و شمار پر مبنی ہے جو پاکستان دفتر شاریات کے کشم ریکارڈ اعداد و شمار سے مختلف ہوتا ہے۔

17 م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں تجارتی کھاتے میں بگاڑ گردش کرنے کے قصے کے بعد، جس سے توانائی کی رسد بہتر ہوئی، پیٹرولیم مصنوعات کی بلند درآمدات اور گاڑیوں کے لیے سی این جی کی بڑھی ہوئی لوڈ شڈنگ کی بنا پر آج جس سے ملک میں موٹر سپرٹ کی طلب بڑھ گئی۔



ہے جس نے دوران سہ ماہی درآمدات میں 0.3 فیصد کے معمولی اضافے کو پیچھے چھوڑ دیا۔¹⁸

دوسری سہ ماہی میں تجارتی خسارے کی کمی ان عوامل سے منسوب کی جاسکتی ہے: (i) پاکستان کو جی ایس پی پلس حیثیت دیے جانے کا اعلان جس نے ٹیکسٹائل برآمدات بڑھا دیں کیونکہ برآمد کنندگان گزشتہ چند ماہ سے یورپی یونین کے درآمد کنندگان سے اپنے کاروباری روابط مستحکم کر رہے تھے، (ii) بلند برآمدات میں چاول کی بہترین الاقوامی قیمتوں کی عکاسی ہوئی، اور (iii) خام پیٹرولیم اور خام کپاس کی درآمدات میں نمایاں کمی۔

برآمدات

م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران برآمدات میں 3.2 فیصد نمو دیکھی گئی جبکہ پچھلے سال 0.6 فیصد نمو ہوئی تھی۔ م 14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران برآمدی نمو 4.5 فیصد رہی جبکہ پہلی سہ ماہی میں 2.0 فیصد تھی، گوکہ پاکستانی روپے کی مساوات گزشتہ سہ ماہی کے مقابلے میں دوسری سہ ماہی میں مستحکم ہو گئی تھی۔ م 14ء کی دوسری سہ ماہی میں برآمدات میں اضافہ زیادہ تر ٹیکسٹائل میں مرکوز رہا جبکہ نان

جدول 5.6: پہلی ششماہی کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات

ٹیکسٹائل برآمدی نمویں حصہ (فیصد)	قدرتین ڈالر میں		ٹیکسٹائل
	م 13ء	م 14ء	
100	100	6,866.8	6,362.8
6.3	18.4	118.0	86.3
27.3	-64.4	1,147.4	1,009.6
24.1	14.2	1,408.9	1,287.3
-3.6	8.7	350.0	368.1
-3.3	52.7	218.1	234.6
11.6	96.5	1,084.6	1,026.2
17.6	32.1	1,008.1	919.3
3.4	-5.5	361.7	344.4
9.7	-45.0	868.7	819.9
6.8	-7.8	301.3	267.1

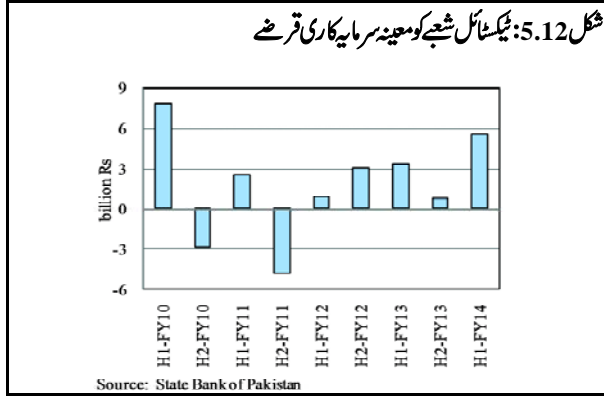
ماخذ: بینک دولت پاکستان

ٹیکسٹائل زمروں میں بھی معقول نمو ہوئی۔ اہم اشیاء جن میں بہتری درج کی گئی کپاس، دھاگا، چاول، سوتی کپڑا، بستر کی چادریں اور چمڑا وغیرہ ہیں (شکل 5.11)۔

ٹیکسٹائل

پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران 6.9 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں جس سے پچھلے برس کی اسی مدت کے مقابلے میں

¹⁸ م 14ء کی دوسری سہ ماہی کے تینوں مہینوں میں تجارتی خسارہ کم ہوا۔



7.9 فیصد نمو ظاہر ہوتی ہے۔ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ یہ اضافہ کم اور زیادہ اضافہ قدر کے حامل زمروں دونوں کی وجہ سے ہوا (جدول 5.6)۔

م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں سوئی دھاگے کی برآمدات میں پچھلے سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 18.5 فیصد کا بھاری اضافہ ہوا۔ پاکستانی برآمد کنندگان چین کی درآمدی پالیسی میں تبدیلی کا فائدہ اٹھا رہے ہیں جس میں خام کپاس کے بجائے

سوئی دھاگے پر زور دیا جا رہا ہے۔ اگر یہ رجحان جاری رہا تو سوئی دھاگے کی برآمدات میں مستحکم نمو ظاہر ہوتی رہے گی۔ مزید برآں، یورپی یونین کی جانب سے جی ایس پی پلس کے تحت ڈیوٹی فری رسائی پورے ٹیکسٹائل شعبے کے لیے نیک شگون ہے۔ پاکستان یورپی یونین کو زیادہ تر تیار ملبوسات، بُنے ہوئے کپڑے اور بستری چادریں برآمد کرتا ہے جو ملک کے ٹیکسٹائل شعبے کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔

مارکیٹ کے احساسات کے مطابق جی ایس پی پلس کی وجہ سے پاکستان کے ٹیکسٹائل کی برآمدات کو کم از کم سالانہ 0.5 سے ایک ارب ڈالر کے درمیان ہوگا۔ اس سے پورا فائدہ اٹھانے کے لیے ٹیکسٹائل برآمد کنندگان نے اپنی استعداد بڑھانا شروع کر دی ہے جو م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکسٹائل شعبے کو دیے گئے معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں اضافے سے عیاں ہے (شکل 5.12)۔ مزید یہ کہ ملک کی ٹیکسٹائل برآمدات کے حوصلہ افزا امکانات نے بیرونی سرمایہ کاروں خصوصاً چینی سرمایہ کاروں کی توجہ بھی کھینچی ہے۔¹⁹

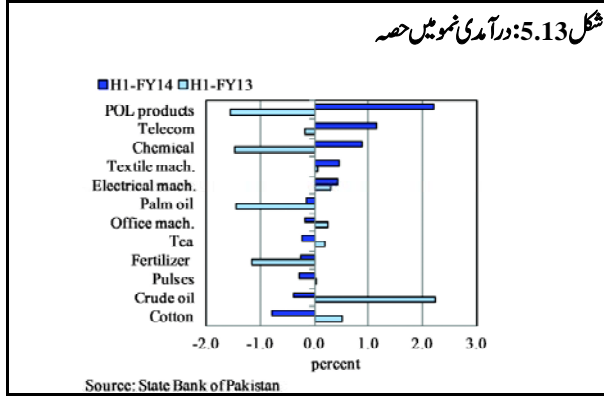
تاہم کچھ ملکی اور بیرونی عوامل کی بنا پر ہوسکتا ہے پاکستان اس موقع سے پورا فائدہ نہ اٹھا سکے۔ ملکی عوامل میں بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت، کم پیداواریت، امن و سلامتی کے مسائل، خام مال کی متغیر قیمتیں اور مطلوبہ مارکیٹ معیارات کے حصول میں دشواری شامل ہیں۔ بیرونی عوامل میں یورپی یونین کی جانب سے اپنی صنعت کے تحفظ کی خاطر عائد کردہ بعض پابندیاں اس سہولت سے پاکستان کے لیے فوائد کو محدود کر سکتی ہیں۔

نان ٹیکسٹائل برآمدات

نان ٹیکسٹائل برآمدات میں چاول زر مبادلہ کی آمدنی کا سب سے اہم ذریعہ ہے۔ دو سال بعد چاول کی برآمدات بحال ہوئیں اور م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران 17.6 فیصد نمو درج کی گئی۔ چاول کی باسستی اور غیر باسستی دونوں اقسام کا اس اضافے میں حصہ تھا۔

چمڑا (کمایا ہوا اور تیار کردہ) بھی برآمدی نمو میں اضافے کا سبب بنا۔ چمڑے کی برآمدات میں اضافہ یورپی ممالک کی جانب سے بلند تر طلب سے

¹⁹ چینی سرمایہ کار پاکستان کی ایک بڑی ٹیکسٹائل کمپنی کا 52 فیصد حصہ خریدنے کے لیے کارروائی کر رہے ہیں۔ یہ کمپنی بُنے ہوئے اور تیار ملبوسات بنانے اور برآمد کرنے کا کاروبار کرتی ہے اور اس کے صارفین کی تعداد بہت زیادہ ہے بشمول براؤن زائیڈی ڈاس، لیوس، ڈاکر ز اور ری بک۔



منسوب کیا جاسکتا ہے کیونکہ ہمارا اہم حریف چین بلند قدر اضافی کی مصنوعات کی طرف چلا گیا ہے۔

درآمدات

م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدی ادائیگیاں 3.9 فیصد بڑھ گئیں جبکہ پچھلے سال 0.1 فیصد بڑھی تھیں۔ تاہم یہ نمو دوسری سہ ماہی میں (0.6 فیصد) پہلی سہ ماہی (7.5 فیصد) کی نسبت قدرے کم تھی۔ درآمدات میں یہ جمود زیادہ تر

کپاس، خام تیل، دالوں، کھاد اور پام آئل کی درآمدات کی وجہ سے آیا (شکل 5.13)۔

پیٹرولیم کی درآمدات میں کمی اوائل دسمبر تک پاکستانی روپے کی قدر میں کمی اور بلند تر انونٹریز سے منسلک کی جاسکتی ہے جس نے درآمدات کی حوصلہ شکنی کی۔²⁰ دوسری جانب خام کپاس کی درآمد میں منڈی میں کپاس کی جلد آمد اور خصوصاً پنجاب میں کپاس کی بہتر یافت کے باعث پچھلے سال کی اسی مدت کے مقابلے میں خاصی کمی آئی۔

جہاں تک ٹیلی کام درآمدات کا تعلق ہے، بھری جی لائنس کی نیلامی کی آمد کے باعث سیلولر کمپنیوں کی طرف سے ٹیلی کام درآمدات میں اضافہ پہلے ہی متوقع تھا۔ مزید یہ کہ ٹیکسٹائل مشینری کی درآمدات بڑھیں کیونکہ ٹیکسٹائل برآمد کنندگان جنوری 2014ء سے یورپی یونین تک بہتر رسائی سے فائدہ اٹھانے کے لیے کوشاں ہیں۔

²⁰ م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں خام درآمدات میں 15.4 فیصد سال بسال اضافہ درج کیا گیا۔

ضمیمہ: اعداد و شمار کی توضیح

(1) جی ڈی پی: اصل جی ڈی پی اعداد و شمار نہ ہونے کے باعث اسٹیٹ بینک منصوبہ بندی کمیشن کے سالانہ منصوبے میں دیے گئے جی ڈی پی ہدف کو استعمال کر کے جی ڈی پی کے ساتھ مختلف متغیرات مثلاً مالیاتی خسارہ، سرکاری قرضہ، جاری کھاتے کا توازن، تجارتی توازن وغیرہ کے تناسب کا حساب لگاتا ہے۔ یہ تناسب معلوم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک جی ڈی پی سے متعلق اپنے تخمینے استعمال نہیں کرتے تاکہ یکسانیت برقرار رہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ تخمینے سال کی مختلف سہ ماہیوں میں بدلتے ہوئے معاشی حالات کے ساتھ مختلف ہوتے ہیں۔ مزید برآں، مختلف تجزیہ کاروں کے تخمینے الگ الگ ہو سکتے ہیں۔ اگر ہر کوئی ایک مختلف جی ڈی پی تخمینے کا بطور نسب نما استعمال کرے تو معاشی مسائل پر بحث بہت الجھ جائے گی۔ چنانچہ معاشی مسائل پر با معنی بحث کے لیے ایک مشترک عدد سے مدد ملتی ہے اور منصوبہ بندی کمیشن کا دیا ہوا عدد اس مقصد کو بہتر طور پر پورا کرتا ہے۔

(2) گرانی: گرانی کا حساب لگانے کے لیے عموماً تین اعداد استعمال ہوتے ہیں: (i) مدت کی اوسط گرانی، (ii) سال بسال یا سالانہ گرانی، اور (iii) ماہ بہ ماہ یا ماہانہ گرانی۔ مدت کی اوسط گرانی کا مطلب ہے جولائی سے لے کر سال کے کسی مہینے تک اوسط گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (CPI) میں گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں فیصد تبدیلی۔ سال بسال گرانی کسی خاص مہینے کی صارف اشاریہ قیمت میں پچھلے سال کے اسی مہینے کے مقابلے میں فیصد تبدیلی کو کہتے ہیں جبکہ ماہانہ گرانی سے مراد کسی خاص مہینے کی صارف اشاریہ قیمت میں گذشتہ مہینے کے مقابلے میں فیصد تبدیلی ہے۔ گرانی کی ان تعریفوں کے لیے ذیل میں دیے گئے ہیں۔

$$\text{Period average inflation } (\pi_{\text{Ht}}) = \left(\frac{\sum_{i=0}^{t-1} I_{t-i}}{\sum_{i=0}^{t-1} I_{t-12-i}} - 1 \right) \times 100$$

$$\text{YoY inflation } (\pi_{\text{YoYt}}) = \left(\frac{I_t}{I_{t-12}} - 1 \right) \times 100$$

$$\text{Monthly inflation } (\pi_{\text{MoMt}}) = \left(\frac{I_t}{I_{t-1}} - 1 \right) \times 100$$

جہاں I_t سے مراد سال کے t^{th} (ویں) مہینے میں صارف اشاریہ قیمت ہے۔

3) قرضے کے اسٹاک میں تبدیلی بہ مقابلہ مالیاتی خسارے کی مالکاری: سرکاری قرضے کے اسٹاک میں تبدیلی وزارت خزانہ کے فراہم کردہ مالیاتی مالکاری کے اعداد و شمار کے مطابق نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ مختلف عوامل ہیں جن میں یہ شامل ہیں: (i) قرضے کے اسٹاک میں حکومتی قرض گیری کی مجموعی قدر شامل ہوتی ہے جبکہ مالکاری اعداد و شمار کا حساب لگاتے وقت قرض گیری کی بینکاری نظام میں حکومت کی امانتوں سے تطبیق کی جاتی ہے، (ii) قرضے کے اسٹاک میں شرح مبادلہ کی تبدیلیوں کی وجہ سے بھی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں جس سے بیرونی قرضے کی روپے میں قدر متاثر ہوتی ہے، اور (iii) مختلف دیگر ملکوں کی باہمی شرح ہائے مبادلہ میں اتار چڑھاؤ بھی امریکی ڈالر کی قیمت پر اثر انداز ہوتا ہے جس سے بیرونی قرضے میں روپے کی قدر پر اثر پڑتا ہے۔

4) حکومتی قرض گیری: بینکاری نظام سے حکومتی قرض گیری کی مختلف شکلیں ہیں اور ہر شکل کے اپنے خواص اور مضمرات ہیں جن پر ذیل میں بحث کی گئی ہے:

(الف) اعانت میزانیہ کے لیے حکومتی قرض گیری:

اسٹیٹ بینک سے قرض گیری: وفاقی حکومت براہ راست اسٹیٹ بینک سے 'ویز اینڈ میز آوانس' (Ways and Means Advance) کے راستے یا مارکیٹ ریلیٹیو ٹریڈری بلز (ایم آر ٹی بلز) کی (اسٹیٹ بینک کے ہاتھوں) خریداری کے ذریعے قرض لے سکتی ہے۔ ویز اینڈ میز آوانس حکومتی قرض کے طور پر سال میں 10 کروڑ روپے تک 4 فیصد سالانہ کی شرح سود پر دیا جاتا ہے۔ اس سے زیادہ رقم اسٹیٹ بینک کی جانب سے بہ وزن اوسط یافت پرشماہی ایم ٹی بیز کی خریداری کے ذریعے حاصل کی جاتی ہے۔ اس یافت کا تعین ٹریڈری بلز کی حالیہ ترین پندرہ روزہ نیلامی سے کیا جاتا ہے۔

صوبائی حکومتیں اور حکومت آزاد جموں و کشمیر بھی اپنے ڈیپازٹریٹس (اور ڈرافٹ) جس کی ان کے لیے طے شدہ حدود ہیں براہ راست اسٹیٹ بینک سے قرض لے سکتی ہیں۔ ان قرضوں پر شرح سود شماہی ایم ٹی بیز کی شماہی اوسط یافت ہوتی ہے۔ اگر اور ڈرافٹ حدود کی خلاف ورزی ہو تو صوبے پر 4 فیصد سالانہ کی اضافی شرح سے ہرجانہ لیا جاتا ہے۔

جدولی بینکوں سے قرض گیری: یہ قرض زیادہ تر شماہی، شماہی اور بارہ ماہی مارکیٹ ٹریڈری بلز (ایم ٹی بیز) کی پندرہ روزہ نیلامی کے ذریعے لیا جاتا ہے۔ حکومت پاکستان، 3، 5، 10، 15، 20 اور 30 سال کے پاکستان انوسٹمنٹ بانڈ کی شماہی نیلامی کے ذریعے بھی قرض لیتی ہے۔ تاہم صوبائی حکومتوں کو جدولی بینکوں سے قرض لینے کی اجازت نہیں۔

(ب) اجناسی مالکاری:

وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتیں دونوں اجناس مثلاً گندم، چینی وغیرہ کی خریداری کے لیے جدولی بینکوں سے قرض لے سکتی ہیں۔ ان اجناس کی فروخت کی آمدنی بعد میں اجناسی قرض کی واپسی میں استعمال ہوتی ہے۔

5) اعداد و شمار کے مختلف ماخذوں کے اختلافات: مختلف متغیرات مثلاً حکومتی قرض گیری، سرکاری قرضہ، واپسی قرض، بیرونی تجارت وغیرہ کے اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار وزارت خزانہ اور پاکستان دفتر شماریات کی فراہم کردہ معلومات سے ہم آہنگ نہیں ہوتے۔ اس کی وجہ شماریاتی تعریفوں، کوریج وغیرہ کے اختلافات ہیں۔ بعض صورتیں ذیل میں دی گئی ہیں۔

(الف) بجٹ خسارے کی مالکاری (وزارت خزانہ بمقابلہ اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار):

وزارت خزانہ کی فراہم کردہ مالیاتی کارروائیوں کی سہ ماہیوں کی جدولوں اور اسٹیٹ بینک کے زری سروے میں دیے گئے اعداد و شمار میں اکثر فرق ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وزارت خزانہ حکومت کے بینکوں سے قرض کے اعداد و شمار نقد کی بنیاد پر دیتی ہے جبکہ اسٹیٹ بینک کا زری سروے واجب الوصول (accrual) بنیاد پر مرتب کیا جاتا ہے یعنی اس میں ٹی بلز پر جمع شدہ سودی ادائیگیاں شامل کی جاتی ہیں۔

(ب) سرکاری قرضہ (وزارت خزانہ بمقابلہ اسٹیٹ بینک):

اسٹیٹ بینک سرکاری قرضے کی شماریات ترتیب دینے میں آئی ایم ایف کے رہنما خطوط پر عمل کرتا ہے جن میں بیان کیا گیا ہے کہ ”سرکاری قرضے میں عمومی حکومت، زری مقتدرہ ادارے اور بینکاری اور دیگر شعبوں کے وہ ادارے شامل ہیں جو سرکاری کارپوریشن ہیں۔“¹ اس طرح اسٹیٹ بینک کے سرکاری قرضے کے اعداد و شمار میں یہ اجزاء شامل ہوتے ہیں: (i) حکومتی ملکی قرضہ، (ii) حکومتی بیرونی قرضہ، (iii) آئی ایم ایف کے قرضے، اور (iv) بیرونی واجبات۔²

اگرچہ وزارت خزانہ اور اسٹیٹ بینک دونوں ملکی سرکاری قرضے کی یکساں تعریف پر عمل کرتے ہیں تاہم وزارت خزانہ کے مرتب کردہ بیرونی قرضے کی کوریج اسٹیٹ بینک سے مختلف ہے۔ وزارت خزانہ قلیل مدتی قرض، فوجی قرض اور بیرونی واجبات کو بیرونی سرکاری قرضے میں شامل نہیں کرتی۔ چنانچہ دونوں اداروں کے مجموعی اعداد و شمار مختلف ہوتے ہیں۔

(ج) بیرونی تجارت (اسٹیٹ بینک بمقابلہ پاکستان دفتر شماریات):

توازن ادائیگی میں اسٹیٹ بینک کے تجارتی اعداد و شمار پاکستان دفتر شماریات سے مطابقت نہیں رکھتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک کی مرتب کردہ شماریات مبادلہ کے ریکارڈ پر مبنی ہوتے ہیں جن کا انحصار زر مبادلہ کی اصل وصولی اور ادائیگی پر ہوتا ہے جبکہ پاکستان دفتر شماریات اجناس کی اصل نقل و حرکت (کسٹم ریکارڈ) کے مطابق اعداد و شمار ریکارڈ کرتا ہے۔ مزید یہ کہ اسٹیٹ بینک برآمدات اور درآمدات دونوں کو بطور فری آن بورڈ (fob) درج کرتا ہے جبکہ پاکستان دفتر شماریات کی برآمدات کے اعداد و شمار فری آن بورڈ کے اعتبار سے ہوتے ہیں اور درآمدات میں کرائے بھاڑے کی لاگت اور بیمہ (cif) شامل ہوتے ہیں۔

1 ماخذ: آئی ایم ایف (2003ء)، ”بیرونی قرضے کی شماریات، رہنمائے مرتبین استعمال کنندگان“۔

2 تاہم یہ امر قابل ذکر ہے کہ مفصل معلومات کی عدم دستیابی کے باعث اسٹیٹ بینک کے سرکاری قرضے کے اعداد و شمار میں ایس ایز کا قرضہ شامل نہیں ہوتا۔

علاوہ ازیں درآمدی اعداد و شمار میں فرق کو ترجیح کے اختلافات کی بنا پر بھی ہوتا ہے مثلاً اسٹیٹ بینک کے درآمدی اعداد و شمار میں غیر مقیم پاکستانیوں کی ناقابل واپسی سرمایہ کاریاں (NRI)،³ بیرونی امداد کے تحت ہونے والی درآمدات اور افغانستان سے زمینی درآمدات وغیرہ شامل نہیں کی جاتیں۔ برآمدی اعداد و شمار میں یہ اختلافات اس لیے ہوتے ہیں کہ پاکستان دفتر شماریات کے ڈیٹا میں افغانستان کو جانے والی درآمدات، ممکنہ خریداروں کو برآمد کنندگان کی طرف سے بھیجے گئے برآمدی نمونے، ایکسپورٹ پروسیڈنگ زونز کی برآمدات وغیرہ شامل نہیں ہوتیں۔

3 ناقابل واپسی سرمایہ کاری (non-repatriable investment) بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی وہ چھوٹی سرمایہ کاریاں شامل ہیں جو وہ ملک میں ایسی مشینری لانے کے سلسلے میں کرتے ہیں جو بیرون ملک خریدی گئی ہو اور خریداری ڈیوٹی فری شاپ سے کی گئی ہو۔

فہرست اصطلاحات (انگریزی حروف تہجی کے لحاظ سے)

broad money	زرویج
circular debt	گردشی قرضہ
commodity finance	اجناسی مالکاری
consumer durables	پائیدار صارفی اشیا
Consumer Price Index	صارف اشاریہ قیمت
core inflation	قوزی گرانی
current account deficit	جاری حسابات کا خسارہ
fast moving consumer goods	عارضی صارفی مصنوعات
financial account	مالی کھاتہ
fixed investment loans	معین سرمایہ کاری قرضے
food inflation	غذائی گرانی
Foreign Direct Investment	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
large scale manufacturing	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
liquidity	سیالیت
monetary aggregates	زری مجموعے
monetary management	زری انتظام
money supply	رسد زر
Net Domestic Assets	خالص ملکی اثاثے
Net Foreign Assets	خالص بیرونی اثاثے
net international reserves	خالص عالمی ذخائر
spread	تفاوت

فہرست اصطلاحات (اردو حروف تہجی کے لحاظ سے)

commodity finance	اجناسی مالکاری
Foreign Direct Investment	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
large scale manufacturing	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
consumer durables	پائیدار صارفی اشیا
spread	تفاوت
current account deficit	جاری حسابات کا خسارہ
Net Foreign Assets	خالص بیرونی اثاثے
net international reserves	خالص عالمی ذخائر
Net Domestic Assets	خالص ملکی اثاثے
money supply	رسد زر
broad money	زرو سنج
monetary management	زری انتظام
monetary aggregates	زری مجموعے
liquidity	سیالیت
Consumer Price Index	صارف اشاریہ قیمت
fast moving consumer goods	عارضی صارفی مصنوعات
food inflation	غذائی گرانہ
core inflation	قوزی گرانہ
circular debt	گردشی قرضہ
financial account	مالی کھاتہ
fixed investment loans	معین سرمایہ کاری قرضے